قیامت کا بیان

محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2۔ شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

19
تفہیم السنۃ
كتَابُ أَحْوالِ السَّاعة
قیامت کا بیان
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

نام کتاب : قیامت کا بیان

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : حدیث پبلی کیشنز، لاہور

قیمت : 122 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور فون : 7232808

سندھی میں "تفہیم السنہ" کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ

فہرست

وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ [75:39]

”اورلوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا“

سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا، زمین آگ کی طرح جل رہی ہو گی، لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن حاضر ہوں گے......اور اعلان کیا جائے گا۔

”وَامۡتَازُوا الۡیَوۡمَ اَیُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ“[59:36]

”اے مجرمو! آج (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ“

پھر......گروہ بنا دیئے جائیں گے ٭ اہل ایمان کے گروہ (علماء کا گروہ ٭ اولیاء کا گروہ ٭ صلحاء کا گروہ ٭ شہداء کا گروہ وغیرہ) اور دوسری طرف ٭ کفار کا گروہ ٭ مشرکین کا گروہ ٭ مرتدین کا گروہ ٭ منافقین کا گروہ ٭ فساق وفجار کا گروہ وغیرہ!

○ عدالت قائم ہوگی......حق تعالیٰ، فرشتوں کی معیت میں نزول اجلال فرمائیں گے۔

○ عدالت کے اطراف واکناف پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔

○ ملائکہ، انبیاء، اولیاء اور شہداء......بطور گواہ طلب کر لئے جائیں گے:

------(پہلے مجرم سے)------

اللہ تعالیٰ : کیا میں نے تجھے سوچنے سمجھنے کے لئے دل اور دماغ نہیں دیئے تھے، سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں نہیں دی تھیں؟

ابن آدم: یا اللہ! سب کچھ دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ: پھر تم نے شرک کیوں کیا؟ میرے نبی ......محمد ﷺ......کی تکذیب

کیوں کی؟ میری نازل کردہ ہدایت ......قرآن مجید کے مطابق زندگی بسر کیوں نہیں کی؟

[ابن آدم اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی اور بائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی عرض کرے گا ''یا اللہ! میں واقعی ظالم تھا، بس ایک دفعہ مجھے دنیا میں بھیج دیں، میں موحد بن کر رہوں گا۔]

-------(دوسرے مجرم سے)-------

اللہ تعالیٰ: کیا میں نے تجھے مال، دولت، عزت اہل وعیال اور دوسری نعمتیں نہیں دی تھیں؟

ابن آدم: یا اللہ! سب کچھ دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ: پھر تو نے میرے لئے کیا کیا؟

ابن آدم: یا اللہ! میں نے تیرے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، صدقہ خیرات کیا، قرآن پڑھا اور بھی بہت سے نیک کام کئے۔

اللہ تعالیٰ: فرشتو! ابن آدم کے منہ پر مہر لگادو۔

فرشتے: لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ یَا رَبِّ!

اللہ تعالیٰ: ابن آدم کے اعضاء گواہی دیں۔

بائیں ران: یا اللہ! یہ شخص نماز، روزہ، صدقہ، خیرات تو محض مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کرتا تھا لیکن دل سے کفار کا کلچر، کفار کے تہوار اور کفار کا تہذیب وتمدن پسند کرتا تھا۔

[ابن آدم اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی، بائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی۔ عرض کرے گا ''یا اللہ! میں واقعی ظالم تھا، بس ایک موقع اور دے دیں میں مومن بن کر رہوں گا۔]

-------(تیسرے مجرم سے)-------

اللہ تعالیٰ: کیا میں نے تجھے اعلیٰ منصب، عزت، بیوی بچے، آرام دہ گھر، ٹھنڈا پانی اور لذیذ کھانے نہیں دیئے تھے؟

ابن آدم: یا اللہ! سب کچھ دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ: تم میرے پسندیدہ دین سے الٹے پاؤں کیوں پھر گئے تھے؟

ابن آدم: یا اللہ! کافروں کی طاقت، قوت اور غلبہ سے خوفزدہ ہو کر!

اللہ تعالیٰ: کیا میں اس بات کا زیادہ حق دار نہیں تھا کہ تم مجھ سے ڈرتے؟

ابن آدم: ہاں یا اللہ! لیکن تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے میں تو دیکھنے والا تھا؟

اللہ تعالیٰ جس طرح دنیا میں تو نے ہمارے احکام سے منہ موڑا اسی طرح آج ہم بھی تم سے منہ موڑ رہے ہیں۔

[ابن آدم اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی بائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی، عرض کرے گا ''یا اللہ! میں واقعی ظالم تھا، بس ایک دفعہ مجھے دنیا میں بھیج دیں میں آپ کی اور آپ کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں گا۔]

-------(چوتھے مجرم سے)-------

اللہ تعالیٰ: کیا میں نے تجھے دنیا میں حکومت، اقتدار اور اختیار نہیں دیا تھا؟

ابن آدم: یا اللہ! دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ: تم نے نظام صلاۃ نافذ کیوں نہ کیا؟ نظام زکاۃ نافذ کیوں نہ کیا؟ اسلام کا نظام عصمت و عفت نافذ کیوں نہ کیا؟ حدود نافذ کیوں نہ کیں؟ میرے دین کا راستہ کیوں روکا؟

[ابن آدم اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی، بائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر

آئے گی ۔عرض کرے گا ''یا اللہ! میں واقعی ظالم تھا بس ایک موقع اور دے دیں میں تیرے دین کا مددگار بن کے رہوں گا۔]

-------(پانچویں مجرم سے)-------

اللہ تعالیٰ: کیا میں نے تجھے وسیع و عریض جاگیریں نہیں دی تھیں، سرداری نہیں دی تھی اور بے حد و حساب مال و دولت اور عزت عطا نہیں کی تھی؟

ابن آدم: ہاں، یا اللہ! سب کچھ عطا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ: کیا ناؤ نوش کی محفلیں سجانے کے لئے؟ یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور مسکینوں کی عزتیں لوٹنے کے لئے؟ چوری، ڈاکے، اغوا اور قتل کروانے کے لئے؟

[ابن آدم اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی، بائیں دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی ۔عرض کرے گا ''یا اللہ! میں واقعی ظالم تھا بس ایک موقع اور دے دیں میں نیک بن کر رہوں گا۔'']

--------✵○✵○✵--------

اللہ تعالیٰ: (فرشتوں سے) فیصلے کا اعلان کردو۔

فرشتہ : ''اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ'' [18:11]

''سنو! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (سورۃ ہود، آیت 18)

--------✵○✵○✵--------

- پھر روشنیاں گل کردی جائیں گی اور بال سے باریک، تلوار سے تیز پل صراط سے گزرنے کا حکم ہوگا۔
- کچھ لوگ پل صراط عبور کر کے عالیشان جنت میں قیام فرمائیں گے ...... اور کچھ لوگ راستے سے ہی عالیشان جہنم میں تشریف لے جائیں گے۔
- تب...... آخری اعلان کیا جائے گا:

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ وَ يَا اَهْلَ النَّارِ !"خُلُوْدٌ لاَ مَوْتَ"

''اے اہل جنت اور اے اہل جہنم !اب ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے کسی کو موت نہیں آئے گی۔''(ترمذی)

--------*○*○*-------

* پس اے اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والو!
* اے دانا و بینا لوگو!
* اے ہوش و خرد رکھنے والو!

فیصلے کی گھڑی سے پہلے پہلے نوائے جبریل علیہ السلام کو ذرا غور سے سنو!

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (102:3)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔''

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 102)

****

پھر کون ہے جو اللہ سے ڈر جائے

------اور------

اپنی موت تک اسلام پر ثابت قدم رہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

مرنے کے بعد انسان کو پیش آنے والے مراحل، جن میں برزخ، نفخ صور، نشور، حشر، حساب، میزان اور صراط وغیرہ شامل ہیں، کس قدر کٹھن اور مشکل ہوں گے اس کا اندازہ درج ذیل آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

① قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (سورہ المزمل، آیت 17)

② لوگوں کے کلیجے منہ کو آ جائیں گے، وہ غم سے بھرے ہوں گے، لیکن کوئی غمگسار اور سفارشی میسر نہیں آئے گا۔ (سورہ المؤمنون، آیت 18-19)

③ اس روز کے عذاب سے بچنے کے لئے مجرم چاہے گا کہ اپنی اولاد، اپنی بیوی، اپنے بھائی، اپنے خاندان کو، جو اس کا سہارا تھا، حتی کہ روئے زمین کی ہر چیز کو فدیہ میں دے دے لیکن ایسا ممکن نہیں ہوگا۔ (سورہ المعارج، آیت 11-15)

④ اس روز دیدے پتھرا جائیں گے، چاند گہنا جائے گا، سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔انسان کہے گا ''کہاں بھاگ کے جاؤں؟'' لیکن اس روز کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی۔ (سورہ القیامہ، آیت 6-11)

⑤ اس روز ظالم (افسوس اور ندامت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا ''اے کاش! میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا ہائے میری بدبختی میں نے فلاں (گمراہ آدمی) کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔''

(سورہ الفرقان، آیت 28-29)

چند احادیث شریفہ بھی ملاحظہ ہوں:

① انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک جتنی بھی تکلیفیں انسان پر آتی ہیں، موت کی تکلیف ان سب سے زیادہ ہے اور موت کے بعد آنے والے مراحل کی تکلیف موت سے کہیں زیادہ ہے۔ (طبرانی)

② لوگ اپنی قبروں سے ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے نہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس روز کی مصیبت اتنی زیادہ ہوگی کہ کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش ہی نہیں ہوگا۔'' (مسلم)

③ میدان حشر میں، جہاں لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے، سورج ایک میل کے فاصلہ پر لے آیا جائے گا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کسی کو پسینہ کی (منہ میں) لگام آئی ہوگی۔ (مسلم)

④ حشر کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا (مسلم) لوگوں کو حشر میں اتنی تکلیف اور پریشانی ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے اور برداشت نہیں کر پائیں گے (بخاری) ایک آدمی کو پسینے کی لگام آئی ہوگی اور وہ دعا مانگے گا ''یا رب! اس مصیبت سے مجھے نجات دے، خواہ جہنم میں ہی بھیج دے۔'' (طبرانی)

⑤ جب پل صراط جہنم پر رکھا جائے گا تو ہر طرف تاریکی چھا جائے گی اور لوگوں کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیا جائے گا جو کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا۔ اس وقت تمام انبیاء بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی اپنی عافیت کی دعا مانگیں گے۔ (مسلم)

ان آیات اور احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مرنے کے بعد پیش آنے والے مراحل اس قدر کٹھن اور تکلیف دہ ہوں گے کہ نہ تو احاطہ تحریر میں لائے جا سکتے ہیں نہ زبان سے بیان کئے جا سکتے ہیں۔

قیامت کی ابتداء نفخ صور سے ہوگی جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''جناب اسرافیل علیہ السلام صور منہ میں لئے اپنی پیشانی جھکائے، کان اللہ تعالیٰ کے حکم پر لگائے ہوئے ہیں،

جیسے ہی اللہ تعالیٰ حکم دیں گے وہ صور پھونکنا شروع کر دیں گے اور قیامت کا آغاز ہو جائے گا۔" مسلم شریف کی حدیث کے مطابق یہ جمعہ کا دن ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اچانک مشرق و مغرب کے تمام لوگ ایک لمبی آواز سنیں گے جو آہستہ آہستہ اونچی ہوتی جائے گی۔ اس نامانوس آواز کی ہولناکی اور سختی کی وجہ سے لوگوں میں اضطراب اور بے چینی پھیلنی شروع ہو جائے گی۔ جب صور کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح شدت اختیار کر جائے گی تب لوگ مرنا شروع ہو جائیں گے جو آدمی جہاں ہوگا وہیں گر پڑے گا جیسے جیسے صورِ اسرافیل بلند ہوتی چلی جائے گی ویسے ویسے نظامِ کائنات درہم برہم ہونا شروع ہو جائے گا۔ زمین آندھی میں ہچکولے کھانے والی قندیل کی طرح زلزلوں کی زد میں آ جائے گی۔ پہاڑ گرد و غبار بن کر اڑنے لگیں گے سمندروں میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ آسمان پھٹ جائے گا، سورج چاند اور ستارے بے نور ہو جائیں گے، تمام ذی روح مخلوق، انسان، جن اور فرشتے فنا ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ ملک الموت بھی اپنی روح اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیں گے۔ ہر جاندار اور غیر جاندار چیز فنا ہو جائے گی بس صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کی ذات ذوالجلال والاکرام باقی رہ جائے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک پورا ہو جائے گا۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○﴾ "ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب ذوالجلال والاکرام کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔" [1] (سورہ الرحمٰن، آیت 26 تا 27) جب ہر چیز فنا ہو جائے گی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلان فرمائیں گے "اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ؟ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟" (دنیا میں) جبار بننے والے کہاں ہیں؟ (دنیا میں) متکبر بننے والے کہاں ہیں؟ آج کے روز بادشاہی کس کی ہے؟"

طویل سناٹے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود ہی اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیں گے "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" آج کے روز بادشاہی صرف ایک اللہ قہار کی ہے۔ (سورہ غافر، آیت 16) مسلم شریف کی حدیث کے الفاظ یوں ہیں "اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟" میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں (دنیا کے) جبار اور متکبر؟ ایک طویل مدت، جس کا علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہے، سکوت اور سناٹے میں گزر جائے گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے نئے سرے سے آسمان، زمین اور فرشتوں کو پیدا فرمائیں گے۔ نئی زمین

[1] بعض اہل علم نے قرآن مجید کی آیت "فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ (زمین و آسمان کی ساری مخلوق بے ہوش ہو کر گر پڑے گی سوائے اس کے جسے اللہ بچانا چاہے۔" (سورہ الزمر، آیت نمبر 68) کے حوالہ سے درج ذیل آٹھ چیزوں کو فنا ہونے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے ① عرش ② کرسی ③ لوح ④ قلم ⑤ جنت ⑥ جہنم ⑦ صور ⑧ ارواح ۔ واللہ اعلم بالصواب!

میں عمارتوں، درختوں، پہاڑوں اور سمندروں کا نام ونشان تک نہیں ہوگا بلکہ وہ سفید، ہموار اور چٹیل میدان ہوگی، جو اپنے رب کے نور سے خوب روشن ہوگی۔ انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے کے لئے آسمان سے ایک بارش نازل ہوگی جس کے نتیجہ میں ہر انسان کی ریڑھ کی ہڈی سے پورا انسانی ڈھانچہ تیار ہو جائے گا اور اس پر گوشت پوست بھی چڑھا دیا جائے گا۔ اس کے بعد جناب اسرافیل علیہ السلام کو دوسری مرتبہ صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا اور تمام انسان ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی پورا ہو جائے گا ﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ ''تم لوگ فرداً فرداً ہمارے پاس حاضر ہوئے جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا۔'' (سورۃ الانعام، آیت 94) سب سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام شہداء، صلحاء، فضلاء اور اہل ایمان اٹھیں گے۔ پھر فساق، فجار اور پھر کفار و مشرکین ❶ (واللہ اعلم بالصواب)

قبروں سے کافر، مشرک، فاسق اور فاجر لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھیں گے۔ کوئی اندھا، کوئی بہرہ، کوئی لنگڑا، کوئی چیونٹی کی شکل میں اور کوئی سر کے بل اٹھے گا۔ کافر اس غیر متوقع زندگی کے مناظر دیکھ کر شدید خوف اور دہشت کی کیفیت میں مبتلا ہوں گے آنکھیں پتھرائی ہوں گی، دل کانپ رہے ہوں گے، کلیجے منہ کو آئے ہوں گے، کوئی غمگسار اور مددگار نہیں ہوگا نہ ہی کوئی کسی دوسرے کی طرف دیکھنے یا دھیان دینے والا ہوگا۔ اہل ایمان بھی اپنے اپنے ایمان اور اعمال کے مطابق قبروں سے اٹھیں گے۔ شہید اپنی شہادت کے تازہ بہتے ہوئے خون کے ساتھ اٹھے گا، حالتِ احرام میں فوت ہونے والا حاجی تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھے گا۔ اہل ایمان کے لئے دوبارہ زندگی خلافِ توقع نہیں ہوگی لہٰذا ان پر خوف اور دہشت کی وہ کیفیت طاری نہیں ہوگی جو کفار اور مشرکین پر ہوگی۔

قبروں سے اٹھتے ہی ہر انسان پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جائیں گے جو اسے میدان حشر میں پہنچا دیں گے۔ یاد رہے ملک شام کا علاقہ میدان حشر ہوگا لوگوں کو اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر وہیں پہنچنا ہوگا۔

کفار میں سے جو لوگ اپنی قبروں سے اندھے اٹھیں گے وہ ٹھوکریں کھاتے گرتے پڑتے وہاں

❶ قیامت نامہ از شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ

پہنچیں گے۔ جو لوگ چیونٹیوں کے جسم میں اٹھیں گے وہ لوگوں کے پاؤں تلے روندے اور کچلے جا رہے ہوں گے اور جو لوگ سر کے بل اٹھیں گے وہ انتہائی ذلت اور رسوائی کے ساتھ یہ سفر طے کریں گے۔ بعض کافروں کو آگ ہانک کر میدان حشر میں لے جائے گی کافر جہاں کہیں تھک ہار کر رکیں گے آگ بھی رک جائے گی اور جہاں چلیں گے آگ بھی ان کے ساتھ چلنا شروع کر دے گی۔

اہل ایمان بھی اپنے اپنے عقائد اور اعمال کے مطابق حشر میں پہنچیں گے بعض لوگ پیدل پہنچیں گے، بعض لوگ اونٹوں پر سوار ہوں گے، کسی اونٹ پر ایک، کسی اونٹ پر دو کسی پر چار حتیٰ کہ دس دس آدمی بھی ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ ساری مخلوق چپ چاپ دم سادھے ایک ہی سمت رواں دواں ہوگی۔ کسی کو اونچی سانس لینے کی مجال نہیں ہوگی۔ ہر آدمی کو احساس ہوگا کہ آج امتحان زندگی کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔

جب ساری مخلوق میدان حشر میں پہنچ جائے گی تو اعلان کیا جائے گا۔ ﴿ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ ﴾ ''مجرمو! آج کے روز تم (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ۔'' (سورہ یٰس، آیت 59) اور سب لوگ الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

سورج کی پرستش کرنے والوں کا گروہ، ستاروں کی پرستش کرنے والوں کا گروہ، آگ کی پرستش کرنے والوں کا گروہ، بتوں کی پرستش کرنے والوں کا گروہ، قبروں کی پرستش کرنے والوں کا گروہ، منافقوں کا گروہ، مرتدوں کا گروہ ایک طرف اور دوسری طرف ایمانداروں کو ان کے عقائد اور اعمال کے مطابق الگ الگ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ علماء، علماء کے ساتھ۔ صلحاء، صلحاء کے ساتھ۔ عابد، عابدوں کے ساتھ۔ متقین، متقین کے ساتھ۔ خاشعین، خاشعین کے ساتھ۔ شہداء، شہداء کے ساتھ۔ مجاہد، مجاہدین کے ساتھ، حفاظ، حفاظ کے ساتھ۔ قراء، قراء کے ساتھ۔ سخی، سخیوں کے ساتھ۔ عادل، عادلوں کے ساتھ۔ رحمدل، رحمدلوں کے ساتھ ملا دیئے جائیں گے۔ اسی طرح فساق اور فجار کے بھی الگ الگ گروہ بنا دیئے جائیں گے۔ بے نماز، بے نمازوں کے ساتھ۔ بے روز، بے روزوں کے ساتھ۔ مانعین زکاۃ، مانعین زکاۃ کے ساتھ۔ والدین کے نافرمان، والدین کے نافرمانوں کے ساتھ۔ قاتل، قاتلوں کے ساتھ۔ ڈاکو، ڈاکوؤں کے ساتھ۔ شرابی، شرابیوں کے ساتھ۔ زانی، زانیوں کے ساتھ۔ سود خور، سود خوروں کے ساتھ۔

رشوت خور، رشوت خوروں کے ساتھ۔ ظالم، ظالموں کے ساتھ۔ غاصب، غاصبوں کے ساتھ۔ خائن، خائنوں کے ساتھ۔ کفار سے دوستی کرنے والے، کفار سے دوستی کرنے والوں کے ساتھ۔ کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے، کفار سے مشابہت اختیار کرنے والوں کے ساتھ۔ غرض میدان حشر میں اہل ایمان کی جائے قیام الگ ہوگی۔ کافروں، مشرکوں، منافقوں، فاسقوں اور فاجروں کا ٹھکانہ الگ ہوگا۔

میدان حشر میں لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔ سورج ایک میل کے فاصلہ سے آگ برسا رہا ہوگا۔ زمین دہک رہی ہوگی۔ جسم، سورج کی آگ میں جل رہے ہوں گے۔ زمین پر پاؤں رکھنے مشکل ہوں گے۔ دور دور تک کہیں سایہ نظر نہیں آئے گا۔ لوگ اپنے اپنے عقائد اور اعمال کے مطابق پسینے میں شرابور ہوں گے۔ کسی کو ٹخنوں تک، کسی کو پنڈلی تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو زانوؤں تک، کسی کو کمر تک پسینہ آیا ہوگا۔ کوئی سینہ اور گردن تک پسینہ میں ڈوبا ہوگا۔ کفار اور مشرکین کو منہ میں پسینے کی لگام آئی ہوگی اور بعض پسینہ میں ڈبکیاں کھا رہے ہوں گے۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے لوگوں کا برا حال ہوگا۔ بھوک، پیاس اور شدید گرمی کی حالت میں لوگ پچاس ہزار سال تک کھڑے رہیں گے اور تنگ آ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے "یا اللہ! ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا، خواہ جہنم میں بھیج دے۔" (طبرانی) یاد رہے آج سورج کا ہماری زمین سے فاصلہ 9 کروڑ 30 لاکھ میل ہے۔ اس کے باوجود جون، جولائی میں زمین اس قدر گرم ہو جاتی ہے کہ ایک منٹ کے لئے اس پر ننگے پاؤں کھڑے ہونا ناممکن ہوتا ہے۔ غور فرمائیے! اس روز کیا حال ہوگا جس روز زمین کا درجہ حرارت آج کے مقابلہ میں 9 کروڑ درجے زیادہ ہوگا؟ لاچار ہو کر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے "اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح پھونکی، فرشتوں سے سجدہ کروایا، جنت میں جگہ دی، آج آپ ہمارے لئے سفارش کر دیں کہ اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع کر کے ہمیں حشر کی تکلیف سے نجات دے دے۔" حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے "آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ مجھ سے جنت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے لہٰذا میں سفارش نہیں کر سکتا تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔" لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنا مدعا

بیان کریں گے حضرت نوح علیہ السلام بھی یہی کہیں گے کہ ''آج میرا رب اتنا غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ میں آیا نہ اس کے بعد آئے گا۔ میں نے (دنیا میں) اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی جس کے نتیجہ میں وہ ہلاک ہوگئی۔ آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے میں سفارش نہیں کرسکتا، تم لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ سفارش کریں گے۔'' سب ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کردیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہورہی ہے۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی وہی بات فرمائیں گے جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام نے کہی تھی کہ ''آج میرا رب اس قدر ناراض ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا ناراض نہیں ہوا نہ اس کے بعد ہوگا۔ میں نے دنیا میں تین جھوٹ بولے تھے جس کی وجہ سے آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے، کہیں اللہ تعالیٰ باز پرس نہ کریں، لہٰذا تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ'' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''اللہ تعالیٰ نے آپ سے ہمکلام ہوکر سارے لوگوں پر آپ کو فضیلت دی آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہورہی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کردیں۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ''آج تو میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ بعد میں ہوگا میں نے دنیا میں ایک آدمی قتل کردیا تھا جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، لہٰذا میں سفارش نہیں کرسکتا، تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ'' لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''آپ اللہ کے رسول اور اس کا فرمان ہیں اللہ کی روح ہیں آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہورہی ہے اپنے رب سے ہمارے لئے سفارش کردیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وہی جواب دیں گے کہ آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ، وہ تمہاری سفارش کریں گے۔'' لوگ سید الانبیاء، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے ''آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہورہی ہے اپنے رب کے حضور سفارش کردیجئے کہ وہ ہمارے حساب کتاب کا آغاز فرمائے۔'' رسول رحمت

ﷺ فرمائیں گے ”ہاں آج کے روز سفارش کے لائق میں ہی ہوں ۔“ چنانچہ آپ ﷺ کو میدان حشر سے شفاعت کے بلند ترین مقام ”مقام محمود“ پر پہنچا دیا جائے گا جو جنت میں عرش الٰہی کے نیچے ہوگا وہاں پہنچ کر آپ ﷺ اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر پڑیں گے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے پھر جب اللہ تعالیٰ کا غصہ کم ہوگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”اے محمد ﷺ! سر اٹھاؤ اور سوال کرو، دیئے جاؤ گے، سفارش کرو، قبول کی جائے گی۔“ یہی شفاعت کبریٰ ہوگی۔ شفاعتِ کبریٰ کی منظوری کے بعد رسول اکرم ﷺ مقام محمود سے میدان حشر میں واپس تشریف لائیں گے اس کے بعد حق تعالیٰ فرشتوں کی معیت میں میدان حشر میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ فرشتے زمین کے دور ونزدیک کناروں پر صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ آٹھ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا عرش تھام رکھا ہوگا۔ عدالتِ الٰہی قائم ہو جائے گی، ملائکہ، انبیاء، اولیاء اور صلحاء کو بطور گواہ طلب کر لیا جائے گا۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ وہ لوگوں میں ان کے نامہ اعمال تقسیم کر دیں۔ اہل ایمان کو سامنے کی طرف سے، داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار ومشرکین کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائے گا۔ اعمال نامے پر نظر ڈالتے ہی ہر آدمی کے سامنے اس کی ساری زندگی کا کچا چٹھا سامنے آجائے گا۔ بھولے بسرے ماضی کی ساری یادیں تازہ ہو جائیں گی اہل ایمان کے روشن چہرے کچھ اور بھی روشن اور تروتازہ ہو جائیں گے اور وہ خوشی خوشی دوسروں کو اپنا نامہ اعمال دکھائیں گے کہیں گے ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ﴾ ”لوگو! آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو۔“ (سورہ الحاقہ، آیت 19) کفار ومشرکین کے چہروں کی سیاہی میں کچھ اور بھی اضافہ ہو جائے گا، ذلت ان کے چہروں پر چھا جائے گی، حسرت وندامت سے وہ اپنے ہاتھوں کو چبائیں گے اور کہیں گے ”کاش! میں اپنا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔“ ﴿يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ﴾ ”کاش! میں اپنا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔“ ﴿وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ﴾ ”اور کاش! میں نہ جانتا کہ میرا احساب کیا ہے؟“ (سورہ الحاقہ، آیت 25-26) کفار ومشرکین بار بار اپنے نامہ اعمال کو دیکھیں گے اور تعجب سے کہیں گے کہ یہ کیسا عجیب وغریب نامہ اعمال ہے جس میں ہر چھوٹا بڑا عمل لکھا ہوا موجود ہے۔ ﴿يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لاَ يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلاَ كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصَاهَا﴾ ”ہائے ہماری کم بختی یہ نامہ اعمال کیسا ہے کوئی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا عمل ایسا نہیں

جو اس میں شامل نہ ہو۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر 49)

اعمال ناموں کی تقسیم کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس جس سے چاہیں گے بغیر کسی ترجمان کے براہ راست سوال کریں گے۔ سب سے پہلے مشرکوں سے پوچھا جائے گا کہ ''انہوں نے شرک کیوں کیا؟'' مشرک انکار کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں گے ''ہم نے تو کبھی شرک نہیں کیا﴿ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝ ﴾(23:6) اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو گواہی کے لئے بلائیں گے وہ مشرکوں کے شرک کی گواہی دیں گے لیکن مشرک پھر انکار کر دیں گے۔ شرک سے بھرپور کراماً کاتبین کا تیار کیا ہوا نامہ اعمال ان کے سامنے رکھا جائے گا۔ مشرک اس سے بھی انکار کر دیں گے پھر اس دور کے انبیاء، علماء یا ادلیاء کو گواہی کے لئے بلایا جائے گا تو وہ ان کے شرک کی گواہی دیں گے لیکن مشرک اس سے بھی انکار کر دیں گے، پھر قبر یا مزار کی وہ جگہ جہاں شرک کیا جاتا تھا، گواہی کے لئے لائی جائے گی وہ بھی مشرکوں کے شرک کی گواہی دے گی لیکن مشرک اس کا بھی انکار کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہیں گے ''یا اللہ! کیا تو نے اپنے بندوں کو ظلم سے پناہ نہیں دی؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہاں! میں نے اپنے بندوں کو ظلم سے پناہ دی ہے۔'' مشرک کہیں گے ''آج ہم اپنی ذات کے علاوہ کسی دوسرے کی گواہی کو صحیح تسلیم نہیں کریں گے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے اعضاء کو بولنے کا حکم دیں گے تب مشرکوں کے اعضاء گواہی دیں گے کہ ہاں واقعی یہ شرک کرتے تھے۔ اور یوں ان پر جہنم واجب ہو جائے گی۔ مشرک اپنے اعضاء کو لعن طعن کریں گے کہ ہم تو تمہیں جہنم سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے جواب میں اعضاء کہیں گے جس اللہ نے تمہیں قوت گویائی عطا فرمائی ہے اس نے ہمیں بولنے کا حکم دیا تھا ہم کیسے انکار کر سکتے تھے؟

ایک منافق سے اللہ تعالیٰ سوال کریں گے ''کیا میں نے تجھے دنیا میں عزت، حکومت، اہل و عیال اور مال و دولت نہیں دیا تھا؟'' وہ عرض کرے گا ''کیوں نہیں یا اللہ! سب کچھ دیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ دوسرا سوال پوچھیں گے ''کیا تجھے یقین تھا کہ قیامت آئے گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی ہوگی؟'' منافق کہے گا ''ہاں یا رب! مجھے پورا یقین تھا میں نے تیرا کلمہ پڑھا، تیری کتاب پر ایمان لایا، تیرے رسول پر ایمان لایا،

نماز پڑھی، روزے رکھے، زکاۃ دی۔'' منافق اپنی تعریفیں کرنے میں پورا زور بیان صرف کردے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے'' اچھا ذرا ٹھہرو! ہم کچھ اور گواہ لاتے ہیں۔'' منافق اپنے دل میں سوچے گا کہ میں تو مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز روزہ کرتا رہا آج میرے خلاف گواہی کون دے گا؟'' اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اس کی ران کو بولنے کا حکم دیں گے۔ چنانچہ اس کی ران، اس کے بدن کا گوشت، اس کے بدن کی ہڈیاں اور اس کے جسم کا رواں رواں اس کے نفاق کی گواہی دے گا کہ ایک طرف تو یہ نماز، روزہ کرتا رہا اور دوسری طرف کفار کی دوستی پر نازاں تھا اور ان کے مفادات کا تحفظ کرتا رہا، مسلمانوں کو دھوکہ دیتا رہا اور ان سے غداری کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے اور جہنم اس پر واجب ہو جائے گی۔

اہل ایمان سے سوال و جواب کا انداز بالکل مختلف ہوگا۔ ایک مومن آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنے قریب بلا کر اس پر اپنا دامن رحمت ڈال دیں گے اور سوال کریں گے'' تو نے فلاں گناہ کیا تھا، تو نے فلاں گناہ کیا تھا؟'' مومن عرض کرے گا'' ہاں یا اللہ! کیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک گناہ کے بارے میں سوال کریں گے اور وہ اقرار کرتا چلا جائے گا اور سوچے گا کہ اب تو وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے'' میں نے تیرے گناہوں پر دنیا میں بھی پردہ ڈالا ہوا تھا آج بھی پردہ ڈال رہا ہوں۔'' اور اسے جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

افراد کے علاوہ انبیاء اور رسل کی تکذیب کرنے والی اقوام سے بھی سوال و جواب ہوں گے۔ قوم نوح سے سوال ہوگا'' تم نے پیغمبر کی تکذیب کیوں کی؟'' وہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی دعوت کا انکار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائیں گے'' نوح! اپنے حق میں کوئی گواہ لاؤ۔'' حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے'' میری گواہ امتِ محمدیہ ہے۔'' چنانچہ امت محمدیہ کے علماء، اولیاء اور صلحاء حاضر کئے جائیں گے اور وہ گواہی دیں گے کہ'' ہاں! نوح علیہ السلام پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے اور انہوں نے 950 سال تک حق رسالت ادا کیا۔'' قوم نوح کہے گی'' تم تو ہمارے زمانے میں موجود ہی نہیں تھے، تم یہ گواہی کیسے دے رہے ہو؟'' اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا جائے گا اور وہ اپنی امت کی صداقت کی گواہی دیں گے کہ میری امت نے قرآن مجید کی رو سے بالکل سچی گواہی دی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گواہی کے

بعد قوم نوح لاجواب ہو جائے گی اور مجرم قرار پا کر جہنم میں ڈال دی جائے گی۔ایسا ہی معاملہ قوم ہود، قوم صالح، قوم شعیب، قوم لوط اور دوسرے انبیاء کی اقوام کے ساتھ ہوگا۔

جرم ثابت ہونے کے بعد کافر بارگاہ الٰہی میں درخواست کریں گے ''اے ہمارے رب! ہم نے سب کچھ دیکھ اور سن لیا بس ایک دفعہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے ہم ضرور نیک عمل کریں گے۔'' ارشاد ہوگا ''یہ ممکن نہیں اب تو تمہیں اپنے کرتوتوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مزا چکھنا ہوگا۔''

کفار دوسری درخواست یہ کریں گے ''یا اللہ! ہماری گمراہی کے ذمہ دار ہمارے پیشوا اور لیڈر ہیں انہیں ہماری نسبت دوہرا عذاب دیا جائے۔'' ارشاد ہوگا ''تمہارا یہ عذر بھی قابل سماعت نہیں، گمراہ ہونے والوں کو گمراہ ہونے کا عذاب دیا جائے گا اور گمراہ کرنے والوں کو گمراہ کرنے کا عذاب دیا جائے گا اپنی اپنی جگہ تم دونوں ہی مجرم ہو، دونوں کو اپنے اپنے کیئے کی سزا ملے گی۔''

حشر میں اس قسم کے سوال و جواب کے علاوہ دیگر اعمال کا حساب کتاب بھی ہوگا۔

حقوق اللہ میں سے نماز کا حساب سب سے پہلے ہوگا جو آدمی نماز کے حساب میں کامیاب رہا وہ ان شاء اللہ باقی اعمال میں بھی کامیاب رہے گا اور جو نماز کے حساب میں ناکام رہا وہ باقی اعمال میں بھی ناکام رہے گا۔ارشاد نبوی ﷺ ہے ''نماز جنت کی کنجی ہے۔''

حقوق العباد میں سے سب سے پہلے قتل کا حساب لیا جائے گا۔اس کے بعد دوسرے اعمال کا۔ مقتول کو قاتل سے، مظلوم کو ظالم سے، مغضوب کو غاصب سے، مجبور کو جابر سے، محکوم کو حاکم سے اس کا حق دلوایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے۔میں بادشاہ ہوں اور حقوق دلوانے والا ہوں، آج کوئی جہنمی اس وقت تک جہنم میں نہیں جا سکتا جب تک کسی جنتی کو اس کا حق نہ دلوا دوں اور کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتا جب تک کسی جہنمی کو اس کا حق نہ دلوا دوں۔'' (طبرانی)

چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور معمولی سے معمولی زیادتی کا حق بھی اللہ تعالیٰ حق دار کو دلوا کے چھوڑیں گے اگر کسی نے پیلو کی ٹہنی کے برابر کسی کا حق غصب کیا ہوگا یا کسی کی بے عزتی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ بھی دلوائیں گے۔اگر کسی نے کسی جانور پر ظلم اور زیادتی کی ہوگی تو اس جانور کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ لے کے

چھوڑیں گے حتی کہ اگر کسی جانور نے کسی جانور پر ظلم کیا ہوگا تو ان جانوروں کو بھی ایک دوسرے سے حقوق دلوانے کے لئے زندہ کیا جائے گا اور مظلوم جانور کو ظالم جانور سے بدلہ دلوایا جائے گا۔ اس کے بعد انہیں دوبارہ مرنے کا حکم دیا جائے گا۔

بدلہ یا حقوق کی ادائیگی نیکیوں کے ساتھ ہوگی۔ ظالم نے مظلوم پر جتنا ظلم کیا ہوگا اس کے برابر اس کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دی جائیں گی اگر ظالم کے نامہ اعمال میں نیکیاں نہیں ہوں گی تو پھر مظلوم کے گناہ ظالم کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے۔

حقوق لینے اور دینے کے بعد تمام انسانوں کے نامہ اعمال اپنی آخری شکل میں وزن ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور اتمام حجت کے لئے میزان قائم کیا جائے گا۔ میزان میں، جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ کامیاب قرار پائیں گے اور جنت میں جائیں گے اور جن کی برائیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ بعض لوگوں کے میزان میں ایک نیکی کی زیادتی یا ایک نیکی کی کمی ان کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ کر دے گی اور کہا جاتا ہے کہ ہر شخص کے اعمال تلنے پر ایک فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں ابن فلاں کامیاب ہوا یا فلاں ابن فلاں ناکام ہوا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

لوگوں کے نامہ اعمال کا وزن ان کے ایمان اور عقیدہ کے مطابق ہوگا۔ کفار، مشرکین، مرتدین اور منافقین کے ڈھیروں نیک اعمال کا وزن ذرہ برابر نہیں ہوگا جبکہ ایک مومن آدمی کے نامہ اعمال میں ننانوے رجسٹر گناہوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے سوالوں کے جواب میں وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے اعمال میزان میں تولے جائیں۔ نیکیوں کے پلڑے میں ایک چھوٹا سا کاغذ رکھ دیا جائے گا جس پر کلمہ توحید لکھا ہوگا وہی کلمہ توحید اس کے گناہوں سے بھرے ننانوے (99) رجسٹروں پر بھاری ہو جائے گا اور وہ جنت میں چلا جائے گا۔

میزان ان تین جگہوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہاں کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو یاد نہیں کرے گا نہ اس کی مدد کرے گا نہ اس کے کام آئے گا۔ اگر کسی آدمی کی ایک نیکی میزان میں کم ہوگئی تو سارے میدان حشر میں کوئی بھی اسے ایک نیکی دینے کے لئے تیار

نہیں ہوگا۔ نہ باپ، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کوئی یار دوست نہ کوئی پیر و مرشد، بلکہ سب ایک دوسرے سے دور بھاگیں گے۔

سب سے آخری اور مشکل ترین مرحلہ صراط کا ہوگا ہر آدمی کو پل صراط سے ہی گزر کر جنت میں جانا ہوگا۔ پل صراط بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا جسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا اور لوگوں کو اس سے گزرنے کا حکم دیا جائے گا۔ گزرنے سے پہلے پورے میدان حشر میں ہر طرف مکمل تاریکی اور اندھیرا چھا جائے گا۔

ہر آدمی کو اس کے عقیدہ اور اعمال کے مطابق صراط سے گزرنے کے لئے نور دیا جائے گا۔ اہل ایمان کو دو نور کی مشعلیں دی جائیں گی۔ بعض کو ایک مشعل دی جائے گی بعض لوگوں کو ٹمٹماتے چراغ کی روشنی دی جائے گی حتی کہ سب سے کم درجہ اس شخص کا ہوگا جس کے پاؤں کے انگوٹھے پر روشنی ہوگی۔ اہل ایمان پل صراط سے گزرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے ﴿رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہمارا نور (آخر تک) قائم رکھ ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورہ التحریم، آیت 8)

بعض اہل ایمان بجلی کی تیزی کے ساتھ پل صراط عبور کریں گے بعض ہوا کی تیزی کے ساتھ، بعض تیز رو گھوڑوں کی رفتار سے اور بعض اونٹوں کی رفتار سے عبور کریں گے۔ بعض لوگ دوڑتے ہوئے، بعض لوگ عام چال سے اور بعض سست رو ہوں گے، بعض گرتے پڑتے ٹھوکریں کھاتے اور زخمی ہوتے عبور کریں گے۔ پل صراط کے دونوں طرف خود کار کنڈے (Hooks) لگے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بعض لوگوں کے چلنے میں صرف رکاوٹ ڈالیں گے۔ بعض لوگوں کو پل کے اوپر ہی بار بار گراتے رہیں گے۔ بعض لوگوں کو صرف زخمی کریں گے اور بعض کو کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

کچھ لوگ چند قدم ہی چلیں گے تو انہیں جہنم میں گرا دیا جائے گا بعض لوگ کچھ فاصلہ طے کرلیں گے تو جہنم میں گرا دیئے جائیں گے بعض لوگ نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد گرائے جائیں گے، بعض صراط عبور کرنے کے قریب ہوں گے تو گرا دیئے جائیں گے۔ انسان کے اعمال صالحہ، صراط پر نہ صرف نور مہیا

کریں گے بلکہ انسان کی حفاظت بھی کریں گے اور کہا جاتا ہے کہ قربانی کے جانور سواریوں کا کام دیں گے (واللہ اعلم بالصواب) صراط سے گزرنے کا منظر اس قدر ہولناک ہوگا کہ کسی کی زبان سے کوئی بات نہیں نکلے گی۔ صرف انبیاء کرام کی زبان سے یہ آواز سنائی دے گی " رَبِّ سَلِّمْ ، رَبِّ سَلِّمْ " (یا اللہ بچا لے یا اللہ بچا لے) صراط سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت عبور کرے گی بعد میں دیگر انبیاء اور ان کی امتیں عبور کریں گی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ!

صراط عبور کرنے کے بعد تمام اہل ایمان "قنطرہ" (پل صراط کا آخری حصہ) میں روک لئے جائیں گے اور جن مسلمانوں کے درمیان کوئی غلط فہمی یا گلہ شکوہ، غصہ یا ناراضی ہوگی وہ دُور کی جائے گی جب سارے اہل ایمان مکمل طور پر پاک اور صاف ہو جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ رسول اکرم ﷺ جنت کے دروازے پر تشریف لائیں گے، دروازہ کھلے گا، آپ ﷺ اپنی امت سمیت جنت میں قدم رنجہ فرمائیں گے۔ جنت میں داخل ہونے کے بعد آپ ﷺ کو اپنی امت کی فکر لاحق ہوگی۔ آپ ﷺ اپنی امت کا حال دریافت فرمائیں گے۔ جب آپ ﷺ کو معلوم ہوگا کہ بے شمار امتی جہنم میں ہیں تو آپ ﷺ اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرکے سفارش کی اجازت طلب کریں گے۔ طویل مدت سجدہ میں گزارنے کے بعد حکم ہوگا "اے محمد ﷺ! جاؤ، آپ کی اُمت میں سے جن کے دل میں جَو کے دانے کے برابر ایمان ہے انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دو۔" رسول اکرم ﷺ فرشتوں کو لے کر اپنی امت کے برگزیدہ افراد کے ساتھ جہنم کے کنارے تک جائیں گے اور فرمائیں گے "اپنے اپنے اعزہ و اقارب اور اپنی اپنی جان پہچان کے افراد کی نشانی بتاؤ تاکہ فرشتے انہیں نکال لائیں۔" چنانچہ ایسے لوگ جن کے دل میں جَو کے دانے کے برابر ایمان ہوگا جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائے جائیں گے۔ اس وقت آپ ﷺ کی امت اہل جنت کا ایک چوتھائی ہوگی۔ آپ ﷺ کی سفارش دیکھ کر دیگر انبیاء کرام بھی اپنی اپنی امتوں کی سفارش شروع کر دیں گے۔ امت محمدیہ کے شہداء، علماء، اولیاء اور صلحاء کو بھی شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ بھی اپنے اپنے اعزہ و اقارب اور جان پہچان کے لوگوں کی سفارش کر کے انہیں جہنم سے نکلوا کر جنت میں لے جائیں گے۔ رسول اکرم ﷺ جنت میں واپس پہنچ کر پھر

امت کے بارے میں سوال کریں گے کہ ''اب میری امت میں سے کتنے جہنم میں باقی ہیں؟'' آپ ﷺ کو بتایا جائے گا کہ ''ابھی تو ہزار ہا تعداد میں لوگ جہنم میں ہیں۔'' آپ ﷺ پھر سفارش کے لئے سجدہ میں گر پڑیں گے۔اذن شفاعت ملے گا کہ آپ ﷺ کی امت کے وہ افراد جن کے دل میں چیونٹی یا رائی کے برابر ایمان ہے انہیں بھی نکال لاؤ۔آپ ﷺ حسب سابق امت کے علماء، اولیاء اور صلحاء کو ساتھ لے کر جہنم کے کنارے پہنچیں گے اور رائی کے برابر ایمان والوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائیں گے۔تب آپ ﷺ کی امت اہل جنت کی ایک تہائی ہو جائے گی آپ ﷺ پھر استفسار فرمائیں گے ''میری امت کے کتنے افراد ابھی جہنم میں ہیں؟'' آپ ﷺ کو بتایا جائے گا ''ابھی تو ہزاروں امتی جہنم میں ہیں۔'' آپ ﷺ اذن شفاعت کے لئے پھر سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے۔آپ ﷺ کو پھر اذن شفاعت ملے گا کہ چیونٹی یا رائی سے کم درجہ کے ایمان والوں کو بھی جہنم سے نکال لاؤ۔اذن شفاعت ملنے پر آپ ﷺ پھر فرشتوں کی معیت میں اپنی امت کے علماء، فضلاء، اولیاء اور صلحاء کے ساتھ جہنم کے کنارے پہنچیں گے اور امت کے ان افراد کو جہنم سے نکلوائیں گے جن کے دل میں رائی سے بھی کم درجہ کا ایمان ہوگا تب آپ ﷺ کی امت اہل جنت کی نصف تعداد کے برابر ہو جائے گی۔ چوتھی مرتبہ پھر رسول اکرم ﷺ ان لوگوں کیلئے اذن شفاعت طلب کریں گے جنہوں نے ساری زندگی میں ایک بار لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـــه پڑھا ہوگا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میری عزت، عظمت، جلال اور کبریائی کی قسم! جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـــه کہا ہے اسے میں خود جہنم سے نکالوں گا۔'' چنانچہ آخر میں اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے جنہوں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـــه کہا ہوگا۔جنتی لوگ اس آخری گروہ کو ''عُتَـقَـاءُ الرَّحْمٰنِ'' (رحمٰن کے آزاد کردہ) کہہ کر پکاریں گے۔

شفاعت کا سلسلہ جب مکمل ہو جائے گا اور تمام اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تب اہل جنت میں اپنی اولادوں اور اعزہ واقارب سے ملنے کا تجسس پیدا ہوگا اور وہ ان کے ملنے اور انہیں دیکھنے کی خواہش کا اظہار کریں گے ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ ''اولادوں کو ان کے والدین کے ساتھ ملا دیا جائے۔'' چنانچہ تمام اہل جنت کے اہل وعیال کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے گا۔

اہل جنت کے جنت میں آباد ہو جانے کے بعد اور اہل جہنم کے جہنم میں پہنچنے کے بعد سب کو آواز دی جائے گا ''اے اہل جنت! جنت کے کنارے پر آ جاؤ، اے اہل جہنم! جہنم کے کنارے پر آ جاؤ۔'' دونوں فریق امید وبیم کی کیفیت میں منادی کی طرف متوجہ ہوں گے، ایک سفید مینڈھا ہوگا جس کے بارے میں اہل جنت اور اہل جہنم سے پوچھا جائے گا۔ ''کیا تم اسے پہچانتے ہو؟'' اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کہیں گے ''ہاں! ہم اسے پہچانتے ہیں، یہ موت ہے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس مینڈھے کو ذبح کرنے کا حکم دیں گے۔ مینڈھے کو ذبح کرنے کے بعد اعلان کر دیا جائے گا ''اے جنت والو! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت ہے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور اے جہنم والو! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم ہے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔'' یہ سن کر جنتی لوگ اس قدر خوش ہوں گے کہ اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی لوگ خوشی سے مر جاتے۔ جہنمی یہ اعلان سن کر اس قدر مغموم ہوں گے کہ اگر غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی لوگ غم سے مر جاتے۔

نفخ صور سے لے کر جنت یا جہنم میں پہنچنے تک کے یہ وہ مراحل ہیں جن سے ہر انسان کو گزرنا ہوگا۔ اس تفصیل کے حوالہ سے ہم یہاں اپنے قارئین کی توجہ ایک اہم نکتہ کی طرف دلانا چاہیں گے اور وہ یہ کہ مذکورہ بالا تفصیلات سے درج ذیل دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں:

① آخرت کے شدید مصائب وآلام کے مقابلہ میں دنیا کے مصائب وآلام نہ صرف عارضی بلکہ بہت ہی کم تر درجہ کے ہیں۔

② آخرت کی لازوال اور ابدی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیا کی نعمتیں بالکل عارضی اور کم تر درجہ کی ہیں۔

پس عقلمند لوگ وہی ہیں جو نہ تو دنیا کے مصائب وآلام سے گھبرا کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں پڑیں اور نہ ہی دنیا کی رنگینیوں کے فریب میں مبتلا ہو کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کر بیٹھیں بلکہ دونوں حالتوں میں ان کی نگاہ آخرت کے آنے والے مراحل پر رہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! مومنوں میں سے سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور جو موت کے بعد آنے والے وقت کے لئے اچھی طرح تیاری کرتا

ہو وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے۔" (ابن ماجہ)

آخر میں ہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ نفخ اُولیٰ سے لے کر جنت یا جہنم میں داخل ہونے تک کے تمام واقعات اور مراحل کی ترتیب کا ٹھیک ٹھیک تعین کرنا بہت مشکل ہے۔ یہی نہیں بلکہ بعض جگہ واقعات کے تسلسل میں خلا بھی محسوس ہوتا ہے۔ جہاں تک واقعات کے تسلسل میں خلا کا تعلق ہے اسے ہم نے اپنی طرف سے مکمل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ جیسا اور جتنا واقعہ حدیث کے الفاظ سے ملا اتنا ہی نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے جہاں تک واقعات کی ترتیب کا تعلق ہے اس میں بھی واقعات کو میں نے اپنی طرف سے مرتب نہیں کیا بلکہ حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ کے "قیامت نامہ" سے استفادہ کیا ہے۔ اگر یہ ترتیب درست ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں اور اگر کہیں تقدیم و تاخیر ہے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور معافی کا خواہستگار رہوں۔ بے شک وہی ہمارے گناہوں سے درگزر فرمانے والا اور وہی رحم فرمانے والا ہے۔

عقیدۂ آخرت...... اصلاح اعمال کا بہترین ذریعہ:

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اعمال کی جوابدہی کا عقیدہ ایک ایسا عظیم انقلابی عقیدہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے آخرت پر ایمان لے آئے اس کی زندگی میں زبروست انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں بیان کئے گئے مختلف واقعات اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ جو افراد یا قومیں آخرت کی منکر تھیں انہوں نے دنیا میں ظالم، غاصب، سرکش اور باغی بن کر زندگی گزاری، زمین میں فساد برپا کیا، خوں ریزی کی، کھیتوں اور بستیوں کو تباہ و برباد کیا لیکن جو افراد یا قومیں عقیدہ آخرت پر ایمان لے آئیں، ان کی زندگی کے شب و روز یکسر بدل گئے، جو پہلے ظالم اور غاصب تھے، وہی امن و سلامتی کے علمبردار بن گئے، جو پہلے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہی ایک دوسرے کے محافظ بن گئے جو پہلے چور اور ڈاکو تھے، وہی متقی اور پرہیزگار بن گئے، جو پہلے خائن اور جھوٹے تھے وہی امین اور صادق بن گئے...... حقیقت یہ ہے کہ

عقیدہ آخرت کی صورت میں انسان کے اندر ایک ایسا پہریدار آ بیٹھتا ہے جو اسے قدم قدم پر ہر چھوٹے بڑے گناہ سے روکتا ہے۔ اسے ظالم، غاصب اور سرکش نہیں بننے دیتا۔ ہر وقت خَلوت ہو یا جَلوت، دن کی روشنی ہو یا رات کی تاریکی اسے اللہ کے حضور جواب دہی کے خوف کی زنجیروں میں جکڑے رکھتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں عقیدہ آخرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں بحرین سے مال غنیمت میں مشک وعنبر آیا، اسے تقسیم کرنے کے لئے آدمی کی تلاش ہوئی تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی صاحبہ نے عرض کیا ''میں یہ خدمت سرانجام دے سکتی ہوں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مجھے ڈر ہے مشک تمہاری انگلیوں میں لگ جائے گا جسے تم اپنے بدن پر ملوگی اور قیامت کے روز اس کا جواب دِہ میں ہوں گا۔'' اس احتیاط کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا ڈر اس قدر تھا کہ نماز میں تلاوت کرتے کرتے ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ○﴾ ''بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے جسے کوئی دور نہیں کرسکتا۔'' (سورہ طور، آیت 7-8) پر پہنچتے تو روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔

حرمتِ شراب کے بارے میں جب یہ آیت نازل ہوئی ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! شراب، جوا، بت اور قرعہ کے تیر شیطانی کام ہیں ان سے بچو تا کہ فلاح پا سکو۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 90) تو اس وقت بعض لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں شراب پی رہے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ شراب پلا رہے تھے، آیت نازل ہونے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو مدینہ منورہ میں اعلان کرنے کے لئے بھیجا، لوگوں نے جب منادی کی آواز سنی تو ہر آدمی نے وہیں شراب سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ برتنوں سے شراب پھینک دی گئی اور مٹکے توڑ دیئے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ مدینہ کی گلیوں میں اتنی شراب بہائی گئی کہ پست جگہوں پر شراب جمع ہوگئی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے تیار شدہ شراب بیچنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ بھی حرام ہے۔'' تو اسے فوراً ضائع کردیا گیا، ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ میرے پاس قابل فروخت شراب ہے جس میں یتیموں کا پیسہ لگا ہوا ہے۔ فرمایا ''یتیموں کا پیسہ میں ادا کروں گا، شراب ضائع کردو۔'' چنانچہ صحابیؓ نے ساری شراب ضائع کردی۔

فتح مکہ کے بعد رسول اکرم ﷺ نے جن افراد کو قتل کرنے کا حکمنامہ جاری فرمایا۔ان میں عکرمہ بن ابی جہل بھی شامل تھا۔عکرمہ کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی اُمِ حکیم ، رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسلام قبول کرلیا اور ساتھ ہی عرض کیا ''عکرمہ ڈر کر بھاگ گیا ہے، ازراہ کرم اسے پناہ دے دیں اللہ آپ پر رحم فرمائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا'' آج سے عکرمہ پناہ میں ہے۔'' ام حکیم اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور تہامہ کے ساحل سمندر پر اسے جالیا اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں پناہ دے دی ہے، واپس چلو۔ راستہ میں ایک جگہ دونوں میاں بیوی نے پڑاؤ کیا، عکرمہ نے اپنی بیوی سے خلوت کا ارادہ کیا تو ام حکیم فوراً الگ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے ہاتھ نہ لگانا تم مشرک ہو میں مسلمان ہوں ۔ جب تک تم مسلمان نہیں ہوتے میں تمہارے لئے حرام ہوں۔'' عکرمہ کو یہ بات سن کر بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ''اگر یہ بات ہے تو پھر میرے اور تمہارے درمیان تو بہت بڑی خلیج حائل ہو چکی ہے۔'' رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر عکرمہ نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ غلام ہیں، جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں پھر میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں اور مارتا بھی ہوں ، قیامت کے روز میرا ان کے ساتھ حساب کتاب کیسے ہوگا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیرے غلاموں کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ کا حساب کیا جائے گا اور انہیں دی گئی سزا کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو تمہارے لئے اجر و ثواب ہوگا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوئی تو تم پر کوئی وبال ہوگا نہ ثواب ، لیکن اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔'' وہ آدمی رسول اکرم ﷺ کے پاس ہی رونے اور چلانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا ''کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ''قیامت کے روز ہم انصاف کے ساتھ ترازو قائم کریں گے اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اگر رائی کے برابر بھی کسی کی نیکی یا برائی ہوگی تو اسے بھی لے آئیں گے حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 47) یہ سن کر آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بہتر بات کوئی نہیں سمجھتا کہ انہیں

آزاد کردوں (اور قیامت کے روز اللہ کی پکڑ سے بچ جاؤں) میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں۔'' (احمد، ترمذی)

وہ معاشرہ جس میں زنا اور شراب زندگی کا لازمی جزو سمجھا جاتا تھا زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات کو باعث فخر سمجھا جاتا تھا اسے دین اسلام کی دعوت دینے کے بعد جب عقیدہ آخرت سے روشناس کرایا گیا تو اسی معاشرے کے لوگ اس قدر متقی، پرہیزگار اور پاکباز بن گئے کہ اگر کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی تو وہ ازخود دربار رسالت میں پہنچا اور نہ صرف اپنے جرم کا اعتراف کیا بلکہ اصرار کیا کہ اسے دنیا میں پاک صاف کر کے آخرت کی سزا سے بچایا جائے۔قبیلہ غامد کی ایک خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کریں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دفع ہو جا اور اللہ کے حضور توبہ استغفار کر۔'' اس نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے ماعز اسلمی کی طرح ٹالنا چاہتے ہیں، میں تو زنا کی وجہ سے حاملہ بھی ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا جا اور وضع حمل کے بعد آنا۔'' وضع حمل کے بعد وہ خاتون پھر حاضر ہوئی اور عرض کیا ''اب مجھے پاک کر دیجئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ابھی واپس چلی جا اور بچے کو دودھ پلا جب بچہ دودھ چھوڑ دے تب آنا۔'' عورت واپس چلی گئی اور بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھر حاضر ہوئی، بچے کو بھی اپنے ساتھ اس طرح لائی کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔'' حاضر خدمت ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! یہ بچہ ہے اس نے دودھ چھوڑ دیا ہے اور روٹی کھانے لگا ہے، اب مجھے پاک کر دیجئے۔'' تب آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ (مسلم) یاد رہے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی جرم سرزد ہوا تھا اور وہ بھی ازخود رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔رسول اکرم ﷺ نے ان پر بہت زیادہ جرح فرمائی تاکہ اگر جرم زنا سے کم درجہ کا ہو تو ماعز اسلمی سزا سے بچ جائیں لیکن جب رسول اکرم ﷺ کو پوری طرح اطمینان ہو گیا کہ واقعی جرم ہوا ہے تو آپ ﷺ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا[1]

حکومت کے مناصب اور اعلیٰ عہدے لوگوں کے لئے ہمیشہ مرغوب رہے ہیں، لیکن عقیدہ آخرت

---

[1] یاد رہے شریعت میں شادی شدہ (مرد یا عورت) کے لئے زنا کی سزا سنگسار کرنا ہے جبکہ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں۔

نے لوگوں کے ایسے ذہن تیار کر دیئے کہ اولاً خود ہی لوگ حکومتی مناصب اور عہدوں کے حصول سے گریز کرنے لگے، ثانیاً اگر کسی نے اس کی خواہش کی بھی تو آخرت کی تذکیر پر فوراً ہی ارادہ ترک کر دیا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ کے لئے تحصیلدار مقرر فرمایا اور ساتھ ہی نصیحت فرمائی ''اے ابوولید (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھاتے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر) گائے اٹھائی ہوئی ہو جو ڈکار رہی ہو، یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لئے کہو) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا زکاۃ کے مال میں خورد برد کا یہ انجام ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہو گا)'' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کے لئے کبھی تحصیلدار کا کام نہیں کروں گا۔'' (طبرانی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلافت سے قبل شہزادوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ خلافت کی ذمہ داری آن پڑی تو سارا دن سلطنت کی ذمہ داریاں پوری فرماتے اور رات کو بیٹھ کر گریہ وزاری کرتے۔ بیوی نے پوچھا تو فرمایا ''میری سلطنت کے اندر جتنے بھی غریب، مسکین، یتیم، مسافر، گمشدہ، مظلوم اور قیدی موجود ہیں ان سب کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان سب کے بارے میں مجھ سے پوچھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے متعلق مجھ پر دعویٰ کریں گے اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہی نہ کر سکا تو میرا انجام کیا ہوگا؟'' جب ان باتوں کو سوچتا ہوں تو میری طاقت گم ہو جاتی ہے، دل بیٹھ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے دریغ آنسو بہنے لگتے ہیں۔

ایک دفعہ اپنی بیوی سے پوچھا ''کیا گھر میں ایک درہم ہے انگور کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔'' بیوی صاحبہ نے کہا ''خلیفۃ المسلمین ہو کر کیا آپ میں ایک درہم خرچ کرنے کی استطاعت نہیں؟'' فرمایا ''ہاں! جہنم کی ہتھکڑیاں پہننے سے یہ تنگی میرے لئے زیادہ آسان ہے۔''

ان مثالوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ عقیدہ آخرت انسان کے اندر نفع ونقصان اور سود وزیاں

کے پیمانوں کو بالکل بدل دیتا ہے۔ انسان کی نگاہیں اس عارضی دنیا کے پردوں سے پیچھے ابدی دنیا کے حقائق پر جمی رہتی ہے۔ عقیدہ آخرت کا شعور حاصل ہونے کے بعد انسان دنیا کا بڑے سے بڑا خسارہ تو مول لے سکتا ہے لیکن آخرت کا خسارہ برداشت نہیں کرسکتا۔ دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت اور آزمائش کو انگیخت کرسکتا ہے، لیکن آخرت کا عذاب مول لینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ دنیا کے سارے رشتے ناطے توڑ سکتا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول سے رشتہ توڑنا گوارا نہیں کرسکتا۔ دنیا کی ساری رنگینیاں آرام و آسائش اور مرغوبات نفس ترک کرسکتا ہے لیکن آخرت کی ابدی نعمتوں سے محرومی برداشت نہیں کرسکتا۔

آخر میں ایک سوال ہم سب کی توجہ کے لئے ہے وہ یہ کہ اگر عقیدہ آخرت انسان کے فکر و عمل میں اتنا زبردست انقلاب پیدا کر دیتا ہے تو پھر ہماری زندگیاں اس انقلاب سے کیوں خالی ہیں؟

ہم آخرت پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور عملی زندگی میں جھوٹ، دھوکہ، فریب، خیانت، بدعہدی، حسد، بغض، غیبت وغیرہ کا ارتکاب بھی بلا تکلف کرتے ہیں۔ اجتماعی زندگی میں والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، جوا، شراب نوشی، زنا کاری، چوری، ڈاکہ، اغوا، رشوت، سود، ظلم، غصب، ناجائز قبضے، سرکاری خزانے میں خورد برد، قومی مفاد اور ملکی مفاد جیسے خوبصورت الفاظ کے پردے میں ہوائے نفس کی تکمیل، سب کچھ کر گزرتے ہیں اور دعویٰ یہ رکھتے ہیں کہ ہمارا آخرت پر ایمان ہے۔

اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود ہی ارشاد فرما دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاج وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ○ ﴾(2:8-9)

''بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے بلکہ وہ (اپنے اس دعویٰ سے) اللہ اور اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں لیکن انہیں اس کا شعور نہیں۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 8 تا 9)

ہم میں سے ہر شخص کو فرداً فرداً اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس فرمان الٰہی کا اطلاق کسی بھی درجہ میں مجھ پر تو نہیں ہوتا؟ اگر آج ہمیں اس کی فرصت نہیں تو پھر شاید وہ کل کبھی ہماری زندگی میں نہ آئے جس

میں ہم اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں حالتِ نفاق سے اپنی امان اور پناہ میں رکھیں اور مرنے سے پہلے پہلے اپنے اعمال کا احتساب کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین!

حشر میں رسوا کرنے والے اعمال:

صورِ اسرافیل کے ساتھ جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو کچھ لوگوں کے چہرے مطمئن، مسرور، بارونق اور روشن ہوں گے جبکہ کچھ لوگوں کے چہرے بے رونق، سیاہ، خوف زدہ اور مغموم ہوں گے اور جب وہ اپنے سامنے مطمئن، مسرور، بارونق اور روشن چہرے دیکھیں گے تو یقیناً ان کے اندر اپنی ذلت اور رسوائی کا احساس کئی گنا بڑھ جائے گا۔

لوگ اپنی قبروں سے بے لباس اٹھیں گے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کو لباس پہنایا جائے گا پھر دوسرے اولیاء، صلحاء اور شہداء اور اہل ایمان کو لباس پہنائے جائیں گے لیکن کفار و مشرک، منافق، فساق اور فجار بے لباس ہی رہیں گے۔ بے لباس لوگ اپنے سامنے زرق برق خوبصورت لباس میں اہل ایمان کو دیکھیں گے تو یقیناً ان کی ذلت اور رسوائی میں کتنی ہی ذلتوں اور رسوائیوں کا اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔

لوگ اپنی قبروں سے بھوکے پیاسے اٹھیں گے لیکن اہل ایمان کو انبیاء کرام اپنے اپنے حوض سے پانی پلائیں گے۔ کافر، مشرک اور بدعتی بھی پانی پینے کے لئے آگے بڑھیں گے لیکن انہیں فوراً دھتکار دیا جائے گا یقیناً اس وقت ان کی ذلتوں اور رسوائیوں میں کتنی ہی ذلتوں اور رسوائیوں کا مزید اضافہ ہو جائے گا۔

کچھ لوگ میدان حشر میں اس حال میں کھڑے ہوں گے کہ سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ ننگے بدن ہوں گے، بھوک اور پیاس سے مر رہے ہوں گے اور پسینے کی لگام آئی ہوگی جب وہ اپنے سامنے کچھ لوگوں کو عالیشان نورانی مسندوں پر گہرے سایوں کے نیچے آرام کرتے دیکھیں گے تو ان کی ذلت اور رسوائی میں یقیناً ناقابل بیان اضافہ ہو جائے گا۔

حشر میں یہ رسوائیاں اور ذلتیں تو وہ ہوں گی جو کفار، مشرکین، منافقین، فساق، فجار کو اپنے عام گناہوں کے نتیجے میں دیکھنی پڑیں گی لیکن بعض اعمال ایسے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حشر میں خصوصی سزاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ذیل میں ہم ان اعمال کا ذکر کر رہے ہیں۔یقیناً ہر سعادت منداور قلبِ سلیم رکھنے والا شخص حشر کے دن ان رسوا کن اعمال سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔وہ اعمال درج ذیل ہیں:

1- ترکِ نماز: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سَالِمُوْنَ ○ ﴾ (68:42-43)

''جس روز پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ذلت اور رسوائی ان پر چھارہی ہوگی۔(دنیا میں) یہ سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے(تو یہ انکار کردیتے تھے)''(سورہ القلم، آیت نمبر 42-43)

قیامت کے روز میدان حشر میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرنے کا حکم دیا جائے گا جو لوگ دنیا میں باقاعدگی سے نماز پڑھتے رہے ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑیں گے جبکہ بے نماز سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان سے سجدہ کی توفیق سلب کر لی جائے گی اور یوں سارے لوگوں کے سامنے بے نماز ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

مسلم شریف کی حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اس آیت کے حوالہ سے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولیں گے۔سارے اہل ایمان سجدہ میں گر پڑیں گے۔دکھاوے کے لئے یا اپنی جان بچانے کے لئے، جو لوگ دنیا میں نماز پڑھتے تھے وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی پشت کو تختہ بنا دیں گے وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔''اور یوں حشر میں بے نماز اور منافق ساری مخلوق کے سامنے ذلیل و رسوا ہوں گے۔

2- ترکِ زکاۃ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:''جو شخص سونے اور چاندی کی زکاۃ ادا نہیں کرتا،

قیامت کے روز اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر انہیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور ان سے زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ پچاس ہزار سال تک انہیں یہی سزا ملتی رہے گی، جو شخص اونٹوں، گائیوں یا بکریوں (وغیرہ) کی زکاۃ ادا نہیں کرتا اسے میدان حشر میں اوندھے منہ لٹا دیا جائے گا وہ اونٹ (یا گائے یا بکریاں) خوب موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے (گائیں یا بکریاں سینگوں سے ماریں گی) یہ سلوک پچاس ہزار سال تک اس سے ہوتا رہے گا۔'' (مسلم)

3- سود: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبر سے) اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح شیطان نے کسی کو چھو کر باؤلا کر رکھا ہو۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 275) اسی باؤلا پن کی حالت میں سود خور میدان حشر میں پہنچے گا اور پچاس ہزار سال کا عرصہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر سرگرداں رہے گا۔

4- قتل: ارشاد نبوی ہے: ''قاتل اور مقتول حشر میں اس طرح آئیں گے کہ مقتول کے ہاتھ میں قاتل کا سر اور پیشانی ہوگی۔ مقتول کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا ''اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا'' حتی کہ مقتول اسے گھسیٹتے گھسیٹتے اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب لے جائے گا۔'' (ترمذی)

5- ناجائز قبضہ: ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص ظلماً کسی سے زمین چھین لے (قیامت کے روز) اتنی زمین ساتویں زمین تک اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔'' (بخاری)

6- سرکاری خزانے میں خورد برد: رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ''جاؤ فلاں قبیلے کی زکاۃ اکٹھی کر کے لاؤ۔'' اور ساتھ فرمایا ''دیکھو قیامت کے روز ایسی حالت میں نہ آنا کہ تمہاری گردن یا پیٹھ پر جوان اونٹ ہو جو بلبلا رہا ہو۔'' صحابی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش کر دیجئے۔'' آپ ﷺ نے انہیں سبکدوش فرما دیا۔ (طبرانی)

سرکاری خزانے سے لوٹا گیا مال ثبوت کے طور پر لوٹ مار کرنے والوں کے کندھے پر ہوگا۔ جسے ساری دنیا دیکھے گی اور یوں لوٹ مار کرنے والوں کی سرعام ذلت اور رسوائی کا اہتمام ہوگا۔

7- **ظلم**: ارشاد مبارک ہے: ''ظلم، قیامت کے روز تاریکیاں ہوں گی۔'' (بخاری) ظالم لوگ حشر کا سارا عرصہ اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتے پھریں گے کوئی مددگار اور سہارا دینے والا نہیں ہوگا۔

8- **تکبر**: ارشاد نبوی ہے: ''قیامت کے روز تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا (جس وجہ سے) ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی۔'' (ترمذی)

9- **عہد شکنی**: ارشاد مبارک ہے: ''عہد شکنی کرنے والا شخص میدان حشر میں اس طرح آئے گا کہ اس کی پیٹھ میں (جرم کے مطابق چھوٹا یا بڑا) جھنڈا ہوگا۔'' (مسلم) ہر آدمی کو دیکھنے سے ہی پتہ چل جائے گا فلاں آدمی نے کس درجہ کی عہد شکنی کی ہے۔

10- **بلاضرورت مانگنا**: آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جس نے مستغنی ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے منہ پر چھلے ہوئے نشان کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

11- **ریا اور نمائش**: آپ ﷺ نے فرمایا ''ریا اور نمائش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ میدان حشر میں (دی گئی سزا کی) خوب نمائش اور ریا کریں گے۔'' (ابوداؤد)

12- **بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنا**: ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ فالج زدہ ہوگا۔'' (ابوداؤد)

بعض اعمال کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے مرتکب افراد کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر کرم نہیں فرمائیں گے، وہ اعمال حسب ذیل ہیں:

14-والدین کی نافرمانی: (نسائی) 15-ویوث پن: (نسائی) 16-عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا: (نسائی) (وضاحت: لباس، تراش، خراش، عادات واطوار اور چال ڈھال وغیرہ ہر چیز میں مشابہت اختیار کرنا مراد ہے۔) 17-بڑھاپے کی عمر میں زنا کا مرتکب ہونا: (مسلم) 18-حکمرانوں کا اپنی رعایا سے جھوٹ بولنا (مسلم) 19-فقیری میں تکبر کرنا (مسلم) 20-جنگل میں کسی دوسری جگہ پانی میسر نہ ہونے کے باوجود مسافر کو پانی نہ پلانا: (مسلم) 21-جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا (مسلم) 22-دولتِ دنیا کے لئے حکمران کی بیعت کرنا (یا ساتھ دینا) (مسلم)

یوں یہ وہ اعمال ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے نہ انہیں پاک اور صاف کریں گے۔ حشر میں کسی انسان کے لئے اس سے بڑی ذلت اور رسوائی اور کیا ہوگی کہ رحمٰن ورحیم ذات اُسے اپنی رحمت سے محروم کردے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنهَا بِكَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ وَ اِحْسَانِهٖ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ !

لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے۔ دنیا میں انسان کو اپنی عزت کتنی عزیز ہے۔ انسان ہر اس غلطی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جس سے اس کی عزت پر حرف آ سکتا ہو اور اگر کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے کہیں دوسروں کے سامنے خفت نہ اٹھانی پڑے۔ بسا اوقات ہتک عزت کے معاملات عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں اور لوگ اپنی عزت کی خاطر لاکھوں اور کروڑوں کے دعوے دائر کر دیتے ہیں۔

غور فرمایئے! آخرت میں ہم اپنی ہتک اور رسوائی سے بچنے کے لئے کتنے فکر مند ہیں؟ جہاں نہ کوئی غلطی چھپائی جاسکے گی نہ کسی پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا جاسکے گا۔ اگر ہمارا آخرت پر ایمان کا دعویٰ سچا ہے تو پھر ہمیں دنیا کی ذلت اور رسوائی کے مقابلہ میں آخرت کی ذلت اور رسوائی سے بچنے کے لئے کہیں زیادہ فکر مند ہونا چاہئے اگر غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے کوئی شخص کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے جو آخرت میں ذلت اور رسوائی کا باعث بن سکتا ہے تو اسے فوراً وہ عمل کو ترک کرنا چاہئے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے قریب نہ جانے کا عزم صمیم کرنا چاہئے۔ گزشتہ گناہوں پر ندامت کے ساتھ اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرنی چاہئے امید ہے رحیم وغفور ذات ہمارے گزشتہ گناہ معاف فرما کر آئندہ کے لئے ہمارے اعمال کی ضرور اصلاح فرمادے گی، لیکن اگر کوئی شخص یہ سب کچھ جاننے کے باوجود مذکورہ اعمال کو ترک نہیں کرتا تو

پھر یہی وہ لوگ ہوں گے جو قیامت کے روز خود اعتراف کریں گے ﴿لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○﴾ ''کاش! ہم (دنیا میں) غور سے سنتے اور عقل سے کام لیتے تو (آج) جہنم والوں میں شامل نہ ہوتے۔'' (سورہ الملک، آیت نمبر 10) اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس برے انجام سے محفوظ رکھیں اور حشر میں رسوا کرنے والے اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

حشر میں عزت بخشنے والے اعمال:

آخرت پر ایمان رکھنے والے نیک اور صالح لوگوں کا معاملہ قبر سے اٹھتے ہی کفار و مشرکین اور فساق و فجار سے مختلف ہوگا۔ اہل ایمان پر خوف اور دہشت کی وہ کیفیت نہیں ہوگی جو دوسروں پر طاری ہوگی۔ حشر کی طرف جاتے ہوئے بھی انہیں سواریاں مہیا کی جائیں گی اور وہ رَاغِبِيْن یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت (یا جنت) کا شوق دل میں لئے ہوئے حشر میں پہنچیں گے۔ حشر میں بھی اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے اس دن کی گھبراہٹ اور شدید مصائب و آلام سے محفوظ رکھیں گے۔ حشر کا پچاس ہزار سال کا طویل دن انہیں ظہر اور عصر کے درمیانی وقفہ کے برابر محسوس ہوگا۔ (حاکم) کافروں پر حشر میں جب موت کی سی غشی طاری ہوگی اس وقت اہل ایمان صرف زکام کی تکلیف محسوس کریں گے۔ (احمد)

ویسے تو ایمان کے ساتھ تمام نیک اعمال انسان کو حشر میں ہر طرح کی گھبراہٹ، ہولناکی اور خوف سے محفوظ رکھنے کا باعث بنیں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ○﴾ ''جو شخص اس روز نیکی لے کر آئے گا اسے اس کا بہتر بدلہ دیا جائے گا اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 89) تاہم رسول اکرم ﷺ نے بعض ایسے اعمال کا ذکر فرمایا ہے جو اہل ایمان کو حشر میں نہ صرف اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھیں گے بلکہ خصوصی اعزاز کا باعث بنیں گے اور بعض اعمال اہل ایمان کو عرش الٰہی کے سائے تلے جگہ پانے کا مستحق بنا دیں گے۔

دنیا کے اعزازات اور آخرت کے اعزازات کو قدر و قیمت کے اعتبار سے اتنی نسبت بھی نہیں جتنی سورج کو خاک کے ایک ذرے سے ہو سکتی ہے لیکن لمحہ بھر کے لئے غور فرمائیے اگر کوئی طالب علم امتحان میں

گولڈ میڈل حاصل کرلے یا کوئی شخص کسی عظیم ملی خدمت کے عوض حکومت سے کوئی اعزاز پالے یا میدان جنگ میں کسی غیر معمولی شجاعت پر کوئی سپاہی تمغہ حاصل کرلے تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا وہ اس اعزاز کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتا ہے لوگوں کو دکھانے اور بتانے میں فخر محسوس کرتا ہے لوگ اس کی شخصیت پر رشک کرتے ہیں حکومت اس ایک اعزاز کی وجہ سے اسے دیگر کتنی سہولتوں اور انعامات سے نوازتی ہے جو شخص حشر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتیازی نشان یا اعزاز پائے گا اس کی مسرت اور خوش نصیبی کے کیا ہی کہنے؟ کونسا مسلمان ہے جو اس کی تمنا نہیں کرے گا؟ اسی طرح حشر میں عرش الٰہی کے سائے میں جگہ حاصل کرنے کے بارے میں شاید آج ہم ٹھیک ٹھیک اندازہ نہ کرسکیں کہ اس کی کتنی قدر و قیمت ہو سکتی ہے لیکن دنیا کی مثال سے اس کا کچھ اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ کسی ملک کا وزیر اعظم کسی کو اپنے گھر آنے کی دعوت دے تو اس کی دعوت کو ہی بہت بڑا اعزاز سمجھا جاتا ہے اور دعوت کے موقع پر جس آدمی کو وزیر اعظم کے جتنی قریب جگہ ملتی ہے وہ اتنا ہی زیادہ اس پر نازاں ہوتا ہے اور دوسروں کو جتلاتا ہے کہ اس کے وزیر اعظم کے ساتھ کتنے گہرے تعلقات ہیں اور وزیر اعظم ہاؤس میں اس کی کتنی عزت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مثال نہیں اس کی ذات بے مثال ہے بالا و برتر ہے اعلیٰ و اجل ہے، اس کی ذات حی اور قیوم ہے، سبوح اور قدوس ہے۔ حشر میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا یا جن کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان کی خوش بختی کے کیا ہی کہنے؟ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِکَرَمِہٖ وَ مَنِّہٖ!

اب ہم ذیل میں ان اعمال حسنہ کا تذکرہ کررہے ہیں جو حشر میں خصوصی اعزازات کا باعث بنیں گے:

1- اذان:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''اذان دینے والے لوگ قیامت کے روز سب سے اونچی گردنوں والے ہوں گے۔'' (ابن ماجہ)

2- عدل:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو لوگ عدل کرتے ہیں وہ (حشر میں) اللہ عزوجل کے داہنے

ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو حکم دیتے وقت عدل سے کام لیتے ہیں اپنے اہل وعیال میں عدل سے کام لیتے ہیں اور جس کام کی ذمہ داری انہیں سونپی جائے اس میں بھی عدل سے کام لیتے ہیں۔'' (مسلم)

3-عاجزی اور انکساری:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''جس نے اللہ کو راضی کرنے کے لئے عاجزی اختیار کی اور ایسا قیمتی لباس نہ پہنا جسے خریدنے کی وہ قدرت رکھتا تھا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے بہترین لباس منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ پہنے گا۔'' (ترمذی)

4-وضو:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''حوض کوثر پر میں تمہیں تمہارے وضو کے نشانات سے پہچانوں گا۔ تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے اور یہ صفت تمہارے (یعنی امت محمدیہ کے نمازیوں کے) علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔'' (ابن ماجہ)

5-قدرت رکھنے کے باوجود انتقام نہ لینا:

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر ہو اور انتقام نہ لے غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حورِ عین منتخب کرنے کا اختیار دیں گے جس سے چاہے نکاح کر لے۔'' (احمد)

اب ہم ان اعمال حسنہ کا تذکرہ کرتے ہیں جن پر عمل کرنے والے خوش نصیب عرش الٰہی کے سائے میں جگہ پائیں گے۔

① حکمرانوں کا عدل سے کام لینا ② جوانی میں عبادت کرنا ③ مسجد سے گہرا قلبی تعلق رکھنا ④ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنا ⑤ اونچے خاندان کی خوبصورت عورت کی دعوت گناہ کو ٹھکرا دینا ⑥ چھپا کر صدقہ دینا ⑦ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے رونا۔

⑧ **مقروض کو مہلت دینا، یا قرض معاف کر دینا:** ارشاد نبوی ﷺ ہے "جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اس روز اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے جس روز عرش الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (مسلم)

حشر کے حالات جاننے اور پڑھنے والا کون سا ایسا مومن ہوگا جو اس بات کی دعا اور تمنا نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ حشر میں اسے نہ صرف اس دن کی گھبراہٹ اور پریشانی سے محفوظ رکھیں بلکہ اپنے فضل وکرم سے ان خوش نصیب بندوں میں بھی شامل فرما دیں جو اس روز خصوصی اعزازات سے نوازے جائیں گے یا جنہیں عرش الٰہی کے نیچے سایہ حاصل ہونے کا شرف ملے گا؟ پس ہم میں سے ہر مسلمان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مذکورہ آٹھ اعمال میں سے سب پر نہ سہی کسی ایک پر ہی سہی، عمل کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بنائیں اور پھر اسی ذات رحیم وکریم کے حضور عاجزی وانکساری سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے ان خوش نصیب لوگوں میں شامل فرما دے جو حشر میں خصوصی اعزازات سے نوازے جائیں گے یا جو عرش الٰہی کے سائے میں جگہ پائیں گے۔ **وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ!**

حقوق العباد کی اہمیت:

اسلام مسلمانوں کو آپس میں اس طرح مل جل کر رہنے کی تعلیم دیتا ہے کہ کوئی کسی دوسرے پر ظلم اور زیادتی نہ کرے، کوئی کسی کو دکھ اور تکلیف نہ پہنچائے کوئی کسی کو نقصان اور خسارہ سے دوچار نہ کرے کوئی کسی کے ساتھ حسد، بغض اور عداوت نہ رکھے بلکہ جہاں تک ہو سکے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی، نیکی، ایثار، احسان، خداترسی اور محبت کا سلوک کرے۔ اس مقصد کے لئے اسلام نے ہر فرد کے حقوق اور فرائض کا تعین کیا ہے۔ مثلاً والدین اور اولاد کے حقوق، میاں اور بیوی کے حقوق، دیگر اعزہ واقارب کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، یتیموں اور بیواؤں کے حقوق، مسکینوں اور محتاجوں کے حقوق، بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق، مہمانوں اور میزبانوں کے حقوق، مسافر اور مقیم کے حقوق، آجر اور تاجر کے حقوق، مالک اور ملازم کے حقوق، زمیندار اور مزارع کے حقوق، اولی الامر اور رعایا کے حقوق، غیر مسلموں اور ذمیوں کے

حقوق، قیدیوں اور غیر مقاتلین کے حقوق، حتی کہ اہل ایمان کے باہمی حقوق کا تعین بھی کیا گیا ہے۔ شرعی اصطلاح میں انہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

اسلام نے ان حقوق پر عمل کرنے کی محض ترغیب ہی نہیں دلائی بلکہ ہر مسلمان کو ان احکام پر عمل کرنے کا پابند بنایا ہے جو شخص یہ حقوق ادا کرتا ہے وہ دنیا میں خود بھی عزت، وقار، چین اور سکون کی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی ایک نفع بخش خیر خواہ اور ہمدرد انسان بن کر سوسائٹی کو فائدہ پہنچاتا ہے پھر آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور انعامات کا مستحق ٹھہرتا ہے لیکن جو شخص حقوق العباد ادا نہیں کرتا یا دوسروں کے حقوق غصب کرتا ہے وہ خود بھی دنیا میں تکلیف دہ اور بے وقار زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے ساتھ معاشرے کے دوسرے افراد کو دکھ اور تکلیف پہنچا کر سارے معاشرے کے لئے فساد اور بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔ لوگوں کی نگاہ میں قابل نفرت اور قابل ملامت انسان ٹھہرتا ہے اور پھر آخرت میں اس سے حقوق العباد کے بارے میں اتنی سخت باز پرس ہوگی کہ جب تک وہ دوسرے کے حقوق ادا نہ کرلے گا، جنت یا جہنم میں نہیں جاسکے گا۔ حقوق کی ادائیگی کی بارے میں رسول اکرم ﷺ کی چند احادیث ملاحظہ ہوں:

① میدان حشر میں لوگوں کو اکٹھا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے: ”میں ہوں بادشاہ، بدلہ دلوانے والا، اگر کسی جہنمی پر جنتی کا حق ہے وہ اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک جنتی کو جہنمی سے اس کا حق نہ دلوادوں اور اگر کسی جنتی پر جہنمی کا حق ہے تو جنتی اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک جہنمی کو جنتی سے اس کا حق نہ دلوادوں، خواہ ایک تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔“ (احمد)

② ایک دفعہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ”جس نے قسم کھا کر کسی مسلمان آدمی کا حق مارلیا، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم واجب کردیتے ہیں۔“ ایک صحابی نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! خواہ معمولی سا ہی ہو؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔“ (مسلم)

③ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”قیامت کے روز تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنے پڑیں گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا۔“ (مسلم)

یاد رہے کہ حقوق کی ادائیگی کی خاطر ایک بار تمام جانوروں کو بھی زندہ کیا جائے گا اور عدل کے

تقاضے پورے کرتے ہوئے مظلوم جانوروں کو ظالم جانوروں سے ان کا حق دلوایا جائے گا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مظلوم انسانوں کے حقوق ظالم انسانوں سے نہ دلوائیں؟ قیامت کے روز رائج الوقت سکہ صرف ''نیکی'' ہوگی، لہٰذا حقوق کی ادائیگی نیکیوں کے ساتھ ہوگی کتنے بدنصیب ایسے ہوں گے جو نیکیوں کے ڈھیر لے کر جائیں گے اور بڑے شاداں و فرحاں نظر آئیں گے لیکن جب حساب شروع ہوگا تو اپنی ساری نیکیاں دوسروں میں تقسیم کروا دیں گے اور خود خالی ہاتھ رہ جائیں گے جنت کے بجائے جہنم ان کا مقدر ہوگی۔ ایک بار آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، دنیا کا مال و متاع نہ ہو۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکاۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں حقداروں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر حقدار پھر بھی باقی رہ گئے تو حقداروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ بالآخر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' (مسلم)

قارئین کرام! غور فرمائیں کس قدر بدنصیب ہوگا وہ شخص جو دنیا میں محض زبان کی لذت حاصل کرنے کے لئے دوسروں کی غیبت کرے اور قیامت کے روز اس کے بدلے میں اپنی نیکیوں سے محروم ہو جائے یا وہ شخص جو دنیا میں کسی کی بہن یا بیٹی پر تہمت لگا کر خوش ہو لیکن آخرت میں اپنے زادِ راہ سے ہاتھ دھو بیٹھے یا وہ شخص جو چوری، ڈاکہ، رشوت یا دوسرے حرام طریقوں سے مال اکٹھا کر کے دنیا میں چند دن عیش کر لے لیکن آخرت میں اپنی نیکیوں سے محروم ہو کر جہنم کی راہ لے یا وہ شخص جو دنیا میں کسی کی زمین، مکان یا پلاٹ پر ناجائز قبضہ کر لے اور دنیا کے چند روز اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد قیامت کے روز اپنی ساری نیکیاں اس زمین یا مکان یا پلاٹ کے مالک کے حوالے کر کے خود جہنم میں پہنچ جائے؟ رسول اکرم ﷺ نے کتنے واضح الفاظ میں امت کو نصیحت فرمائی:

''لوگو! جس کسی نے اپنے بھائی کی بے عزتی کی ہو یا اس پر کوئی اور ظلم کیا ہو تو اسے چاہئے کہ اس سے معاف کروا لے اس دن کے آنے سے پہلے جس میں دینار ہوگا نہ درہم، ہاں البتہ اگر اس کے پاس

نیک عمل ہوں گے تو اس بے عزتی یا ظلم کے برابر اس سے نیک اعمال لے لئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس اتنے نیک عمل نہ ہوئے تو مظلوم کے گناہ اس ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔'' (بخاری)

حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں آپ ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ جب لوگوں کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیا جائے گا تو ہر طرف تاریکی چھا جائے گی۔ تاریکی کے باوجود مظلوم، ظالم کو صراط سے گزرتے ہوئے پہچان لے گا اور جب تک ظالم سے مظلوم اپنا حق وصول نہیں کرے گا اسے صراط عبور نہیں کرنے دے گا۔ صراط عبور کرنے والے خوش نصیب اہل ایمان کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں جنت میں داخل ہونے سے پہلے ایک مقام ''قنطرہ'' پر روک لیا جائے گا اور ان میں جن کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی گلہ شکوہ یا شکر رنجی، ناراضی ہوگی اسے دور کیا جائے گا اور جب اہل ایمان مکمل طور پر پاک صاف ہو جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشادات سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقوق العباد کی کتنی زیادہ اہمیت ہے اگر کسی نے اپنی زبان سے ہاتھ سے یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے کسی مسلمان کو دکھ دیا ہے یا نقصان پہنچایا ہے یا کوئی ظلم اور زیادتی کی ہے خواہ وہ رائی کے ذرہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ قیامت کے روز اسے اس کی بہر حال تلافی کرنا ہوگی۔ اب جو چاہے وہ اس دنیا میں اپنی ''اَنا'' کی قربانی دے کر اس کی تلافی کر لے اور جو چاہے آخرت میں اپنی نیکیوں کی قربانی دے کر اس کی تلافی کرے!

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

حقوق العباد کی اہمیت کے پیش نظر بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حقوق اللہ کی نسبت حقوق العباد زیادہ اہم ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف کر دیں گے لیکن بندوں کے حقوق جب تک بندے معاف نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ یہ بات درست نہیں بلکہ درست بات یہ ہے کہ حقوق العباد اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود حقوق اللہ سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔ جس کے درج ذیل دلائل ہیں:

① حقوق اللہ میں سے سب سے پہلا حق اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کا یہ حق ادا

نہیں کرتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے جبکہ بندوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا شخص صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا مرتکب تو ضرور ہوتا ہے لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

② یہ بات بجا کہ بندوں کے حقوق بندے ہی معاف کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز پر قادر ہے وہ اپنے بنائے ہوئے قوانین کا پابند نہیں ہے جب وہ کسی ظالم کو بخشنا چاہے گا تو مظلوم سے اس کے حقوق معاف کروانا اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہوگا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کے لئے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں ظالم اور مظلوم کا حق ضرور دلوا کے رہوں گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یا اللہ! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر خوش کرسکتا ہے اور ظالم کو معاف فرما سکتا ہے۔'' نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا عرفات میں تو قبول نہ ہوئی لیکن مزدلفہ میں جب دوبارہ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ (ابن ماجہ) جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد میں سے کسی کے حقوق معاف کروانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا ناممکن نہیں ہوگا۔ مسلم شریف کی یہ حدیث تو معروف ہے کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستے ہیں۔ ایک قاتل اور دوسرا مقتول۔ جو دونوں جنت میں داخل ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ایک اللہ کی راہ میں لڑا اور شہید ہوا اور دوسرا (یعنی قاتل) مسلمان ہوا اور اللہ کی راہ میں لڑا اور وہ بھی شہید ہوا۔ (اور یوں دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوگئے۔)

③ ایک مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ محسن کے جتنے زیادہ احسانات ہوں اس کے حقوق بھی اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کی واضح مثال والدین کی ہے۔ مخلوق میں سے انسان پر سب سے زیادہ احسانات اس کے والدین کے ہوتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسان پر سب سے زیادہ حقوق بھی والدین ہی کے رکھے ہیں۔ والدین کے بعد جیسے جیسے دوسرے لوگوں کے احسانات ہوں گے ویسے ویسے انسان پر ان کے حقوق محسوس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کے احسانات اپنے بندوں پر اتنے زیادہ ہیں کہ انسان ان کا شمار نہیں کرسکتا۔ خود اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ

اللّٰـهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ ”اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو تو نہیں کر سکو گے۔ (سورہ النحل، آیت نمبر 18) پس اس مسلمہ حقیقت کے اعتبار سے بھی حقوق اللہ، حقوق العباد کی نسبت زیادہ اہم ہیں۔

دراصل حقوق العباد کا حقوق اللہ سے اہم ہونے کی غلط فہمی کی بنیاد قرآن و حدیث کی کوئی دلیل نہیں بلکہ طبقہ صوفیاء کے خود ساختہ عقائد ہیں جن کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

① دل بدست آور کہ حج اکبر است　　　از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ترجمہ ”کسی کا دل خوش رکھنا حج اکبر کے برابر ہے ہزار ہا کعبوں سے ایک انسان کا دل زیادہ قیمتی ہے۔“

② مسجد ڈھا دے ، مندر ڈھا دے ، ڈھا دے جو کجھ ڈھیندا اے
اک بندے دا دل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ وسدا اے

ترجمہ ”مسجد گرادو، مندر گرادو اور جو گرانا چاہو گرادو لیکن کسی آدمی کا دل نہ توڑنا کیونکہ دلوں میں اللہ بستا ہے۔

③ کعبہ گزرگاہ خلیل آزر است　　　دل گزرگاہ جلیل اکبر است

ترجمہ ”انسان کا دل کعبہ سے اس لئے افضل ہے کہ کعبہ تو فقط آزر کے بیٹے خلیل اللہ کی گزرگاہ ہے جبکہ انسان کا دل سب سے بڑی ذات اللہ تعالیٰ کی گزرگاہ ہے۔

ان نظریات اور عقائد کے ہوتے ہوئے حقوق العباد کے مقابلے میں حقوق اللہ کی کیا اہمیت باقی رہ جاتی ہے۔ صوفیاء کے عقائد اور نظریات ہمارا موضوع نہیں لہٰذا ہم اپنے اصل موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس بات میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق جسے چاہیں معاف فرما سکتے ہیں لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کے بارے میں یہ قانون بنا دیا ہے کہ وہ بندوں نے ہی معاف کرنے ہیں، اسی طرح اپنے حقوق کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ شرائط مقرر فرمائی ہیں جو شخص ان شرائط کو پورا کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ضرور معاف فرمائیں گے۔ اور جو شخص ان شرائط کو پورا نہیں کرے گا اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ○﴾

''بے شک میں بڑا بخشنہار ہوں اس شخص کیلئے جو توبہ کرے، ایمان لائے (جس طرح ایمان لانے کا حق ہے) نیک عمل کرے اور اس راہ پر ڈٹا رہے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 82)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کے لئے چار شرائط مقرر فرمائی ہیں ① توبہ ② سچا ایمان ③ نیک اعمال ④ استقامت۔ جو شخص ان شرائط کو پورا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرمائیں گے اور جو شخص نہ توبہ استغفار کرے نہ تجدید ایمان کرے نہ نماز روزہ کرے نہ صدقہ خیرات کرے نہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرے۔ دین کی راہ میں کوئی تکلیف یا آزمائش آنے پر ثابت قدمی نہ دکھائے اور یہ سمجھتا رہے کہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے خود ہی بخش دے گا، تو یہ سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جس طرح حقوق العباد ادا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ حقوق العباد کے معاملے میں جب تک انسان کا دامن صاف نہیں ہوگا تب تک آدمی جنت میں نہیں جا سکے گا اسی طرح حقوق اللہ کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے حقوق اللہ ادا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ حقوق اللہ ادا کئے بغیر کوئی آدمی جنت میں نہیں جا سکے گا۔ دونوں حقوق اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں لیکن جب دونوں کا تقابل کیا جائے گا تو ہم بلا تامل یہی کہیں گے کہ حقوق اللہ، حقوق العباد سے زیادہ اہم ہیں۔

حوض کوثر سے محروم رہنے والے چار بدنصیب:

میدان حشر میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو حوض کوثر کی نعمت عطا فرمائیں گے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا۔ حوض کوثر پر رسول اکرم ﷺ اہل ایمان کو خود اپنے دست مبارک سے پانی پلائیں گے۔ ((سَقَانَا اللّٰهُ مِنْهُ بِكَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ)) جو مسلمان ایک دفعہ آپ ﷺ کے دست مبارک سے پانی پی لے گا اس کے بعد اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ یہ حوض کوثر کے پانی کی تاثیر ہوگی یا آپ ﷺ کے دست مبارک کا معجزہ ہوگا؟

حشر میں لوگ شدید پیاسے ہوں گے پانی کے ایک ایک قطرے کو ترس رہے ہوں گے اس وقت آپ ﷺ کے حوض پر پانی پینے کے لئے پانچ طرح کے لوگ آئیں گے جن میں سے ایک بامراد اور چار نامراد ہوں گے۔

① بامراد ہونے والا خوش نصیب گروہ: یہ وہ خوش نصیب لوگ ہوں گے جن کے ایمان میں کوئی ریا، نفاق یا کھوٹ نہیں ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سچے وفادار اور پیروکار رہوں گے وہ حوض کوثر پر آئیں گے اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے انہیں پانی پلائیں گے۔

② مرتد: مرتد پانی پینے کے لئے آئیں گے لیکن فرشتے انہیں وہاں سے ہٹا دیں گے۔ رسول اکرم ﷺ کے پوچھنے پر فرشتے جواب دیں گے ((اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرِىْ)) ''یہ لوگ آپ ﷺ کی وفات کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔'' (بخاری)

③ کفار، مشرکین اور منافقین: یہ لوگ بھی پانی پینے کے لئے حوض کوثر آئیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں حوض کوثر سے دھتکار دیں گے۔ ابن ماجہ کی حدیث میں الفاظ یہ ہیں: ((اِنِّیْ لَاَزُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَزُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةِ عَنْ حَوْضِهِ)) ''میں اجنبی لوگوں کو حوض سے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح اونٹوں والا اپنے حوض سے اجنبی اونٹوں کو ہٹا دیتا ہے۔'' اس حدیث میں ''اجنبی لوگوں'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد مرتدین کے علاوہ دوسرے غیر مسلم، کفار، مشرکین اور منافقین ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

④ بدعتی: بدعتی بھی حوض کوثر پر پانی پینے کے لئے آئیں گے لیکن فرشتے انہیں حوض کوثر سے دور لے جائیں گے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر یہ جواب دیا جائے گا (اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ) ''آپ ﷺ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کیسی کیسی باتیں ایجاد کر لیں۔ (بخاری)

جہاں تک مرتدین، منافقین، مشرکین اور دیگر کفار کا معاملہ ہے اسے زیر بحث لانے کی ضرورت نہیں ان کا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا اور جہنم میں جانا طے شدہ امر ہے البتہ بدعتی کا معاملہ بڑا نازک ہے کہ بنیادی طور پر وہ مسلمان ہوتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے، رسولوں، فرشتوں اور کتابوں پر ایمان رکھتا ہے، آخرت اور تقدیر پر بھی ایمان رکھتا ہے...... ان تمام ارکان پر ایمان لانے کے باوجود وہ رسول اکرم ﷺ پر ایمان کے تقاضے ٹھیک ٹھیک پورے نہیں کر پاتا، لہٰذا وہ قیامت کے روز اس رسوا کن اور

المناک انجام سے دوچار ہوگا۔

دین، مسلمانوں سے خیر خواہی کا نام ہے اسی جذبہ سے ہم بدعات کے بارے میں چند گزارشات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

بدعت کی تعریف:

سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بدعت ہے کیا؟ اس کی تعریف رسول اکرم ﷺ نے خود ہی فرمائی ہے۔ ارشاد مبارک ہے ((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ)) یعنی ''دین میں ہر نئی بات بدعت ہے۔'' (نسائی) ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے ((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) یعنی ''جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں وہ مردود ہے۔'' (بخاری ومسلم) دونوں حدیثوں سے جو بات واضح ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ کام جو رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں نہ خود کیا ہو نہ اس کا حکم دیا ہو اور نہ ہی کسی صحابی کو کرتے دیکھ کر خاموشی اختیار کی ہو (یعنی اسے اجازت دی ہو) وہ کام بدعت ہے۔ مثلاً رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذان دینے کا طریقہ خود سکھلایا جو اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ اکبر سے پہلے درود شریف کا اضافہ کرتا ہے تو وہ دین میں نئی چیز ہے، لہٰذا یہ بدعت کہلائے گی۔ اسی طرح میت کے ایصال ثواب کے لئے بعض امور سنت سے ثابت ہیں مثلاً صدقہ، قربانی، حج اور استغفار۔ یہ چاروں امور سنت رسول ﷺ سے ثابت ہیں، لہٰذا یہ بدعت نہیں البتہ قرآن خوانی، سوئم، دسواں، چالیسواں سنت سے ثابت نہیں نہ رسول اکرم ﷺ نے اس کا حکم دیا نہ خود اس پر عمل کیا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایسا کیا جس کی آپ ﷺ نے اجازت دی ہو، لہٰذا یہ سارے امور بدعت کہلائیں گے۔

یہ بات یاد رہے کہ نئی چیز سے مراد دین میں ثواب سمجھ کر کی جانے والی نئی چیز ہے اس سے مراد دنیا کی نئی چیزیں یا ایجادات نہیں۔ ریل گاڑی، کار، جہاز وغیرہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں نہیں تھے۔ یقیناً یہ بعد کی نئی چیزیں ہیں لیکن ان کا گناہ اور ثواب سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر ایک آدمی عمر بھر جہاز پر

سواری نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اگر کوئی شخص روزانہ جہاز پر سواری کرتا ہے تو اس کے لئے کوئی ثواب نہیں، لہٰذا دنیاوی ایجادات بدعت کی تعریف میں نہیں آتیں۔

بدعت کی مذمت: بدعت کی مذمت میں اگر کوئی اور حدیث نہ بھی ہوتی تو صرف حوض کوثر سے محرومی کی حدیث ہی بدعت کی سنگینی کو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھی، لیکن بدعت چونکہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی ہلاکت خیز عمل ہے۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ نے بار بار اس سے امت کو خبردار فرمایا ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں۔

① ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے۔'' (نسائی)

② ''بدعتی کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ بدعت ترک نہ کرے۔'' (طبرانی)

③ ''ہلاکت ہے، ہلاکت ہے ان کیلئے جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل ڈالا۔'' (بخاری و مسلم)

④ ''بدعتی کی حمایت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (مسلم)

⑤ ''مدینہ میں بدعت رائج کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔'' (بخاری و مسلم)

بدعت کی شدید مذمت جان لینے کے بعد کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوسکتا جو جان بوجھ کر بدعت پر عمل کرے اور دنیا و آخرت میں اپنے آپ کو اللہ اس کے رسول اور ساری مخلوق کی لعنتوں کا مستحق بنائے اور آخرت میں اپنی ہلاکت اور بربادی کا خطرہ مول لے۔

بدعات سے بچنے کا محفوظ ترین راستہ: بدعات سے بچنے کا محفوظ ترین راستہ وہی ہے جو خود اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتایا ہے۔ قرآن مجید کی درج ذیل دو آیات پر اگر انسان سختی سے کاربند ہو جائے تو کبھی کسی بدعت میں مبتلا ہونے کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ پہلی آیت ہے:

﴿ وَ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ ﴾(7:59)

''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے روک دے اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔'' (سورۃ الحشر، آیت 7)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر اس کام پر عمل کرنے کا پابند کیا ہے جس کا رسول اکرم ﷺ انہیں حکم دیں اور ہر اس کام سے رکنے کی تاکید فرمائی ہے جس کام سے رسول اکرم ﷺ مسلمانوں کو روک دیں۔

دوسری آیت یہ ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝﴾(1:49)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔'' (سورہ الحجرات، آیت نمبر 1)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کام رسول اکرم ﷺ نے زندگی بھر نہیں کیا وہ کام از خود کر کے رسول اکرم ﷺ سے آگے نہ بڑھو۔

اگر کوئی شخص ان دونوں آیات کا مفہوم سمجھ کر ٹھیک ٹھیک ان پر عمل کرے تو کوئی وجہ نہیں آدمی کسی بدعت میں مبتلا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے بدعات سے بچنے کے لئے بالکل یہی تعلیم ایک حدیث شریف میں یوں دی ہے:

((اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ))

''میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' (حاکم)

بدعات کے معاملے میں مزید احتیاط کے لئے رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے:

''حلال اور حرام دونوں واضح ہیں ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں جو شک والی ہیں۔

جس نے شک والی چیزوں کو چھوڑ دیا وہ واضح گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا لیکن جس نے شک والی چیز پر (عمل کرنے کی) جرأت کر لی ممکن ہے وہ واضح گناہ میں بھی مبتلا ہو جائے (یاد رکھو) گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (آج) اس چراگاہ کے آس پاس رہے گا وہ (کل) چراگاہ کے اندر بھی گھسے گا۔ (بخاری)

پس اگر کوئی عمل ایسا ہو جس کے بدعت ہونے یا نہ ہونے میں علماء کا اختلاف ہو، اس میں بھی احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس عمل سے دور رہا جائے۔ تھوڑا عمل جو سنت کے مطابق ہو، اور حوض کوثر کے پانی سے شاد کام کر دے، اس کثیر عمل سے کہیں اچھا ہے جو سنت سے ہٹ کر ہو، اور حوض کوثر کے پانی سے محروم کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَ لَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○﴾

”(اے محمد!) ان سے کہو پاک اور ناپاک ایک جیسے نہیں ہو سکتے، خواہ ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی ہی معلوم ہو، اے عقل مند لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پا سکو۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 100)

یہ چار قسم کے لوگ تو وہ ہیں جو رسول اکرم ﷺ کے حوض مبارک پر پہنچیں گے جن میں سے ایک گروہ بامراد ہوگا اور تین گروہ نامراد ہوں گے۔ حدیث شریف میں ایک پانچویں گروہ کا ذکر بھی ملتا ہے جسے حوض کوثر تک پہنچنا ہی نصیب نہیں ہوگا اور فرشتے کہیں دور سے ہی انہیں ان کے انجام بد تک پہنچا دیں گے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”میرے بعد بعض حکمران آئیں گے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم پر تعاون نہ کرنا جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا وہ حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔“ (طبرانی، ابن حبان)

جھوٹ ہمارے معاشرے میں اس قدر رچ بس چکا ہے کہ اوپر سے لے کر نیچے تک، چھوٹے سے لے کر بڑے تک، عام سے لے کر خاص تک اس کثرت سے جھوٹ بولا جاتا ہے کہ سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① پہلی خبر:......”افغانستان میں امریکی کارروائی میں پاکستان ملوث نہیں ہماری سرزمین سے ایک بھی

حملہ نہیں کیا گیا۔'' صدر پاکستان ❶

دوسری خبر:......''امریکی سنٹرل کمانڈ کی رپورٹ کے مطابق افغانستان پر حملہ کے دوران امریکی جہازوں نے 57 ہزار 8 سو مرتبہ پاکستانی اڈوں سے اڑ کر افغان علاقوں پر بمباری کی۔اس دوران پاکستان کے پانچ ہوائی اڈے استعمال کئے گئے۔ ❷

② پہلی خبر......''افغانستان کی قیمت پر کوئی مفاد حاصل نہیں کیا گیا۔'' وزیر خارجہ پاکستان ❸

دوسری خبر......''امریکہ نے افغانستان میں فوجی کارروائی کے دوران پاکستان سے ملنے والی لاجسٹک سپورٹ کے عوض پاکستان کو 80 ملین ڈالر ادا کر دیئے۔مزید 200 ملین ڈالر آئندہ ماہ ادا کرے گا۔'' وفاقی سیکرٹری خزانہ پاکستان ❹

③ پہلی خبر......''امریکی فوجی طیارے پاکستان میں نہیں اترے۔'' فوجی ترجمان ❺

دوسری خبر......''امریکی فوجی پاکستان پہنچ گئے۔'' غیر ملکی ایجنسیاں ❻

④ پہلی خبر......''افغانستان پر امریکی جارحیت کی وجہ سے پاکستان کو ڈیڑھ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔'' حکومت پاکستان کا موقف ❼

دوسری خبر......''افغانستان پر امریکی جارحیت کے دوران پاکستان کو 10 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔'' امریکی سنٹرل کمانڈ کی رپورٹ ❽

یہ حال ہے ہمارے حکام اور اعیان سلطنت کا، رہا معاملہ عوام الناس کا تو ان کا معاملہ اس مقولہ سے واضح ہو جاتا ہے ((اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ)) ''لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر چلتے ہیں۔'' جھوٹ کی اس کثرت کے حوالہ سے ملک کے ایک مؤقر روزنامہ کے کالم نگار کا درج ذیل تبصرہ دلچسپ بھی ہے اور صد فی صد درست بھی:

❶ روزنامہ اردو نیوز، جدہ، 2 نومبر 2001ء
❷ ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر، 28 مئی 2003ء
❸ روزنامہ اردو نیوز، جدہ، 28 اکتوبر 2001ء
❹ روزنامہ اردو نیوز، جدہ، 19 فروری 2003ء
❺ نوائے وقت، جنگ وغیرہ، 11 اکتوبر 2001ء
❻ نوائے وقت، جنگ وغیرہ 11 اکتوبر 2001ء
❼ روزنامہ نوائے وقت 13 جولائی 2003ء
❽ ہفت روزہ تکبیر، 28 مئی 2003ء

''ہمارے ملک میں ٹریفک کا ہفتہ، شجر کاری اور صفائی وغیرہ کے ہفتے منائے جاتے ہیں، میری تجویز ہے کہ موجودہ حکومت جھوٹ نہ بولنے کا ایک ہفتہ منائے ۔ یہ ہفتہ حکومت کے لئے منحوس بھی ثابت ہوسکتا ہے تاہم ملک کی پوری تاریخ میں یہ ایک اہم واقعہ ہوگا۔'' ❶

جولوگ جھوٹ کی برائی کا کچھ احساس رکھتے ہیں وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ تو بس وہی ہے جس سے کوئی بہت بڑا فتنہ اور فساد پیدا ہو، اور جس جھوٹ سے کسی کو نقصان نہ پہنچے ایسا جھوٹ بولنے میں کوئی حرج کی بات نہیں حالانکہ شریعت میں معمولی سی خلاف واقعہ بات کو بھی جھوٹ کہا گیا ہے۔ایک کم سن صحابی حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''ایک دفعہ میری ماں نے مجھے یہ کہہ کر اپنے پاس بلایا کہ میرے پاس آؤ میں تجھے کوئی چیز دوں گی۔'' اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری والدہ سے دریافت فرمایا ''تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟'' ماں نے کہا ''میں اسے کھجور دوں گی۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو یہ بات تمہارے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھی جاتی۔'' (ابوداؤد)

جھوٹ (خواہ چھوٹا ہو یا بڑا) کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔یاد رہے کہ کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے۔جھوٹ کی مذمت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

① آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا ''کیا میں تم کو کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ (سنو!) ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک چھوڑ کر بیٹھ گئے اور بار بار یہ فرماتے رہے ''جھوٹی گواہی یا جھوٹ......'' حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔(اور زیادہ رنجیدہ نہ ہوں) (مسلم)

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے ''سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے، نیکی سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے گناہ کفر کی طرف لے جاتا ہے

❶ نوائے وقت، 18 جنوری 2003ء

اور کفر جہنم میں لے جائے گا۔'' (مسند احمد)

③ آپ ﷺ نے فرمایا ''جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کے) فرشتے اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگ جاتے ہیں۔'' (ترمذی)

④ ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے: ''والدین کے ساتھ نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ جھوٹ رزق میں کمی کرتا ہے اور دعا تقدیر کو ٹالتی ہے۔'' (اصبہانی)

تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والا دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لئے جہنم کی سزا ہے۔ جھوٹ نہ صرف خود بولنا کبیرہ گناہ ہے بلکہ جانتے بوجھتے کسی کے جھوٹ کی تصدیق کرنا بھی اتنا ہی بڑا گناہ ہے۔ حکمرانوں کا معاملہ چونکہ عام آدمیوں سے مختلف ہوتا ہے ان کی نیکیوں کے اثرات بھی پوری قوم پر پڑتے ہیں اور ان کے جھوٹ کا وبال بھی ساری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے، لہٰذا ان کے جھوٹ کی تصدیق کرنے یا ان کے ظلم میں تعاون کرنے کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے۔ قیامت کے روز وہ حوض کوثر پر نہیں آپائیں گے اور شدید پیاس کی حالت میں ہی جہنم رسید ہوں گے۔

ظلم کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''ظلم سے بچو یہ قیامت کے روز تاریکیاں بن جائے گا۔'' (مسلم) دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے: ''مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔'' (بخاری) قیامت کے روز ظالم کی سب نیکیاں چھن جائیں گی اور وہ دوسروں کے گناہ اٹھا کر جہنم میں داخل ہوگا۔ ظالم سے تعاون کرنے والے کو قیامت کے روز یہ سزا دی جائے گی کہ وہ رسول رحمت ﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی پینے سے محروم رہے گا۔

جھوٹ اور ظلم کی اس وعید کی وجہ سے ہمارے اسلاف، حکمرانوں کے مناصب اور عہدے قبول کرنے یا ان کے تحائف اور عطیات وصول کرنے میں تامل کرتے اور درباروں میں حاضری دینے سے گریزاں رہتے۔ تاکہ ان کے جھوٹ یا ظلم میں کسی درجہ میں بھی شریک نہ ہونا پڑے۔ ہم یہاں چند ایک مثالیں دینے پر ہی اکتفا کریں گے۔

① عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو پرانے تعلقات کے حوالہ سے ملاقات

کے لئے بلایا تو سفیان ثوری رحمہ اللہ نے درج ذیل خط خلیفہ کے نام لکھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، اللہ کے بندے سفیان کی طرف سے ابوجعفر منصور کے نام جو آرزوؤں کے فریب میں گرفتار ہے۔ حلاوت ایمان اور تلاوت قرآن سے محروم ہو چکا ہے۔ اے منصور! تم مسلمانوں کے بیت المال سے بے جا تصرف کر رہے ہو، اپنا ہاتھ روک لو، ظالم سپاہ تمہارے حضور کھڑی رہتی ہے، وہ ظلم وستم کے پہاڑ توڑتی ہے مگر کوئی دادرسی نہیں کرتا۔ سرکاری کارندے لوگوں پر شراب کی حد جاری کرتے ہیں لیکن خود شراب کے رسیا ہیں، زانی کو سزا دیتے ہیں لیکن خود زنا کار ہیں۔ چور کے ہاتھ کاٹتے ہیں لیکن خود چور ہیں، لیکن تمہیں اس کی کوئی فکر نہیں البتہ جو اپنا دامن بچائے ہوئے ہیں انہیں بھی اپنے گناہوں میں ملوث کرنا چاہتے ہو، مجھے تمہارے عطیات کی ضرورت نہیں اور نہ ہی میں تمہارے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا چاہتا ہوں۔''

خلیفہ منصور کے بعد اس کے بیٹے مہدی نے بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مناصب جلیلہ کی پیش کش کی، لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ عطیات اور ہدایا ارسال کئے تو انہیں واپس لوٹا دیا۔

② بنی امیہ کے عہد میں گورنر عراق یزید بن عمر ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بلایا اور پیش کش کی ''میں آپ کے ہاتھ میں اپنی مہر دیتا ہوں کوئی حکم اس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک آپ مہر نہ لگائیں گے۔'' امام موصوف نے انکار کر دیا گورنر نے قید اور کوڑوں کی دھمکی دی تب بھی آپ اپنی بات پر قائم رہے۔ دوسرے علماء نے سمجھانے کی کوشش کی تو فرمایا'' وہ چاہتا ہے کہ کسی آدمی کے قتل کا حکم لکھے اور میں اس فرمان پر مہر لگاؤں۔ واللہ! میں اس ذمہ داری میں ہرگز شریک نہیں ہوں گا۔ اس کے کوڑے کھانا میرے لئے آخرت کی سزا بھگتنے سے زیادہ آسان ہے۔'' گورنر نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دس کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ آپ کوڑے کھاتے رہے لیکن عہدہ قبول نہ کیا۔ گورنر کو بتایا گیا کہ یہ شخص مر جائے گا لیکن عہدہ قبول نہیں کرے گا بالآخر گورنر نے امام موصوف کو دوبارہ اپنے دوستوں سے مشورہ کرنے کے بعد رہا کر دیا تب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کوفہ چھوڑ کر مکہ چلے گئے اور اموی خلافت ختم ہونے کے بعد کوفہ واپس لوٹے۔

③ اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک مدینہ منورہ میں آیا تو جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو

ملاقات کے لئے بلا بھیجا۔ حضرت سعید رحمہ اللہ نے قاصد سے کہا ''ولید کو مجھ سے کیا کام؟ اس نے کسی اور کو بلایا ہوگا۔'' قاصد نے جا کر پیغام دیا تو ولید وغصے سے کھول اٹھا اور زبردستی اٹھا کر لانے کا حکم دیا۔ اس کے مشیروں نے کہا ''سعید فقیہ مدینہ اور قریش کے سردار ہیں انہوں نے آپ کے والد کے سامنے بھی جھکنے سے انکار کر دیا تھا ٹوٹ جائیں گے، جھکیں گے نہیں۔'' ولید خاموش ہو گیا، ایک بار پھر رام کرنا چاہا اور بیت المال سے تیس ہزار درہم کا عطیہ بھجوایا، حضرت سعید رحمہ اللہ نے یہ کہہ کر عطیہ واپس کر دیا ''مجھے ایسے مال کی ضرورت نہیں جو لوگوں کے حقوق مار کر جمع کیا گیا ہو۔''

اسلاف کا اپنے وقت کے حکمرانوں کے ساتھ یہ طرز عمل صرف اس لئے تھا کہ اگر ہم حکمرانوں کے ظلم اور جھوٹ میں شریک ہو گئے تو قیامت کے روز ہم رسول رحمت ﷺ کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی پینے سے محروم ہو جائیں گے۔

پس اے اہل ایمان! جھوٹے حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرنے سے بچنا اور ظالم حکمرانوں کے ظلم میں تعاون کرنے سے بچنا۔ ایسا نہ ہو کہ کذاب اور ظالم حکمرانوں سے تعاون پر قیامت کے روز اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر یہ دہائی دینی پڑے ﴿یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلاً ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلاً ۝﴾ ''اے کاش! میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا، ہائے افسوس! میں نے فلاں (گمراہ) شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔'' (سورہ الفرقان آیت نمبر 27-28)

آخر میں ہم قارئین کرام کی توجہ دو باتوں کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ اولاً جہاں جھوٹے حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرنے والوں اور ان کے ظلم میں تعاون کرنے والوں کو حوض کوثر کے پانی سے محروم ہونے کی سزا ملے گی وہاں خود جھوٹے اور ظالم حکمرانوں کا اپنا کیا حال ہوگا؟ حوض کوثر کے پانی سے محرومی کی سزا تو ان کے لئے بدرجہ اولی ہوگی اس کے علاوہ جھوٹ بولنے والا حکمران ان تین بدنصیبوں میں بھی شامل ہے جن سے اللہ تعالی قیامت کے روز کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور انہیں عذاب الیم بھی دیا جائے گا۔ (مسلم)

ثانیاً ہمارے ہاں حکمرانوں کو بدلنے کے لئے جمہوری طریق کار رائج ہے جس کے لئے ہر شخص اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کے لئے ووٹ ڈالتا ہے۔ ووٹ بھی دراصل کسی صادق کے سچ یا کسی کذاب کے

جھوٹ کی تصدیق کرنا ہی ہے، یا کسی عادل کے عدل میں، یا ظالم کے ظلم میں تعاون کرنا ہی ہے، لٰہذا جو شخص جانتے بوجھتے کسی جھوٹے یا ظالم آدمی کو ووٹ دیتا ہے وہ گویا اس کے جھوٹ کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے ظلم میں تعاون کرتا ہے۔ ووٹ لینے والے کو تو دنیاوی اعتبار سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہو ہی جائے گا، وزارت یا مشاورت کی کرسی نہ بھی ملی تو اسمبلی کی ممبر شپ بہر حال مل ہی جائے گی لیکن ووٹ دینے والے کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصہ، رسول رحمت ﷺ کے حوضِ کوثر سے محرومی! وَلَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ !

''امانت'' اور ''رحم'' پل صراط پر:

اس سے پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ میدان حشر میں حقوق العباد کا حساب ہوگا۔ مظلوموں کو ظالموں سے اللہ تعالیٰ تمام حقوق دلوائیں گے لیکن امانت اور صلہ رحمی کا حساب پل صراط پر لیا جائے گا یا جن سے اللہ تعالیٰ حشر میں لینا چاہیں گے ان سے حشر میں لیں گے اور جن سے پل صراط پر لینا چاہیں گے ان سے پل صراط پر لیں گے۔ (واللہ اعلم بالصواب) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جب صراط جہنم پر رکھ دیا جائے گا تو امانت کو صراط کے دائیں جانب اور رحم کو بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا۔'' (مسلم) جب لوگ صراط سے گزریں گے تو جن لوگوں نے کسی امانت میں خیانت کی ہوگی اسے ''امانت'' پکڑ کر جہنم میں گرا دے گی اور جس نے ''صلہ رحمی'' کا حق ادا نہ کیا ہوگا اسے ''رحم'' پکڑ کر جہنم میں گرا دے گا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دیگر تمام حقوق میں سے ''امانت'' اور ''صلہ رحمی'' بہت زیادہ اہم ہیں جن کا حساب باقی حقوق سے الگ پل صراط پر لیا جائے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب) دونوں کی اہمیت کے پیش نظر ہم ان کی شرعی حیثیت واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں:

(ا) امانت : عام طور پر امانت کا مطلب یہی سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی جائے اور وہ اسے من و عن واپس کر دے تو وہ امین ہے یا کوئی شخص اپنے کاروبار میں کسی قسم کی ہیرا پھیری نہ کرے، جائز ناجائز اور حلال حرام کا خیال رکھے تو وہ امانت دار یا امین ہے۔ یہ تصور اگرچہ درست ہے، لیکن بہت ہی محدود ہے۔ شریعت میں یہ لفظ اس سے کہیں زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی حکومتی منصب طلب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ((اِنَّهَا اَمَانَةٌ)) ''یہ ایک

امانت ہے۔'' جو قیامت کے روز ندامت اور رسوائی کا باعث بنے گی سوائے اس کے جس نے اس امانت کا حق ادا کیا۔(مسلم) جس کا مطلب یہ ہے کہ منصب یا عہدہ بھی امانت ہے۔ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے((اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ)) ''کہ مجالس کی گفتگو امانت ہے۔''(ابوداؤد) یعنی اگر کسی سے کوئی راز کی بات کہی گئی ہے تو اس راز کو افشا کرنا امانت میں خیانت ہوگی ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے ((اَلصَّلَاةُ اَمَانَةٌ)) ''نماز امانت ہے۔'' ((وَالْوُضُوْءُ اَمَانَةٌ)) ''وضو بھی امانت ہے۔''((وَالْكَيْلُ اَمَانَةٌ)) ''ناپ تول بھی امانت ہے۔''(ابن کثیر) ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے رکوع وسجود پورا نہ کرنے والوں کو نماز کا چور کہا ہے۔(احمد) جس کا مطلب ہے نماز کے ارکان وواجبات بھی امانت ہیں۔ قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝﴾ ''اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتے ہیں۔(سورہ المومن، آیت 19) جس کا مطلب ہے کہ آنکھوں کی قوت بینائی بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید یا اس کی تعلیمات اور احکام کو بھی امانت قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلاً ۝﴾ ''ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی لیکن سب نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا، ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھا لیا، وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔''(سورہ احزاب، آیت نمبر 72) ان تمام مطالب کو یکجا کیا جائے تو درج ذیل ساری چیزیں امانت کہلائیں گی۔

① **احکام شرعیہ :** تمام فرائض وواجبات، اوامر ونواہی، حقوق اللہ اور حقوق العباد، جن کی ادائیگی پر ثواب اور عدم ادائیگی پر عذاب ہے، امانت میں شامل ہیں۔

② **مناصب اور عهدے :** سرکاری یا غیر سرکاری مناصب اور دیگر چھوٹی بڑی ذمہ داریاں بھی امانت ہیں، جو شخص اپنے منصب کے تقاضے، حلف (Oath) یا معاہدے (Contract) کے مطابق ادا کر رہا ہے وہ امین ہے اور جو شخص اپنے حلف یا معاہدے کو نظر انداز کر کے اپنے منصب سے

ناجائز فائدے اٹھا رہا ہے اور اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہا وہ خائن ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری مناصب کے علاوہ دیگر ذمہ داریاں خواہ گھر کے اندر ہوں مثلاً بطور والد اولاد کی نیک تربیت کرنا یا گھر سے باہر ہوں مثلاً کسی دینی، سیاسی یا اصلاحی جماعت کی رکنیت وغیرہ۔ یہ سب امانتیں ہیں جو شخص ان ذمہ داریوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق پورا کر رہا ہے وہ امین ہے اور جو اسلامی تعلیمات کے مطابق پورا نہیں کر رہا وہ خائن ہے۔

③ **نعمتیں:** اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام چھوٹی بڑی نعمتیں مثلاً مال و دولت، اولاد، بیوی، گھر بار، حتی کہ آنکھ، کان، دل، دماغ، ہاتھ، پاؤں، صحت اور جوانی یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں بھی امانت ہیں ان نعمتوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق استعمال کرنے والا امین ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف استعمال کرنے والا خائن کہلائے گا۔

پس امانت کے اس مکمل اور وسیع مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو تمام احکام شرعیہ اور واجبات و فرائض پورے کرنے والا امین اور پورے نہ کرنے والا خائن ہے۔ اپنے منصب، عہدہ اور دیگر ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا امین اور ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے والا یا انہیں پورا نہ کرنے والا خائن ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرنے والا امین اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف استعمال کرنے والا خائن ہے۔

امین اور خائن کی اس تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے ہم میں سے ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال کا بے لاگ جائزہ لینا چاہئے اور زندگی کے جس پہلو میں حق امانت کی ادائیگی میں کوتاہی محسوس کریں اس کی تلافی کرنے کی مقدور بھر کوشش کرنی چاہئے۔

امانت اور دیانت کے حوالہ سے وطن عزیز کے اجتماعی ماحول پر ایک نظر ڈالنا بھی ضروری ہے۔ ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک ہمارے قومی تنزل اور انحطاط کی سب سے بڑی وجہ خیانت اور بددیانتی ہے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک، سرکاری اداروں سے لے کر پرائیویٹ

اداروں تک ہر جگہ خیانت، بد دیانتی، دھوکہ اور فریب کا راج ہے۔ چند خبریں ملاحظہ ہوں:

1- ایڈمرل منصور الحق ایس ایم 39 میزائلوں کی خریداری میں اڑھائی ارب روپے ہڑپ کر گئے۔ ❶

2- ریڈار کی خریداری میں 80 ملین ڈالر کی بدعنوانی، سول ایوی ایشن اتھارٹی میں ایئر وائس مارشل خورشید انور مرزا کی من مانی۔ ❷

3- 3 ہزار فوجی ٹرکوں کی خریداری میں ڈیڑھ ارب روپے کی بدعنوانی۔ ❸

4- 280 ارب روپے کے گھپلے میں ملوث عرفان پوری بیرون ملک جا کر منحرف ہو گیا۔ ❹

5- کراچی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں 7 ارب روپے کے رفاہی پلاٹوں میں خورد برد۔ ❺

6- واپڈا میں 60 ارب روپے، اور کے ای ایس سی میں 18 ارب روپے کی بجلی چوری..... ایک برس قبل چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ سے خفیہ ہدایت موصول ہوئی کہ کراچی میں موجود بجلی چوروں کے کنڈوں کو نہ چھیڑا جائے۔ ❻

7- حبکو افسران کی ملی بھگت سے حصص یافتگان کے اربوں روپے ڈوب گئے۔ ❼

8- کسٹم ہاؤس گڈانی (کراچی) میں 150 کروڑ روپے کا فراڈ۔ ❽

9- دفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز اور کیپٹن حلیم صدیقی کے درمیان سودے بازی کے نتیجہ میں محکمہ جہاز رانی میں 36 ارب روپے سالانہ کی ٹیکس چوری۔ ❾

10- سی بی آر کے چیئرمین کی زیر سرپرستی محکمہ انکم ٹیکس میں 4 ارب روپے کی لوٹ مار ❿

11- رورل ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ ڈیرہ غازی خان میں 13 ارب روپے کی بدعنوانی۔ ⓫

12- لاکھڑا کول (Coal) فیلڈ میں اربوں کی جعل سازی، سندھ کول اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل جعلی فرم میں حصہ دار ہیں۔ ⓬

---

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 25 اپریل 2001ء

❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 14 مارچ 2001ء

❸ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 13 فروری 2002ء

❹ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 5 فروری 2002ء

❺ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 6 فروری 2002ء

❻ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 6 دسمبر 2002ء

❼ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 18 اکتوبر 2002ء

❽ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 19 جولائی 2001ء

❾ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 23 فروری 2000ء

❿ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 28 جون 2000ء

⓫ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 5 جولائی 2000ء

⓬ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 9 فروری 2000ء

13- محکمہ سی بی آر میں 7 ارب روپے کی کرپشن اور حکومت کی پراسرار خاموشی۔ ❶

14- بلڈر مافیا حیدر آباد میں اربوں کی سرکاری ونجی زمینوں پر قبضے کر چکا ہے اب مسجد کی زمین پر قبضہ کر کے کمرشل پلازہ کی تعمیر شروع کر رہا ہے۔ ❷

15- بی اے سے ایم بی بی ایس تک کی ڈگریاں ایک ہزار سے ایک لاکھ روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ❸

16- ہومیو پیتھک ڈاکٹر کا جعلی ڈپلومہ 5 ہزار روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ ❹

17- ''ناظم'' شہر کو جتوانے کے لئے 10 لاکھ روپے کی رشوت طلب۔ ❺

18- جمالی حکومت کو بچانے کے لئے مفرور ملزم کو سندھ کا گورنر بنا دیا گیا۔ ❻

19- حکومت سازی کے لئے گورنر ہاؤس میں گھوڑوں کی تجارت۔ ❼

20- اپنا چیئرمین سینٹ لانے کے لئے ارکان اسمبلی کی خریداری میں حکومت نے بھاؤ بڑھا دیا۔ ❽

وطن عزیز میں اہم ترین اداروں سے متعلق اور اہم ترین مناصب پر فائز اہم ترین شخصیات سے متعلق یہ چند خبریں پڑھنے کے بعد ملک کی نچلی سطح کے اداروں اور ذمہ داروں کی امانت اور دیانت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہم عہد جہالت کے کسی تاریک ترین دور میں زندہ ہیں جہاں امانت، دیانت، صداقت، اخلاق اور اصول وضوابط نام کی کوئی چیز نہیں۔ ہر طرف دھوکہ، فریب، جھوٹ، خیانت، بددیانتی، بدعنوانی اور لوٹ مار کا راج ہے۔ نفسا نفسی کا عالم ہے۔ حرام اور حلال یا جائز اور ناجائز ہر طریقہ سے دولت کی آگ اکٹھی کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور اس دوڑ میں کسی چھوٹے یا بڑے کو فکر نہیں، کہیں ہمیں دنیا میں اللہ کا عذاب نہ آ لے اور اگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی تو پھر حشر میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچائے گا؟ بال سے باریک اور تلوار سے تیز پل صراط سے یہ خیانت، لوٹ مار اور

---

❶ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 28 فروری 2001ء
❷ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 7 جون 2000ء
❸ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 16 فروری 2000ء
❹ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 2 اکتوبر 2002ء
❺ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 6 نومبر 2002ء
❻ ہفت روزہ تکبیر، کراچی یکم جنوری 2002ء
❼ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 25 دسمبر 2002ء
❽ ہفت روزہ تکبیر، کراچی 26 فروری 2003ء

بددیانتی کیسے گزرنے دے گی؟ جہنم کے کنارے پر آنکڑے اور کنڈے ہوں گے جو آن کی آن میں ایسے ظالموں کو جہنم کی اتھاہ گہرائی میں پھینک دیں گے۔

پھر کون ہے جو آج اللہ سے ڈر جائے اور بددیانتی، خیانت کا راستہ چھوڑ کر دیانت اور امانت کا راستہ اختیار کرے؟ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ!

(ب) رحم: انسانی تعلقات کی اصل بنیاد، رحمِ مادر ہے اس لئے قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کو صلہ رحمی (رحم کو ملانا) کہا جاتا ہے اور قرابت داروں کے حقوق ادا نہ کرنے کو قطع رحمی (رحم کو کاٹنا) کہا جاتا ہے۔ جتنی قربت زیادہ ہوگی، اتنے حقوق زیادہ ہوں گے اور جتنی قربت کم ہوگی اتنے حقوق کم ہوں گے۔ اس اعتبار سے انسان پر سب سے زیادہ حقوق والدین کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ ❶ یاد رہے کہ حقوق کی ادائیگی میں ایک درجہ عدل کا ہے۔ عدل یہ ہے کہ جتنا کسی کا حق بنتا ہے اس میں ذرہ برابر کمی نہ کی جائی اور اسے پورا پورا ادا کیا جائے، لیکن والدین کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے عدل سے بڑھ کر احسان کا حکم دیا ہے۔ احسان یہ ہے کہ انسان والدین کے حقوق سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی انسان والدین کی خدمات کا صلہ عدل کے درجہ میں ہی دینا چاہے تو وہ بھی نہیں دے سکتا، چہ جائے کہ انسان اپنے والدین کے ساتھ احسان کا حق ادا کر سکے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ دونوں تیری جنت ہیں اور جہنم ہیں۔“ (ابن ماجہ) یعنی اگر دونوں راضی ہوں تو اولاد جنتی ہے اگر ناراض ہوں تو جہنمی ہے۔ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ ”والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔“ (نسائی) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے ”وہ آدمی ذلیل اور رسوا ہو جو اپنے والدین میں سے دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔“ (حاکم)

والدین کی زندگی میں ان کو راضی رکھنا اور ان کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنا واجب ہے اور ان کی وفات کے بعد ان سے حسن سلوک یہ ہے کہ ان کے لئے دعا استغفار کی جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک

❶ ملاحظہ ہو: سورۃ بنی اسرائیل: آیت نمبر 23 سورۃ العنکبوت: آیت نمبر 8 سورۃ لقمان: آیت نمبر 14

ہے ''(مرنے کے بعد) جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند ہوتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے ''یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔'' (احمد، ابن ماجہ)

وفات کے بعد والدین سے حسن سلوک کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ والدین کے دوستوں، رشتہ داروں سے حسن سلوک کیا جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''نیکیوں میں سے بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔'' (مسلم) ایک آدمی حاضر خدمت ہوا، عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایک بڑا گنا سرزد ہوا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے؟'' آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تیری ماں زندہ ہے؟'' اس نے عرض کیا ''نہیں۔'' آپ نے دریافت فرمایا ''کیا خالہ ہے؟'' اس نے عرض کیا ''ہاں!'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جا اس سے نیکی کر۔'' (ترمذی) ایک اور حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے دعا کرنا، استغفار کرنا، ان کی وصیت کو پورا کرنا، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا اور والدین کے دوستوں کی عزت کرنا بھی والدین کے ساتھ احسان کرنے میں شامل ہے۔ (ابوداؤد)

والدین کے بعد حقیقی بہن بھائیوں کا نمبر آتا ہے، جن کا براہ راست ایک ہی رحم سے تعلق ہوتا ہے۔ اسلام نے حقیقی بہن بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے رحم کو مخاطب کر کے فرمایا ''جو تجھے ملائے گا (یعنی صلہ رحمی کرے گا) میں اسے (اپنے ساتھ) ملاؤں گا (یعنی اسے اپنا مقرب بناؤں گا) اور جو تجھے کاٹے گا (یعنی قطع رحمی کرے گا) اسے میں (اپنے سے) کاٹوں گا (یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کردوں گا)'' (بخاری) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے ''قاطع رحم جنت میں نہیں جائے گا۔'' (بخاری) صلہ رحمی کی دنیا میں خیر و برکات سے آگاہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''صلہ رحمی سے خاندان میں محبت بڑھتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔'' (ترمذی)

صلہ رحمی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ جو شخص بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے وہ صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ جو قطع رحمی کرے اس سے صلہ رحمی کی جائے۔'' (بخاری)

رحمی رشتہ داروں کے بعد عام رشتہ داروں اور دوسرے تمام مسلمانوں کا درجہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے دیگر رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے اور نبھانے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور ترک تعلق کی صورت میں شدید وعید کا حکم سنایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے اور جس نے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔'' (احمد، ابوداؤد)

ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد مبارک ہے ''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ترک تعلق کئے رکھا اس نے گویا اپنے بھائی کو قتل کیا۔'' (ابوداؤد) دونوں حدیثوں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب عام مسلمان بھائیوں سے ترک تعلق کی سزا اتنی سخت ہے تو پھر شریعت اسلامیہ میں رحمی تعلق والوں کے ساتھ تین دن سے زیادہ مدت کے لئے ناراض رہنے یا ان سے تعلقات منقطع کرنے کی کتنی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

ایک مرتبہ سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ اپنے لشکر کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ کسی جگہ پڑاؤ کیا تو فوجیوں نے اس بستی سے ایک گائے پکڑ کر ذبح کر لی۔ وہ گائے ایک بوڑھی عورت کی تھی۔ عورت اگلے روز سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے راستے میں آنے والے ایک پل پر جا کر کھڑی ہوگئی۔ سلطان وہاں سے گزرنے لگا تو عورت نے سلطان کو رکنے کا اشارہ کیا۔ جیسے ہی سلطان کی سواری رکی، بوڑھی عورت نے آگے بڑھ کر سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ کے گھوڑے کی لگام تھام لی۔ صلاح الدین رحمہ اللہ نے پوچھا ''اے نیک خاتون! کیا بات ہے؟'' عورت نے کہا ''بادشاہ! میرے مقدمے کا فیصلہ اس پل پر کرنا چاہتے ہو یا آخرت کے پل پر؟'' سلطان صلاح الدین رحمہ اللہ یہ الفاظ سنتے ہی گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور پوچھا ''نیک خاتون! آخرت کے پل پر فیصلہ کرنے کی کس میں ہمت ہے مجھے بتا تیرے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے؟ میں تیرے مقدمہ کا فیصلہ ابھی کروں گا۔'' بوڑھی عورت نے عرض کیا ''بادشاہ سلامت! میں ایک غریب خاتون ہوں ایک گائے میری زندگی کی بسر اوقات کا ذریعہ تھی، تمہارے فوجیوں نے وہ گائے پکڑ کر ذبح کر دی ہے مجھے میری گائے چاہئے۔'' سلطان نے اپنے فوجیوں کی اس زیادتی پر نہ صرف اس بوڑھی

خاتون سے معافی مانگی بلکہ بہت سے درہم و دینار دے کر اس بوڑھی عورت کو راضی کیا اور بڑی عزت و احترام سے رخصت کیا۔

ہم میں سے ہر شخص کو یا تو اس دنیا میں صلہ رحمی کے حقوق ادا کرنے ہوں گے یا پھر پل صراط پر اپنا اپنا حساب کتاب بے باق کروانا ہوگا جس کا جی چاہے وہ اس دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر کے صلہ رحمی کے تقاضے پورے کر کے اپنا بوجھ ہلکا کر لے اور جس کا جی چاہے وہ اپنی انا، نخوت اور تکبر کی گٹھڑی سر پر اٹھائے پل صراط پر پہنچ جائے وہاں اس کی ملاقات یقیناً ''رحم'' سے ہو جائے گی اور وہ خود ہی اس سے اپنا حق وصول کر لے گا۔﴿ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ ﴾ ''اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو، یہ بات طے شدہ ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کے ذمہ ہے۔(سورہ مریم، آیت نمبر 71)

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں:

قیامت کے روز اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کو فرداً فرداً اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہو کر اپنی ساری زندگی کے اعمال کا جواب دینا پڑے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾

''پس تیرے رب کی قسم! ہم لوگوں سے ضرور سوال کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔'' (سورۃ الحجر، آیت نمبر 92-93)

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جواب دہی کتنا مشکل اور کٹھن کام ہوگا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کبار انبیاء کرام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کے روز از خود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی جرأت نہیں کر پائیں گے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''لوگو! ایک دن تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مجھے بتاؤ تم لوگ کیا جواب دو گے؟'' تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان جواب دیا کہ ''ہم گواہی دیتے ہیں آپ نے پیغام پہنچا دیا، حق

رسالت ادا کیا اور امت کی پوری پوری خیر خواہی کی۔" تب آپ ﷺ نے آسمان کی طرف انگشت شہادت اٹھائی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا "یا اللہ! گواہ رہنا، یا اللہ! گواہ رہنا، یا اللہ! گواہ رہنا۔" (مسلم) فریضہ رسالت کی ادائیگی پر امت کی شہادت لے کر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانے کا مقصد یہی تھا کہ قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جواب دہی سے بری الذمہ ہو جاؤں، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی پر جلال عدالت میں حاضری کا خوف آپ ﷺ پر اس قدر غالب تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا "عبداللہ! مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔" فرمایا "میرا جی چاہتا ہے کہ دوسروں سے سنوں۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ "اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (جو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دے گا کہ میں نے تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا تھا) اور ان لوگوں (یعنی امت محمدیہ) پر تمہیں (یعنی حضرت محمد ﷺ) کو گواہ کی حیثیت سے لائیں گے (تاکہ آپ اس بات کی گواہی دیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام امت تک پہنچا دیا تھا)" (سورۃ النساء، آیت نمبر 41) تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا "عبداللہ! بس کرو۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (بخاری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ عدالت میں طلب فرمائیں گے اور پوچھیں گے ﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؟﴾ "عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو بھی الٰہ بنا لو؟" حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان فرمائیں گے ﴿سُبْحٰنَكَ﴾ "یا اللہ! تیری ذات تو شرک سے پاک ہے۔" پھر اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے عرض کریں گے ﴿مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ﴾ "یہ میرے اختیار میں نہ تھا کہ وہ بات کہوں جسے کہنے کا مجھے حق نہیں۔" اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کریں گے ﴿اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ

﴿ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبُ ○﴾ ''اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے آپ تو ساری چھپی باتوں کو جاننے والے ہیں۔'' اس ساری تمہید کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اصل سوال کا جواب دینے کی جرأت کر پائیں گے۔عرض کریں گے ﴿ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ﴾ ''میں نے لوگوں سے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اس اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔سوال کا جواب دینے کے بعد پھر اللہ کے حضور اپنی برأت کے لئے دست بستہ عرض کریں گے ﴿ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ○﴾ ''میں تو ان پر اس وقت تک نگران تھا جب تک ان کے درمیان تھا جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو پھر آپ ہی ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری چیزوں پر نگران ہیں۔ پھر آخر میں بڑی عاجزی اور انکساری سے اپنی امت کے لئے ڈرتے ڈرتے درج ذیل الفاظ میں سفارش کریں گے ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ ''اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف فرما دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔''

(سورۃ المائدہ، آیت نمبر 116 تا 118)

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حاضری کے ان واقعات سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر کٹھن اور مشکل مرحلہ ہو گا یہ!

ہمارے اسلاف اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضری سے کس قدر خوف زدہ رہتے تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی پرندوں کو دیکھتے تو سرد آہ بھر کر کہتے ''پرندو! تمہیں مبارک ہو کہ دنیا میں چرتے چگتے ہو درختوں کے سایوں میں بیٹھتے ہو اور قیامت کے روز تمہارا کوئی حساب کتاب نہیں۔کاش! ابو بکر بھی تمہارے جیسا ہوتا۔''

② حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے گزر رہے تھے کچھ خیال آیا زمین کی طرف جھکے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا

''اے کاش! میں اس تنکے کی طرح ہوتا، اے کاش! میں پیدا ہی نہ ہوتا، اے کاش! مجھے میری ماں نہ جنتی۔'' ایک دفعہ سورۃ طور کی تلاوت فرما رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ ○﴾ ''تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں۔'' (سورۃ الطور، آیت نمبر 7-8) تو اس قدر روئے کہ بیمار پڑ گئے اور لوگوں نے آ کر آپ کی عیادت کی۔

③ 23ھ میں آپ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا، واپسی پر ایک جگہ ٹھہرے تو چادر بچھا کر چت لیٹ گئے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ''یا اللہ! اب عمر زیادہ ہوگئی ہے قویٰ کمزور پڑ گئے ہیں رعایا ہر جگہ پھیل گئی ہے اب مجھے اس حالت میں اٹھا لے کہ میرے اعمال برباد نہ ہوں اور میری عمر کا پیمانہ اعتدال سے متجاوز نہ ہو۔''

④ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے تو آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور دعا مانگی ''الٰہی! تو نے حکم دیا ہم نے حکم عدولی کی، تو نے روکا ہم نے نافرمانی کی، یا اللہ! میں بے گناہ نہیں کہ معذرت کروں، طاقتور نہیں کہ غالب آ جاؤں، اگر تیری رحمت شامل حال نہ ہوئی تو ہلاک ہو جاؤں گا۔''

⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنایا اور چار یا پانچ ہزار درہم تنخواہ مقرر فرمائی، جب تنخواہ ملتی تو غریبوں، مسکینوں میں تقسیم کر دیتے اور خود اپنے ہاتھ سے چٹائی بُن کر گزر بسر کرتے۔ مرض الموت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''آپ رو کیوں رہے ہیں؟'' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے ''واللہ! نہ موت سے ڈرتا ہوں نہ دنیا کی خواہش ہے، اس لئے روتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ دنیا جمع نہ کرنا اور اس طرح دنیا سے رخصت ہونا جس طرح میں ہو رہا ہوں مجھے ڈر ہے کہیں قیامت کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔'' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کے گھر سے جو ''دنیا'' برآمد ہوئی وہ یہ تھی ایک پیالہ، ایک لوٹا، ایک بوسیدہ کمبل، ایک بڑی پلیٹ اور تکیہ کی جگہ استعمال ہونے والی دو اینٹیں۔

⑥ عہد فاروقی میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شام کے گورنر تھے ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ گورنر سے ملاقات کے لئے شام گئے۔ رات کے وقت گورنر ہاؤس پہنچے۔ گورنر ہاؤس میں روشنی کا انتظام نہیں تھا۔ ایک کونے میں سواری کا پالان، چند اینٹوں کا بستر اور سردیوں میں اوپر لینے کی ایک چادر گورنر ہاؤس کا کل اثاثہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اظہار تعجب کیا تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنی کہ تمہارے پاس اتنا مال ہونا چاہئے جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ زارو قطار رونے لگے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ خود بھی رونے لگے حتی کہ صبح ہوگئی۔

⑦ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ رات رات بھر جاگ کر آخرت کی جوابدہی پر غور کرتے اور پھر اچانک بے ہوش ہوکر گر پڑتے۔ آپ کی بیوی آپ کو بڑی تسلی دیتیں لیکن آپ کے دل کو قرار نہ آتا اپنے جانشین کو وفات سے پہلے یہ وصیت فرمائی ''اب میں آخرت کی طرف جارہا ہوں وہاں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا اور حساب لے گا میں اس سے کچھ چھپا نہیں سکوں گا اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوگیا تو کامیاب رہوں گا اگر راضی نہ ہوا تو افسوس میرے انجام پر، تم کو میرے بعد تقویٰ اختیار کرنا چاہئے اور یاد رکھو تم میرے بعد زیادہ دیر زندہ نہ رہو گے۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت میں پڑ جاؤ اور وقت ضائع کردو۔''

⑧ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں سورۃ الزلزال تلاوت کی لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے۔ امام صاحب صبح کی نماز تک غمزدہ وہیں بیٹھے رہے اور بار بار یہ کلمات کہتے رہے ''اے وہ ذات پاک جو ذرہ برابر نیکی اور ذرہ برابر برائی کا بدلہ دے گی! اپنے غلام نعمان کو آگ سے بچالینا۔''

قارئین کرام! ہمارے اسلافِ امت کے ان واقعات سے یہ اندازہ لگایئے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عدالت میں زندگی بھر کے اعمال کا حساب دینا کتنا مشکل اور کٹھن کام ہوگا......!

آیئے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضری کا جائزہ ایک اور انداز سے لیں۔ آخرت کے معاملات کا دنیا کے معاملات سے کوئی تقابل نہیں۔ صرف معاملہ فہمی کی غرض سے ہم دنیا کی مثال پیش کررہے ہیں۔

امید ہے اس سے بات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور بات دیر تک ذہنوں میں موجود رہے گی۔ان شاء اللہ!

وطن عزیز پاکستان میں 21 اکتوبر 1999ء کو فوجی انقلاب آیا۔سول حکومت پر بعض الزامات عائد کر کے اسے معزول کر دیا گیا کچھ لوگ گرفتار ہوئے۔کچھ ملک کے اندر روپوش ہو گئے، کچھ بیرون ملک فرار ہو گئے۔گرفتار شدگان پر مقدمات قائم کئے گئے انہیں تفتیش کے مراحل سے گزارا گیا۔عدالت میں پیشی ہوئی۔صرف ایک ماہ پندرہ دن کی مختصر ترین گرفتاری، تفتیش اور عدالت میں پیشی کی روائیداد ملک کے ایک مؤقر ہفت روزہ نے شائع کی جس کے بعض حصے ہم یہاں اہل بصیرت کی عبرت کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

① احتساب بیورو کے سابق سربراہ، وزیر اعظم کے سابق پرسنل سیکرٹری اور ایک بڑے صوبے کے سابق وزیر اعلیٰ کو گرفتار کر کے کراچی لایا گیا۔پولیس ریمانڈ کے لئے انہیں عدالت میں پیش کیا جانا تھا، دوپہر دو بجے رینجرز کی تین بکتر بند گاڑیوں میں ملزمان کو عدالت میں لایا گیا۔جج کے چیمبر میں ہونے کے باعث ملزمان کو تقریباً پندرہ منٹ بکتر بند گاڑی میں انتظار کرنا پڑا۔احتساب بیورو کے سابق سربراہ جو گرم کوٹ اور گرم ٹوپی پہنے ہوئے تھے، رینجر حکام سے گرمی کی شکایت کرتے رہے۔(یاد رہے یہ واقعہ دسمبر کے مہینے کا ہے) احتساب بیورو کے سربراہ اور وزیر اعظم کے پرسنل سیکرٹری جب عدالت میں جج کے سامنے کھڑے تھے تو دونوں کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں، آنکھوں میں آنسو تھے، عدالت میں پیشی کے بعد اخبار نویسوں کے سامنے زاروقطار روتے ہوئے احتساب بیورو کے سربراہ نے کہا کہ 45 روز میں میرے ساتھ جو سلوک ہوا ہے وہ میں جانتا ہوں یا میرا خدا......عدالت سے روانہ ہوتے وقت احتساب بیورو کے سربراہ، وزیر اعظم کے پرسنل سیکرٹری کے کندھوں پر سر رکھ کر رو دیئے اور پرسنل سیکرٹری بھی رونے لگے۔

② معزول وزیر اعلیٰ عدالت میں آئے تو وہ بڑے غصے کے عالم میں تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم بے گناہ ہیں ہمارے خلاف سازش ہوئی ہے وہ سخت جھنجھلاہٹ میں تھے اور بار بار اپنی انگلیاں چٹخا رہے تھے۔ انہوں نے عدالت سے شکایت کی کہ انہیں نہایت غیر انسانی ماحول میں 45 دن بغیر کسی جرم کے قید تنہائی میں رکھا گیا ہے ہر وقت گندا پانی ان کے کمرے میں بھرا رہتا تھا اور انہیں زبردستی جگایا گیا۔

③ وزیراعظم کے پرسنل سیکرٹری اپنے سفارتکار بھائی سے بار بار یہ کہتے رہے ''اب تھک گئے ہیں کسی بھی طرح اس مقدمے سے جان چھڑانی چاہئے۔''

④ زندگی میں پہلی مرتبہ قید نے معزول وزیراعظم کی نینداڑادی جس پر قابو پانے کے لئے وہ ادویات کا استعمال کررہے ہیں۔ وزیراعظم نے تفتیش کاروں کے سلوک کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے 40 روز تک سورج کی روشنی نہیں دیکھی۔ کمرہ عدالت میں معزول وزیراعظم کو ملزمان کی نشست پر بیٹھا دیکھ کر ان کی بیٹی انتہائی غمگین ہوگئیں کہ ان کے والد جو چند دن پہلے اس ملک کے حکمران تھے ،آج ملزموں کی نشست پر بیٹھے ہیں۔ ❶

⑤ معزول حکومت کے بعض وزیر اور مشیر گرفتاری سے بچنے کے لئے روپوش ہوگئے ہیں۔ ❷

⑥ پنجاب کے وزیر محنت وافرادی قوت کو کرپشن کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے ان پر سرکاری و غیر سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضہ اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام ہے گرفتار ہونے کے بعد معزول حکومت کے وزیر پر مسلسل غشی کے دورے پڑرہے ہیں۔ ❸

ہم نے مذکورہ خبروں سے نام اس لئے حذف کردیئے ہیں کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے کوئی سروکار نہیں مقصد محض تذکیر اور حصول عبرت ہے۔

غور فرمایئے !اگر دنیا میں گرفتاری، تفتیش اور عدالتوں میں پیشی کا اتنا ڈر اور خوف ہوسکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی سے انسان کو کتنا ڈرنا چاہئے؟ جبکہ دنیا کی عدالتوں میں وکیل اور ترجمان بھی مہیا ہوتے ہیں آخرت کی عدالت میں کوئی وکیل اور ترجمان نہیں ہوگا، ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب خود دینا پڑے گا۔ دنیا کی عدالت میں سفارش اور رشوت بھی ممکن ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں نہ سفارش ہوگی نہ رشوت۔ دنیا کی عدالت میں جھوٹ اور جھوٹی گواہیاں بھی ممکن ہیں جبکہ آخرت کی عدالت میں نہ جھوٹ ممکن ہوگا نہ جھوٹی گواہی۔ دنیا کی عدالتوں میں محدود مقدمات کی تفتیش ہوتی ہے جبکہ آخرت کی عدالت میں

❶ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 8 دسمبر 1999ء

❷ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 8 دسمبر 1999ء

❸ اردو نیوز، جدہ، 4 نومبر 1999ء

ساری زندگی کے مقدمات کی تفتیش ہوگی۔ دنیا کی عدالت سے بچنے کے لئے روپوش ہونا یا بیرون ملک فرار ہونا ممکن ہے جبکہ آخرت کی عدالت سے بچنے کے لئے روپوش ہونا یا فرار ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جو لوگ آخرت کی پیشی پر ایمان نہیں رکھتے ان کا تو معاملہ ہی دوسرا ہے لیکن جو لوگ آخرت میں اللہ کے حضور پیش ہونے پر ایمان رکھتے ہیں انہیں ہر لمحہ اس بڑی عدالت میں حاضری کے لئے فکر مند رہنا چاہیے۔ ایک نہ ایک روز گرفتاری بھی ہونی ہے اور پھر ایک نہ ایک دن بڑی عدالت میں پیشی بھی ہونی ہے۔ اس عدالت کا فیصلہ بھی چاروناچار تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ پھر کیوں نہ اس پیشی کے لئے آج سے ہی تیاری شروع کر دی جائے؟

ارشاد نبوی ہے ''موت کو کثرت سے یاد کرنے والے اور موت کے بعد آنے والے حالات کے لئے تیاری کرنے والے سب سے زیادہ عقل مند لوگ ہیں۔ (ابن ماجہ)

منافق اور پل صراط:

منافق اپنے نفاق کی وجہ سے دنیا میں بھی عزت اور افتخار نہیں پاتا بلکہ آنے والی نسلیں اس پر ہمیشہ لعنت اور پھٹکار ڈالتی رہتی ہیں۔ دنیا کی زندگی کے بعد آنے والے مراحل قبر، حشر، پل صراط اور جہنم میں بھی منافق کے ساتھ کفار اور مشرکین سے کہیں زیادہ بدتر اور رسوا کن سلوک کیا جاتا ہے۔ قبر میں جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ''حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تمہارا عقیدہ کیا ہے؟'' تو وہ جواب دیتا ہے ''میں بھی ان کے بارے میں وہی کچھ کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔'' یہ جواب سن کر فرشتہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان (یعنی دماغ پر) لوہے کے ہتھوڑے مارتا ہے جس سے وہ بری طرح چیختا اور چلاتا ہے۔ (بخاری) حشر میں بھی اسے ذلیل و رسوا کیا جائے گا جب اس سے سوال کئے جائیں گے تو وہ بڑی چرب زبانی سے اپنے نماز، روزے اور صدقہ خیرات کی تعریف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اس کے اعضاء سے اس کے نفاق کی گواہی دلوائیں گے۔ (مسلم) پل صراط پر بھی اسے ذلت آمیز طریقے سے جہنم میں پھینکا جائے گا۔ پل صراط عبور کرنے سے پہلے ہر طرف تاریکی چھا جائے گی۔ ساری مخلوق کو پل صراط سے گزرنے کا حکم دیا جائے گا۔ اہل ایمان اور منافق دونوں کو نور دیا جائے گا، لیکن پل صراط پر چڑھتے ہی

منافقین کا نور بجھ جائے گا اور وہ اہل ایمان کے ساتھ درج ذیل گفتگو کریں گے:

منافق: (بھائیو!) ذرا ہماری طرف بھی نظر کرم کرو تمہارے نور سے ہم بھی کچھ فائدہ اٹھالیں (ہمارا اپنا نور تو بدقسمتی سے بجھ گیا ہے)

مومن: (ڈانٹ کر کہیں گے) پیچھے ہٹو، اپنا نور کسی اور سے حاصل کرو۔

پھر فریقین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی۔ منافق ادھر سے بھی مومنوں کو آوازیں دیں گے۔

منافق: کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ (یعنی کلمہ نہ پڑھتے تھے تمہارے ساتھ نماز، روزہ نہ کرتے تھے، تمہارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے نہ تھے، پھر ہم سے یہ بے رخی کیوں برت رہے ہو؟)

مومن: ہاں یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن تم نے خود ہی اپنے آپ کو فتنے میں مبتلا کیا۔ (یعنی اسلام کا دعوی کرنے کے باوجود کفار سے اپنی دوستیاں قائم رکھیں) اور موقع پرستی کی (یعنی اسلام اور کفر کی کشمکش میں دنیاوی مفادات کو ترجیح دی) اور شک میں پڑے رہے (یعنی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں کامیابی ہے یا نہیں) اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں (یعنی کفار کی دوستیاں ہمیں دنیا میں عزت اور افتخار عطا کریں گی) حتی کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا اور بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکہ دیتا رہا (یعنی ہم بھی کلمہ گو ہیں اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے وہ ضرور بخشے گا لہٰذا اب ہمارا پیچھا چھوڑ دو) تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے بدترین ٹھکانا۔ ❶

قیامت کے روز منافقین کو کفار اور مشرکین سے بھی شدید ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝﴾

''یقین جانو، منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔''

(سورۃ النساء، آیت نمبر 145)

---

❶ ملاحظہ ہو سورۃ الحدید، آیت نمبر 13 تا 15

پل صراط عبور کرنے سے پہلے منافقین کو نور بھی محض انہیں ذلیل اور رسوا کرنے نیز ان کی حسرت و ندامت میں اضافہ کرنے کے لئے دیا جائے گا اور انہیں جتلایا جائے گا کہ آج تم ہمارے دیئے ہوئے نور سے اسی طرح محروم کئے جا رہے ہو جس طرح دنیا میں تم نے ہماری دی ہوئی نعمت ...... اسلام ...... کو خود ٹھکرا دیا تھا۔

منافقین کا آخرت میں یہ رسوا کن اور عبرت ناک انجام اس لئے ہوگا کہ کافر اور مشرک تو اسلام کے کھلے دشمن ہیں لیکن منافق ملت اسلامیہ کے لئے مارِ آستین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کو جب بھی ہزیمت اٹھانی پڑی انہیں چھپے ہوئے اندر کے دشمنوں کی وجہ سے اٹھانی پڑی۔ عہد نبوی ﷺ میں ان مارہائے آستین نے مسلمانوں کو کہاں کہاں اور کیسے کیسے زخم لگائے اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

① غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کے ایک ہزار کے لشکر میں سے عبداللہ بن ابی تین سو منافقوں کا ٹولہ الگ کر کے واپس لے گیا مقابلہ میں کفار کا تیر و تفنگ سے لیس تین ہزار جنگجوؤں کا لشکر تھا جنگ کے انتہائی نازک موقع پر منافقین نے غداری کر کے مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی۔

② غزوہ احد (3ھ)، رجیع اور بیئر معونہ (4ھ) کے حادثات کے بعد مخالفین کے حوصلے بڑھ گئے چنانچہ بنو نضیر کے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو مطلع فرما دیا چنانچہ آپ ﷺ نے یہودیوں کو دس دن کے اندر اندر مدینہ سے نکلنے کا نوٹس دے دیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے یہودیوں کو پیغام بھیجا ''مدینہ سے ہرگز نہ نکلنا، ڈٹ جاؤ ہمارے پاس دو ہزار جنگجو ہیں جو تمہاری حفاظت کریں گے۔'' عبداللہ بن ابی کی اس غدارانہ ساز باز کا اگرچہ نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ غزوہ بنو نضیر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مکمل فتح نصیب فرمائی لیکن مسلمانوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے منافقین نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

③ غزوہ احزاب (5ھ) میں اسلامی لشکر کی تعداد تین ہزار تھی اور کفار دس ہزار کا لشکر جرار مدینہ پر چڑھا لائے تا کہ اسلامی ریاست کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے اس وقت بھی منافقین نے اہل ایمان کے حوصلے پست کرنے کے لئے مختلف قسم کا پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے کہا ''ہم سے

وعدے تو قیصر و کسریٰ کی فتح کے کئے گئے تھے اور حالت یہ ہے کہ ہم رفع حاجت کے لئے بھی نہیں نکل سکتے۔“ کسی نے یہ کہہ کر محاذ جنگ سے رخصت چاہی ”ہمارے گھر خطرے میں پڑے ہیں ان کی حفاظت کرنی ہے۔“ بعض منافقین نے یہ تک کہنا شروع کر دیا ”حملہ آوروں سے اپنا معاملہ درست کر لو اور محمد ﷺ کو ان کے حوالے کر دو۔“ منافقین کے اس سارے بزدلانہ اور غدارانہ پروپیگنڈے کا مقصد محض جہاد سے فرار ہی نہیں تھا بلکہ پوری مسلم جماعت سے غداری کر کے اسے ختم کرنا تھا۔

④ غزوہ بنو مصطلق (5ھ) سے واپسی پر ایک جگہ پڑاؤ ڈالا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ رفع حاجت کے لئے گئیں تو ہار کہیں گم گیا۔ ہار کی تلاش میں نکلیں تو اسی دوران قافلہ روانہ ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خالی پالکی اٹھا کر اونٹ پر رکھ دی گئی۔ کم وزن کی وجہ سے کسی نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عدم موجودگی محسوس نہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رفع حاجت سے واپس آئیں تو لشکر جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا چادر لے کر سو گئیں۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے لشکر کے پیچھے پیچھے آنے کا حکم دے رکھا تھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا۔ سواری قریب لا کر بٹھا دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سوار ہو گئیں تو انہیں لے کر چل دیئے۔ جب حضرت صفوان رضی اللہ عنہ لشکر سے آ کر ملے تو دوپہر کا وقت تھا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے شیطانی ذہن نے فوراً خانہ نبوت میں آگ لگانے کا منصوبہ بنایا اور پکار اٹھا ”خدا کی قسم! یہ بچ کر نہیں آئی، لو دیکھو تمہارے نبی کی بیوی نے رات ایک اور شخص کے ساتھ گزاری اور اب وہ اسے اعلانیہ لئے چلا آ رہا ہے۔“ [1] حرم نبوی پر یہ گھٹیا بہتان محض ایک شیطانی ذہن کی باطنی خباثت کا اظہار ہی نہیں تھا بلکہ مقصد، دین اسلام کے شجرہ طیبہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا تھا۔

⑤ 9ھ میں رسول اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کا ارادہ فرمایا شدید گرمی کا موسم تھا۔ قحط کا زمانہ، فصلیں کاٹنے کے لئے پکی ہوئی، وسائل کی شدید کمی، 30 ہزار مجاہدین، سواری کے لئے اٹھارہ اٹھارہ

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورۃ نور، تفسیر آیات 11 تا 20

آدمیوں کے لئے ایک اونٹ، سامان خورد ونوش کی اتنی قلت کہ اونٹ ذبح کرکے اس کے معدے اور آنتوں میں جمع شدہ پانی پینے کے لئے استعمال کیا جاتا۔ اسلام اور کفر کی اس کشمکش کے موقع پر بھی منافقین نے اسلام اور مسلمانوں سے غداری اور کفار سے دوستی کا پورا پورا ثبوت فراہم کر دیا۔ جہاد سے جان چھڑانے کے لئے نئے نئے فلسفے اور حیلے تراشے گئے۔ ایک منافق جد بن قیس آیا اور عرض کیا ''میں ایک حسن پرست آدمی ہوں رومی عورتوں کو دیکھ کر فتنے میں پڑ جاؤں گا، لہٰذا آپ مجھے جہاد میں شرکت سے معذور سمجھیں۔'' منافق نہ صرف خود جہاد سے فرار کے بہانے تلاش کرتے بلکہ مجاہدین کے حوصلے پست کرنے کے لئے اپنی مجلسوں میں مسلمانوں پر جہاد کے حوالہ سے انتہائی سوقیانہ اور کمینے تبصرے بھی کرتے۔ کہا گیا ''مسلمانوں نے رومیوں کو بھی عربوں کی طرح سمجھ رکھا ہے؟ دیکھنا میدان جنگ میں یہ سارے مجاہد رسیوں میں بندھے ہوں گے''......ایک اور منافق نے نیا اضافہ کیا ''اوپر سے سو سو کوڑے بھی لگ جائیں تو مزا ہی آجائے''...... کسی منافق نے یہ طنزیہ تبصرہ کیا ''دیکھئے صاحب! یہ ہیں وہ لوگ جو روم اور شام کے قلعے فتح کرنے چلے ہیں۔'' طنز وتمسخر کے یہ زہریلے تیر خود بول رہے ہیں کہ منافقین کے دلوں میں اللہ، اس کے رسول اور اس کے ماننے والوں کے خلاف کس قدر حسد، بغض اور عداوت بھری ہوئی تھی۔ ❶

عہدِ نبوی میں منافقین کی فتنہ انگیزیوں اور غداریوں کے چند واقعات ہم نے مثال کے طور پر پیش کئے ہیں ورنہ سارا مدنی دور منافقین کی اسلام کے خلاف سازشوں اور غداریوں سے بھرا پڑا ہے......عہد صدیقی میں مانعین زکاۃ اور مرتدین کا فتنہ کھڑا کرنے والے دراصل منافقین ہی تھے۔ عہد عثمانی کی شورشیں اور پھر عہد علوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والی افسوسناک خون ریز جنگوں کے پس پردہ عبداللہ بن سبا اور اس کے ٹولہ کی برپا کی ہوئی سازشیں کارفرما تھیں۔ یاد رہے عبداللہ بن سبا یمن کا یہودی تھا جو منافقانہ طور پر عہدِ فاروقی (یا عہدِ عثمانی) میں اسلام لایا تھا۔

آج سے کم وبیش سات سو سال قبل سقوط بغداد (1236ء) بھی منافقین کی غداری اور سازش کی وجہ سے ہی ہوا۔ ماضی قریب کی تاریخ میں سلطان ٹیپو کی شہادت، نواب سراج الدولہ کی شہادت، تحریک

❶ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورۃ توبہ

شہیدین کی ناکامی، سقوط ڈھاکہ، سقوط کابل اور سقوط بغداد (2003ء) یہ سب ایسے منافقین کی سازشوں اور غداریوں ہی کی المناک داستانیں ہیں۔

منافقین کا یہ ملعون گروہ ملت اسلامیہ کے درمیان ایک ایسا رستا ہوا ناسور ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ چنانچہ قیامت کے روز ان کا انجام بھی ویسا ہی شدید اور المناک ہوگا۔ ❶

منافقوں کے اس عبرت ناک انجام کے پیش نظر بعض اوقات جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فکر مند ہو جایا

❶ یہ درست ہے کہ منافقین کی غداریوں کے باعث ملت اسلامیہ نے بڑے گہرے زخم کھائے لیکن یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایسے منافقین کا انجام دنیا میں بڑا عبرتناک ہوا۔ 641ھ (1236ء) میں عباسی خلیفہ مستعصم باللہ تخت نشین ہوا۔ اس کا وزیر مؤیدالدین علقمی کی غالی شیعہ تھا اور عباسی خلافت ختم کر کے علوی خلافت قائم کرنا چاہتا تھا اس مقصد کے لئے اس نے چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان کو خط لکھا کہ اگر تم عراق پر حملہ کرو تو میں بڑی آسانی سے عراق پر بلا جدال و قتال تمہارا قبضہ کرا دوں گا۔ ہلاکو خان عربوں کی شجاعت اور بہادری سے بڑا مرعوب تھا اس نے ضمانت طلب کی۔ علقمی نے اس کا عملاً جواب یہ دیا کہ خلیفہ سے بجٹ کی کمی اور فوج کی زیادہ تنخواہوں کا رونا رو کر لشکر میں کمی کی تجویز پیش کی جسے خلیفہ نے منظور کر لیا۔ اس کے بعد علقمی نے بعض شیعہ امراء سے ہلاکو خان کو عراق پر قبضہ کرنے کے لئے خطوط لکھوائے اور ساتھ ہلاکو سے امان بھی طلب کی جسے ہلاکو نے بخوشی قبول کر لیا۔ اہل عراق نے پچاس روز تک تاتاریوں کی مزاحمت کی۔ اس دوران علقمی بغداد میں ہی رہا اور پل پل کی خبریں ہلاکو خان کو بھجواتا رہا۔ جب مسلمانوں کی مدافعت کمزور پڑ گئی تو علقمی ہلاکو خان کے پاس گیا اور صرف اپنے لئے امان طلب کی۔ واپس آ کر خلیفہ سے کہا میں نے آپ کے لئے بھی امان طلب کی ہے آپ ہلاکو کے پاس چلیں وہ اطاعت قبول کرنے کی شرط پر آپ کو ہی عراق پر قابض رکھے گا۔ خلیفہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہلاکو کے پاس پہنچا تو ہلاکو نے خلیفہ سے کہا اپنے ارکین سلطنت، شہر کے علماء اور فقہاء کو بھی بلائیں۔ خلیفہ نے بلا چون و چراسب کو بلا لیا اور ہلاکو نے ایک ایک کو اپنے سامنے قتل کروا دیا۔ پھر ہلاکو نے خلیفہ کو حکم دیا شہر میں پیغام بھیجو کہ تمام فوجی جوان ہتھیار رکھ کر شہر سے باہر آ جائیں۔ خلیفہ نے اس حکم پر بھی سر اطاعت خم کر دیا۔ فوجی جوان باہر آئے تو سب کو تاتاریوں نے قتل کر دیا اور اسکے بعد شہر میں گھس کر قتل عام شروع کر دیا۔ عورتیں اور بچے سروں پر قرآن مجید رکھ کر نکلے لیکن انہیں بھی ذبح کر دیا گیا۔ بروز جمعہ، صفر 656ھ ہلاکو خان فاتح کی حیثیت سے بغداد میں داخل ہوا اور خلیفہ کو بھوکا اور پیاسا نظر بند کر دیا۔ خلیفہ نے کھانا طلب کیا تو ہلاکو خان نے جواہرات سے بھرا طشت خلیفہ کو بھجوا دیا اور کہلا بھیجا ''اسے کھاؤ۔'' خلیفہ نے کہا ''میں اسے کیسے کھا سکتا ہوں؟'' ہلاکو خان نے جواب میں کہلا بھیجا ''جس چیز کو تم کھا نہیں سکتے اسے تم نے لاکھوں مسلمانوں کی جان بچانے کے لئے خرچ کیوں نہ کیا؟'' ہلاکو نے خلیفہ کو قتل کرنے کے لئے مشورہ طلب کیا تو تمام وزراء نے قتل کرنے کا مشورہ دیا لیکن علقمی اور ہلاکو کے شیعہ وزیر نصیر الدین طوسی نے مشورہ دیا کہ مسلمانوں کے خلیفہ کے خون سے اپنی تلوار کو آلودہ نہ کرو بلکہ ٹاٹ میں لپیٹ کر لاتوں سے کچلوا دو۔ ہلاکو نے ایسا ہی کیا۔ مرنے کے بعد خلیفہ کی لاش کو کوفہ کی گلیوں میں ڈال کر تاتاری سپاہیوں کے پاؤں سے کچلوا کر پارہ پارہ کر دیا گیا۔

عراق پر حملہ کرنے سے پہلے ہلاکو نے علقمی کو اس بات کا یقین دلایا تھا کہ وہ بغداد میں کسی علوی کو حاکم مقرر کر کے اسے خلیفہ کا خطاب دے دے گا اور علقمی کو اس کا نائب خلیفہ بنا دے گا لیکن جب ہلاکو نے عراق پر قبضہ کر لیا تو ہر جگہ اپنے عامل مقرر کر دیئے۔ علقمی یہ دیکھ کر بڑا پریشان ہوا اور بڑی بڑی چالیں چلیں۔ ہلاکو خان کی خدمت میں رو دیا، گڑگڑایا اور خوشامدانہ التجائیں کیں مگر ہلاکو خان نے اسے اس طرح دھتکار دیا جس طرح کتے کو دھتکارا جاتا ہے۔ چند روز علقمی ادنیٰ غلاموں کی طرح تاتاریوں کی جوتیاں سیدھی کرتا رہا بالآخر اپنی تمام تر غداریوں اور سازشوں میں ناکامی کی ذلت اور رسوائی کے صدمہ سے بہت جلد مر گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ!

(اقتباس از تاریخ اسلام، حصہ دوم، مؤلفہ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی)

کرتے تھے کہ خدانخواستہ نفاق کی کوئی علامت ہمارے اندر تو موجود نہیں؟ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اپنے زمانہ کے منافقین کے نام بتا دیئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''حذیفہ! مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ان ناموں میں کہیں میرا نام تو نہیں؟'' اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نفاق سے کس قدر خائف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جس مسلمان کے جنازے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شریک نہ ہوتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس جنازے میں شریک نہ ہوتے۔

ذیل میں ہم کتاب و سنت میں دی گئی منافقین کی بعض علامات بیان کر رہے ہیں تا کہ ہر مسلمان اپنے اعمال کا جائزہ لے کر اپنی زندگی کو نفاق سے پاک اور صاف کرے اور آخرت کے عذاب سے بچ سکے نیز اگر ہمارے دائیں بائیں یا آگے پیچھے کوئی منافق ہے تو اس سے خبردار رہ کر ہم اپنے ایمان کو بچا سکیں۔

① احکام شرعیہ کا مذاق اڑانا، نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ط قُلْ اَ بِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط ﴾

''اگر ان سے پوچھو تم کیا باتیں کر رہے تھے تو فوراً کہیں گے ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے ان سے کہو ''کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تھی؟'' اب بہانے نہ بناؤ، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 65 تا 66)

② اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے مالی اور جانی قربانیاں دینے والوں کا مذاق اڑانا نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ط سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾

''(اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے) جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں چھانٹتے ہیں اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہ خدا میں دینے کے لئے) اس کے سوا

کچھ نہیں جو وہ مشقت اٹھا کر (کماتے اور) دیتے ہیں اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لئے عذاب الیم ہے۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 79)

③ کتاب وسنت کے احکام نافذ نہ کرنا اور اس میں روڑے اٹکانا نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ط وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ○ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○ ﴾

''اے نبی! تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اس کتاب پر جو تم پر نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کریں۔ حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا، شیطان انہیں گمراہ کر کے بہت دور لے جانا چاہتا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے کتراتے ہیں۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 60 تا 61)

④ جہاد سے جی چرانا نفاق کی علامت ہے۔

﴿ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ج وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ط وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ج اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ○ ﴾

''(جنگ احزاب کے موقع پر) ایک گروہ نے کہا اے یثرب کے لوگو! تمہارے لئے اب (دشمن کے مقابلہ میں یا دین اسلام پر) ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں پلٹ جاؤ (مدینہ کی طرف یا کفر کی طرف) جب ان کا ایک فریق یہ کہہ کر نبی سے رخصت طلب کر رہا تھا کہ ہمارے گھر تو خطرے میں ہیں، حالانکہ ان کے گھر خطرے میں نہ تھے بلکہ وہ (جہاد سے) بھاگنا چاہتے تھے۔'' (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 13)

⑤ عزت اور وقار حاصل کرنے کے لئے کفار سے دوستی کرنا نفاق کی علامت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ نِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝﴾

''اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے عذاب الیم ہے کیا یہ منافق ان سے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ (یاد رکھو!) عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 138 تا 139)

⑥ اسلامی احکام کے بارے میں شک اور تذبذب نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج وَ اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى لا يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلاً ۝ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ق لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلاً ۝﴾

''یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر اور ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں، نہ پورے اِس طرف نہ پورے اُس طرف۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 142 تا 143)

⑦ اپنے تحفظ کی خاطر یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنا نفاق کی علامت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ط فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝﴾

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ آپس میں ہی ایک

دوسرے کے دوست ہیں اگر تم میں سے کوئی انہیں اپنا دوست بنائے گا تو اس کا شمار بھی انہی میں سے ہوگا۔ یہ پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کی راہنمائی نہیں فرماتا تم دیکھتے ہو جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ بھاگ بھاگ کر انہی (یعنی یہود و نصاریٰ) میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں ''ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہم کسی مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں۔'' مگر بعید نہیں جب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو فتح عطا فرما دے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات (یعنی غیبی مدد) ظاہر فرما دے تو یہ لوگ جو اپنے دلوں میں نفاق چھپائے بیٹھے ہیں، نادم ہوں۔'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 51 تا 52)

⑧ اسلام کی خاطر مالی قربانی دینے سے کترانا نیز گھربار اور اعزہ و اقارب اور دیگر دنیاوی مفادات کو چھوڑنے سے گریز کرنا نفاق کی علامت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ ط قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ط قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا ط فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ○﴾

''جو لوگ (ہجرت نہ کر کے) اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا تم لوگ کس حال میں مگن تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔فرشتوں نے جواب میں کہا ''کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کتنی بری جگہ ہے پھر جانے والوں کے لئے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 97)

⑨ اہل ایمان کے خلاف سازشیں کرنا اور ان میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرنا نفاق کی علامت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ کُفْرًا وَّ تَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ ط وَ لَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی ط وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ○ ﴾

''وہ لوگ جنہوں نے مسجد بنائی اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اور کفر کو فائدہ پہنچانے کے لئے

اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالنے کے لئے اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف پہلے سے ہی لڑنے والے کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا تھا مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں۔'' (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 107)

⑩ رسول اکرم ﷺ نے احادیث میں منافق کی درج ذیل علامتیں بتائی ہیں:

① جھوٹ بولنا ② وعدہ کی خلاف ورزی کرنا

③ امانت میں خیانت کرنا ④ جھگڑا کرتے ہوئے گالم گلوچ کرنا

[بخاری و مسلم]

قرآن مجید منافقین کے تذکرے سے بھرا پڑا ہے ہم نے یہاں صرف چند آیات کے حوالہ سے منافقین کی بعض اہم علامات کا تذکرہ کیا ہے ہر وہ مسلمان جو آخرت کی رسوائی اور عذاب سے بچنا چاہتا ہے۔ اسے اپنے اعمال کا محاسبہ کر کے اپنی زندگی کو نفاق سے پاک اور صاف کرنا چاہئے نیز اپنے گرد و بیش میں موجود ملت اسلامیہ کے اس مجرم کردار کو پہچاننے میں کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

عہدِ نبوی میں منافق چونکہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز، روزہ، صدقہ، خیرات اور تلاوت قرآن وغیرہ سب کچھ کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو یہ الجھن محسوس ہوئی کہ ان لوگوں کے ساتھ ہمیں کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درج ذیل آیت نازل فرما کر مسلمانوں کی یہ الجھن بھی دور فرمادی۔ ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ط اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ط وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○ ﴾ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں اللہ انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے (حالت کفر میں) پلٹا چکا ہے کیا تم اسے ہدایت دینا چاہتے ہو جسے اللہ نے گمراہ کر دیا ہے؟ جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 88) اس آیت کے حوالے سے تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منافقین کے ساتھ کفار جیسا سلوک ہی کرنا چاہئے۔

یوم الحسرت:

قیامت کا دن کفار اور فساق و فجار کے لئے شدید حسرت اور پچھتاوے کا دن ہوگا۔ انسان حسرت و یاس کے ساتھ اپنی ناکامی پر آنسو بہائے گا۔ ہاتھوں کو چبائے گا، سر پیٹے گا، اپنی عقل کا ماتم کرے گا، چیخے گا چلائے گا کہ میری جگہ میری بیوی کو جہنم میں لے جاؤ، مجھے چھوڑ دو، میرے بچوں کو لے جاؤ مجھے چھوڑ دو، میرے ماں باپ کو لے جاؤ، مجھے چھوڑ دو، میرے کنبے قبیلے کو لے جاؤ، مجھے چھوڑ دو حتی کہ ساری دنیا کی دھائی دے گا کہ ساری دنیا کے لوگوں کو جہنم میں ڈال دو لیکن مجھے چھوڑ دو۔ موت کو آوازیں دے گا، دوبارہ زندگی مانگے گا اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار بن کر رہنے کا یقین دلائے گا، نیک اور مومن بن کر رہنے کا وعدہ کرے گا لیکن اس کا یہ رونا دھونا اس کے کسی کام نہیں آئے گا۔ قرآن مجید میں قیامت کے روز انسان کی ان حسرتوں اور پچھتاوؤں کا اللہ تعالیٰ نے جا بجا ذکر فرمایا ہے۔ چند مقامات کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

1- ''کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا، میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے، کاش! دنیا کی موت ہی فیصلہ کن ہوتی۔'' (سورۃ الحاقہ، آیت نمبر 25 تا 27)

2- ''کاش! روز جزا بہت دور ہوتا۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 30)

3- ''کاش! زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 42)

4- ''کاش! میری اولاد، میری بیوی، میرا بھائی، میرا خاندان اور دنیا کے سارے لوگ پکڑ لئے جائیں اور میں رہا ہو جاؤں۔'' (سورۃ المعارج، آیت نمبر 11 تا 14)

5- ''ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اب یہاں سے کوئی نکلنے کا راستہ ہے؟'' (سورۃ مومن، آیت نمبر 11)

6- ''(کاش!) اللہ تعالیٰ ہمارے عذاب میں ایک دن کی ہی کمی کر دے۔'' (سورۃ مومن، آیت نمبر 49)

7- ''اس روز ظالم (حسرت اور پچھتاوے کی وجہ سے) اپنے ہاتھوں کو چبائے گا۔'' (سورۃ الفرقان، آیت نمبر 27)

8- ''اے کاش میں مٹی ہوتا۔'' (سورۃ النباء، آیت نمبر 40)

9- ''ہائے افسوس! قیامت کے معاملے میں ہم سے سخت غلطی ہوئی۔'' (سورۃ الانعام، آیت نمبر 31)

10- ''آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جہنمی (حسرت اور پچھتاوے کی وجہ سے) جہنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ اگر ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں۔'' (حاکم)

11- ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت اور جہنم میں چلے جانے کے بعد جب موت کو سب کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا تو جہنمیوں کو اس قدر غم اور پچھتاوا لاحق ہوگا کہ اگر غم سے مرنا ممکن ہوتا تو مر جاتے۔'' (ترمذی)

قرآن مجید کی مذکورہ آیات اور احادیث مبارکہ کے الفاظ سے قیامت کے روز کی ناکامی پر حسرت اور پچھتاوے کی شدت کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس المناک حسرت اور پچھتاوے سے دوچار ہونے کا سبب کیا ہوگا؟ اس دنیا میں کوئی بھی انسان اپنی زندگی کا قیمتی وقت، قیمتی سرمایہ اور اپنی قیمتی صلاحیتیں کسی ایسے کام پر خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے۔ انسانی مزاج اس معاملے میں اس قدر حساس ہے کہ بعض اوقات معمولی اور عارضی ناکامیوں پر صدمہ برداشت نہ کر سکنے والے لوگ خودکشی تک کر گزرتے ہیں پھر اتنے ابدی صدمہ سے لوگوں کے دوچار ہونے کی وجہ کیا ہوگی؟ اس کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں کر دیا ہے۔ اس کی وجوہات درج ذیل ہوں گی۔

① ''کاش! میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی، کاش! میں نے فلاں فلاں (گمراہ آدمی) کو دوست نہ بنایا ہوتا۔'' (سورۃ الفرقان، آیت نمبر 27 تا 28)

② ''کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔'' (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 66)

③ ''کاش! میں اللہ کی جناب میں گستاخیاں نہ کرتا (اور اسلامی احکام) کا مذاق نہ اڑاتا۔ (سورۃ الزمر، آیت نمبر 56)

④ ''کاش! ہم اچھی طرح سنتے اور عقل سے کام لیتے تو آج جہنمیوں میں شامل نہ ہوتے۔'' (سورۃ الملک، آیت نمبر 10)

⑤ ''کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔'' (سورۃ الفجر، آیت نمبر 24)

تمام نکات کو یکجا کیا جائے تو اس کا خلاصہ یہ ہوگا کہ قیامت کے روز اس دردناک انجام اور المناک پچھتاوے کا سبب صرف ایک ہی ہوگا۔ ''اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی۔''

جہاں تک کفار، مشرکین، منافقین اور مرتدین کے گروہ کا تعلق ہے وہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس حسرت اور پچھتاوے میں مبتلا رہیں گے کہ کاش ہم ایمان لے آتے ......لیکن غور فرمائیے! ان مسلمانوں کی حسرت اور پچھتاوے کا کیا عالم ہوگا جو ایمان لا کر بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا رہے۔ ذرا تصور کیجئے جب وہ اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہیں گے ''کاش! ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے، نمازیں پڑھتے، صدقہ خیرات کرتے۔ کاش! ہم سود، رشوت، جوا، زنا اور شراب سے دور رہتے۔ کاش! ہم برے لوگوں کی صحبت اور دوستی اختیار نہ کرتے۔'' ذرا تصور کیجئے ان عورتوں کا جو اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہیں گی ''کاش! ہم غیر محرم مردوں سے میل جول نہ رکھتیں۔ کاش! ہم اپنے حسن و جمال کی نمائش نہ کرتیں۔ کاش! ہم عریاں لباس نہ پہنتیں۔'' حسرتیں ہی حسرتیں اور پچھتاوے ہی پچھتاوے ہوں گے اس روز......لیکن افسوس اس روز کی حسرتیں اور پچھتاوے انسان کے کسی کام نہیں آئیں گے۔

پنجابی زبان کے ایک شاعر نے ''ہالی'' (کھیتوں میں ہل چلانے والا کسان) کے عنوان سے ایک بڑی عبرت آموز نظم لکھی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک کسان کو اپنے کھیتوں میں ہل چلاتے چلاتے اچانک قیمتی ہیروں کا خزانہ ملا لیکن کسان ان ہیروں کی قدر و قیمت سے واقف نہیں تھا۔ اس نے ان ہیروں کو محض سرخ رنگ کے پتھر سمجھا۔ جب کسان کی فصل پک گئی تو وہ اپنی فصل کی حفاظت کے لئے وہی ''سرخ پتھر'' پھینک پھینک کر پرندوں کو اڑاتا رہا اور اس طرح اس نے وہ سارا خزانہ ضائع کر دیا۔ ایک روز وہ کسی کام سے شہر گیا اور دو تین ''سرخ پتھر'' بے دھیانی میں اپنے ساتھ لے گیا۔ جب اس کا گزر جوہریوں کے بازار سے ہوا تو ایک جوہری نے اس بلا کر پوچھا ''کیا یہ ہیرے بیچنا چاہتے ہو؟'' کسان نے تعجب سے پوچھا ''کون سے ہیرے؟'' جوہری نے بتایا ''جو تمہارے ہاتھ میں ہیں۔'' کسان نے جب یہ بات سنی تو اسے اس قدر صدمہ اور غم لاحق ہوا کہ وہیں کھڑے کھڑے اس نے ایک آہ بھری اور اسی آہ میں مر گیا۔ آخر میں شاعر کہتا ہے کہ ''اے انسان! تیری زندگی کا ایک ایک سانس انمول ہیروں کی طرح بہت قیمتی ہے جس کا زندگی میں تجھے

احساس نہیں لیکن جب تو یہ دنیا (گاؤں) چھوڑ کر آخرت (جوہریوں کے بازار) میں پہنچے گا تو تجھے ان سانسوں (یعنی ہیروں) کی قیمت کا پتہ چلے گا لیکن اس وقت سوائے غم اور افسوس کے تجھے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جتنا بھی غم کھائے گا وہ تیرے کسی کام نہیں آئے گا۔''

پس ان حسرتوں اور پچھتاووں سے بچنے کا وقت تو آج ہے۔ صرف آج، کل نہیں...... جو شخص ان المناک حسرتوں اور پچھتاووں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ زندگی کی ان سانسوں کو قیمتی سمجھے۔ آج ہی اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرے اور اپنی گردن اللہ اور اس کے رسول کے آگے جھکا دے۔ اپنی زندگی کو کتاب وسنت کے مطابق بسر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

○✸○✸○✸

اگلی کتاب تفہیم السنہ کی سترہویں کتاب (قبر کا بیان) طبع ہونے کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق ''علامات قیامت کا بیان'' کی تالیف شروع کر دی۔ اس دوران امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حادثہ ہوا جسے بہانہ بنا کر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ بعض لکھنے والوں نے امریکہ افغانستان جنگ کو قیامت کے قریب ہونے والی جنگوں میں سے ایک جنگ قرار دیا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کتب احادیث سے بعض حوالے بھی پیش فرمائے ...... یہ محض اتفاق کی بات تھی کہ عین انہی دنوں میں، میں علامات قیامت کا دیباچہ تحریر کر رہا تھا، لہٰذا کتاب کے عنوان اور حالاتِ حاضرہ کی مناسبت سے مجھے بہت سی باتوں کی وضاحت کرنا پڑی ورنہ دوران تالیف مجھے اس بات کا گمان تک نہ تھا کہ اس کتاب میں حالاتِ حاضرہ کے حوالے سے مجھے ضمیمہ کا اضافہ کرنا پڑے گا۔

تفہیم السنہ کی تیرہویں کتاب (طلاق کے مسائل) کی طباعت کے بعد احباب کی خواہش یہ تھی کہ آخرت کے مختلف مراحل کے بارے میں کتب تحریر کی جانی چاہئیں تاکہ لوگوں کو ترغیب وترہیب کے ذریعہ اسلامی احکام پر عمل کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔ اس کا آغاز ''جنت کا بیان'' اور ''جہنم کا بیان'' سے کیا گیا اس کے بعد ''قبر کا بیان''، ''علامات قیامت کا بیان'' اور اب ''قیامت کا بیان'' تحریر کرنے سے آخرت کے تمام مراحل الحمد للہ مکمل ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد پروگرام یہ تھا کہ کتبِ احادیث کے معروف ابواب مثلاً ابواب البیوع

(خرید و فروخت کے مسائل)، ابواب الامارۃ (حکومت کے مسائل)، ابواب الحدود (حدود کے مسائل)، ابواب الادب (ادب کے مسائل)، ابواب الزہد (زہد کے مسائل) اور ابواب المناقب (فضیلتوں کا بیان) وغیرہ پر کتب مرتب کی جائیں، لیکن 11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے حادثہ نے گویا اس دنیا کے زمین و آسمان ہی بدل ڈالے۔ دوستیاں، دشمنیوں میں اور دشمنیاں، دوستیوں میں بدل گئیں۔ امن پسند دہشت گرد کہلانے لگے اور دہشت گردوں نے امن پسندوں کا روپ دھار لیا۔ علماء جہلا اور جہلاء علماء بن گئے۔ صدیوں سے امن و سلامتی کا درس دینے والے دینی مدارس دہشت گردی کے مراکز قرار پائے اور دنیا میں دہشت گردی کا سب سے بڑا مرکز......پینٹا گون......امن و سلامتی کا سرچشمہ قرار پایا۔ جھوٹ، سچ اور سچ، جھوٹ بن گیا۔ حقوق انسانی، جمہوریت، حریت فکر، آزادی تحریر، امن عالم اور رواداری جیسے دلفریب نعروں کا برسوں پرانا اوڑھا ہوا خوبصورت نقاب آن واحد میں اتر گیا ہے اور اندر سے خونی درندوں کا مکروہ اور غلیظ چہرہ پوری دنیا کے سامنے آ گیا ہے اور ساری دنیا نے دیکھ لیا ہے ؎

چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر

پیغمبر اسلام، سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسلمانوں سے چودہ سو سالہ پرانی چھپی ہوئی دشمنی اور بغض کفار کے سینوں سے نکل کر زبانوں کے راستے بے قابو ہوا جا رہا ہے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف انتہائی غلیظ اور سوقیانہ پروپیگنڈہ کے طوفان بدتمیزی سے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔ آستینوں میں چھپے ہوئے خنجر علی الاعلان ہاتھوں میں آ گئے ہیں۔ دو اسلامی ممالک (افغانستان اور عراق) کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے بعد اب شام، ایران اور یمن پر حملوں کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ عراق کے تیل پر قبضہ کرنے کے بعد سعودی عرب پر حملہ کئے بغیر اس کی معیشت پر کاری ضرب لگانے کی تیاری زور و شور سے جاری ہے۔ وطن عزیز پاکستان، جو اسلامی ممالک میں واحد ایٹمی قوت ہے، پہلے روز سے ہی امریکہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہے اور مستقبل قریب میں سر اٹھانے کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آ رہے۔

آزمائش کی اس گھڑی میں مسلمانوں میں سے ایک قلیل تعداد ایسی ہے جو اپنے ایمان پر ثابت قدم ہے اور اس ساری صورت حال کو اسلام اور کفر کی کشمکش کے تناظر میں دیکھ رہی ہے۔ کثیر تعداد ایسے لوگوں کی

ہے جو ﴿اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ﴾ ''کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح احمق لوگ ایمان لائے ہیں۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 13) کے دلفریب نظریئے پر عمل پیرا ہے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو اپنے ذاتی تحفظ کے لئے دین سے الٹے پاؤں پھر گئے ہیں۔ کچھ لوگ اس ساری صورت حال کو اسی تناظر میں دیکھ رہے ہیں جس تناظر میں مغربی میڈیا انہیں دکھانا چاہ رہا ہے۔ یعنی یہ ساری کشمکش محض دنیا سے دہشت گردی ختم کرنے اور امن عالم قائم کرنے کی کوشش ہے یا پھر زیادہ سے زیادہ اس کا مقصد مالی منفعت کا حصول ہے لیکن اسلام اور کفر کی کشمکش کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر سچا ایمان رکھنے والا ہر مسلمان اس صورت حال سے شدید مضطرب اور بے چین ہے اور کچھ نہ کچھ کر گزرنا چاہتا ہے۔ ہمارے واجب الاحترام علماء کرام، قائدین ملت، مصلحین امت، اور مجاہدین اسلام اپنی تقریروں، تحریروں اور خطبوں کے ذریعہ امت میں بیداری پیدا کرنے کی کوششوں میں دن رات مشغول ہیں اور ان کے اثرات ونتائج بھی برآمد ہو رہے ہیں۔ وقت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم بھی اپنی نحیف ونزار آواز کے ساتھ اس جدوجہد میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ مجھے اپنی ذات کے بارے میں کوئی خوش فہمی ہے نہ غلط فہمی...... میری یہ حقیر کوشش اعلیٰ واجل ذات کی بارگاہ صمدی میں ''بِضَاعَةٍ مُزْجٰةٍ'' (ناقص اور کھوٹا سامان) سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتی، لیکن وہ ذات اتنی رحیم وکریم اور اتنی محسن ومنعم ہے کہ حقیر سے حقیر پونجی لے کر حاضر ہونے والا بھی اس کے در سے کبھی مایوس نہیں لوٹتا۔ مجھے بھی اس کی رحمت اور کرم سے امید واثق ہے کہ میری اس حقیر اور ناقص کوشش وہ کو اپنی بارگاہ صمدی میں شرف قبولیت سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ!

پہلے مرحلہ میں ہم نے ایک انتہائی نازک موضوع کا انتخاب کیا ہے جس کی اہمیت کا احساس کم ہی لوگوں کو ہے اور وہ ہے ''اَلْوَلَاءُ وَالْبَرَاءُ'' (دوستی اور دشمنی، کتاب وسنت کی روشنی میں)

اس کے بعد ہم نے ان موضوعات پر لکھنے کا پروگرام بنایا ہے جو آج پوری دنیا کے مشرکین اور کفار کے سب وشتم اور گمراہ کن پروپیگنڈے کا سب سے زیادہ نشانہ بنے ہوئے ہیں ① قرآن مجید ② پیغمبر اسلام ﷺ ③ دینی مدارس اور ④ مساجد۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے الولاء والبراء کے بعد ہم ان شاء

اللہ ان چاروں موضوعات پر باری باری لکھنے کی کوشش کریں گے وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

○✺○✺○✺

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تفہیم السنہ کی انیسویں کتاب ''قیامت کا بیان'' مکمل ہوئی میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر سجدہ شکر بجالاتا ہوں۔ کتاب کی تمام تر خوبیاں اسی ذات بابرکات کے فضل وکرم اور احسان وانعام کا نتیجہ ہیں اور تمام تر نقائص اور خامیاں میری کم علمی اور کوتاہیوں کے باعث ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کی خوبیوں کو شرف قبولیت سے نواز کر میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرمادیں کہ یہی اس ذات رحیم وکریم کے شان شایاں ہے۔

حسب سابق صحتِ احادیث کا پورا پورا اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ صحت احادیث کے لئے زیادہ تر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔ صحت احادیث، متن احادیث، ترجمہ یا استنباط مسائل میں کسی بھی غلطی کی نشاندہی پر میں اہل علم کا ممنون ہوں گا۔

میں ان واجب الاحترام علماء کرام کا ممنون ہوں جو کتاب کی تیاری اور تکمیل میں میری معاونت فرماتے ہیں اور ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب وسنت کی دعوت، اشاعت اور توسیع میں میرے معاون اور مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ تفہیم السنہ کو، مولف، ناشر، تقسیم کنندگان، قارئین کرام اور ان کے والدین محترمین، اعزہ واقارب اور حلقہ احباب کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
19 ربیع الثانی 1424ھ
الریاض، سعودی عرب

وُجُوْبُ الْاِیْمَانِ بِالْاٰخِرَةِ

آخرت پر ایمان لانا واجب ہے

مسئلہ 1 آخرت پر ایمان لانا واجب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لاَ يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَ لاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ ، قَالَ : ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَلاَئِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ تُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے ایک شخص چٹے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا، سیاہ بالوں والا ، جس پر سفر کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے ہم میں سے کوئی اسے جانتا بھی نہیں تھا، حاضر ہوا اور اپنے زانو آپ ﷺ کے زانو سے ملا کر بیٹھ گیا، اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ لئے اور پوچھنے لگا " اے محمد ﷺ! مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے (ایمان کیا ہے؟)" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا " تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ بالا حدیث ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔ سوال کرنے والے جناب جبرائیل علیہ السلام تھے جو سوال و جواب کی صورت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین سکھانے آئے تھے۔ اس حدیث کو حدیث جبرائیل علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

***

[1] كتاب الايمان ، باب معرفة الايمان

تَقُوْمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

قیامت اچانک آئے گی

مسئلہ 2 قیامت اس طرح اچانک آئے گی کہ نہ تو کسی کو وصیت کرنے کا وقت ملے گا نہ گھر واپس جانے کی مہلت ملے گی۔

﴿ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ○ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ○ ﴾ (36:48-50)

''اور یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ قیامت کب آئے گی؟ یہ لوگ جس چیز کے انتظار میں ہیں وہ تو بس ایک دھماکہ ہے جو انہیں اس حال میں آئے گا کہ یہ لوگ (دنیاوی معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے اس وقت نہ تو یہ کچھ وصیت کر سکیں گے نہ ہی اپنے گھروں کو لوٹ سکیں گے۔'' (سورہ یٰسین، آیت نمبر 48-50)

مسئلہ 3 فرشتہ، صور منہ میں لئے اپنے کان اللہ تعالیٰ کے حکم پر لگائے ہوئے ہے، جیسے ہی حکم ہوگا فرشتہ فوراً صور پھونکنا شروع کر دے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ، وَ حَنّٰى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ ، يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ اَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخَ)) قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ : فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں چین سے کیسے رہ سکتا ہوں

❶ ابواب التفسير القرآن ، سورة الزمر (2585/3)

جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور منہ میں لئے ہوئے اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اپنے کان (اللہ تعالیٰ کے حکم پر) لگائے ہوئے ہے اور منتظر ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت ہمیں کیا کہنا چاہئے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس وقت یہ کہو ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ﴾ ''ہمارے لئے اللہ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 4 لوگ اپنے معمول کے مطابق کام کاج میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَآءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلاَنِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِیْ حَوْضِهٖ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا (اور پینے کے لئے برتن اوپر اٹھائے گا لیکن) برتن اس کے منہ تک نہیں پہنچ پائے گا کہ قیامت آجائے گی، دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے ابھی خرید و فروخت مکمل نہیں کر پائیں گے کہ قیامت آجائے گی، ایک آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا ابھی وہ واپس نہیں پلٹے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] كتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب قرب الساعة

أَعَاجِيْبُ الْمُنْكِرِيْنَ

منکرین قیامت کی خوش فہمیاں

مسئلہ 5 دوبارہ پیدا ہونا ناممکن سی بات ہے۔

﴿فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ○ أَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ○﴾ (50:2-3)

''کافر کہتے ہیں یہ (دوبارہ زندہ ہونے والی) بات تو بڑی عجیب ہے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے) یہ واپسی تو (عقل سے) بعید ہے۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 2-3)

مسئلہ 6 اگر قیامت آ ہی گئی تو ہمارے وہاں بھی مزے ہوں گے۔

﴿ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا○ وَّ مَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا○ ﴾(18:35-36)

''اور وہ (مشرک) اپنے باغ میں داخل ہوا اور اپنے آپ پر ظلم کرتے ہوئے کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہوگا اور مجھے نہیں امید کہ قیامت کبھی آئے گی اور اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو میں وہاں اس سے بھی زیادہ اچھی جگہ پاؤں گا۔'' (سورہ الکہف، آیت نمبر 35تا36)

مسئلہ 7 ہم کھاتے پیتے لوگ ہیں ہمیں اللہ عذاب نہیں کرے گا۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○﴾(34:34-35)

''کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہم زیادہ مال دار اور اولاد والے ہیں ہمیں عذاب نہیں ہو سکتا۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 34-35)

أَغَالِيطُ الْمُنْكِرِيْنَ

منکرین قیامت کی غلط فہمیاں

مسئلہ 8 منکرین قیامت دنیا کی زندگی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ دس دن یا ایک دن یا ایک گھڑی بھر کا اندازہ لگائیں گے۔

﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ○ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا○﴾ (104-102:20)

''جس روز صور پھونکا جائے گا اس روز ہم مجرموں کو اس حال میں اکٹھا کریں گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت کے مارے) پتھرائی ہوں گی اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے دنیا میں تم لوگوں نے دس دن ہی گزارے ہوں گے (اس وقت) جو باتیں وہ کریں گے ہمیں خوب معلوم ہے ان میں سے جو سب سے زیادہ بہتر رائے رکھنے والا ہوگا وہ کہے گا تم لوگ تو بس ایک دن ہی دنیا میں رہے ہو۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 102-104)

﴿وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ○﴾ (55:30)

''جس روز قیامت آئے گی تو مجرم قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم ایک گھڑی بھر سے زیادہ (دنیا میں) نہیں ٹھہرے وہ دنیا کی زندگی میں بھی اسی طرح دھوکہ کھایا کرتے تھے۔'' (سورہ الروم، آیت نمبر 55)

وضاحت : دنیا کی زندگی میں دھوکہ آخرت کے بارے میں یہ تھا کہ آخرت وغیرہ کچھ نہیں۔

✪✪✪

اَلْإِسْتِهْزَاءُ بِوُقُوْعِ الْقِيَامَةِ

قیامت کا تمسخر اور استہزاء

مَسئلہ 9 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے والی بات عقل میں آنے والی بات ہی نہیں۔

﴿ أَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ نِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ ﴾ (23:35-38)

”کیا یہ شخص (محمد ﷺ) تمہیں کہتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو (دوبارہ) اٹھائے جاؤ گے یہ بات تو عقل سے بہت دور ہے بہت ہی دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے زندگی تو بس یہی دنیا کی زندگی ہے جس میں ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم دوبارہ کبھی نہیں اٹھائے جائیں گے اس آدمی (یعنی محمد ﷺ) نے تو اللہ پر جھوٹ باندھا ہے لہٰذا ہم اس کی بات ہرگز نہیں مانیں گے۔“ (سورہ المومنون، آیت نمبر 35-38)

مَسئلہ 10 مرنے کے بعد اگر ہم واقعی دوبارہ زندہ ہو گئے تو یہ جادو کا کھیل ہی ہوگا۔

﴿ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ﴾ (7:11)

”(اے محمد ﷺ) اگر آپ انہیں کہیں کہ تم لوگ موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہیں گے یہ تو صریح جادو ہے۔“ (سورہ ہود، آیت نمبر 7)

﴿ وَ قَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۞﴾ (17-15:37)

”کافر کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے بھلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا پھر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے آباؤاجداد بھی؟۔“ (سورہ الصافات، آیت نمبر 15-17)

مسئلہ 11 دوبارہ زندہ ہونا تو بڑا گھاٹے کا سودا ہوگا۔

﴿یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ۞ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۞ قَالُوْا تِلْکَ اِذًا کَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۞﴾ (12-10:79)

”کافر کہتے ہیں کہ ہم پہلے والی حالت میں لوٹائے جائیں گے کیا اس وقت جب ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے کہتے ہیں یہ تو بڑے گھاٹے کا سودا ہوگا۔“ (سورہ النازعات، آیت نمبر 10-12)

مسئلہ 12 اگر دوبارہ زندہ ہونے کی بات سچی ہے تو پھر ہزاروں برس پہلے فوت ہونے والے ہمارے آباؤاجداد زندہ کیوں نہیں ہوتے؟

﴿اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ۞ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰی وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِیْنَ ۞ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۞﴾ (36-34:44)

”کافر کہتے ہیں کہ ہماری اس موت کے سوا کچھ نہیں اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائیں جائیں گے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ذرا ہمارے آباؤاجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ۔“ (سورہ الدخان، آیت نمبر 34-36)

مسئلہ 13 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی باتیں تو پاگلوں کی باتیں ہیں۔

﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّکُمْ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّکُمْ لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۞ اَفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ۞﴾ (8-7:34)

”اور کافر (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کیا ہم تمہیں ایسے آدمی کے بارے میں نہ بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو از سر نو پیدا کئے جاؤ گے یہ آدمی اللہ پر جھوٹ باندھتا

ہے یا اسے جنون ہے (اصل بات یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں اور گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 7-8)

مسئلہ 14 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی باتیں تو محض خیالی جنت میں بسنے والوں کی باتیں ہیں۔

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ﴾ (34-32:45)

''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم لوگ کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہم تو اسے محض ایک خیالی چیز ہی سمجھتے ہیں اور خیالی چیزوں پر ہم لوگ یقین کرنے والے نہیں (قیامت کے روز) ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہونے لگیں گی اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے اسی کے پھیر میں وہ آجائیں گے اس روز انہیں کہا جائے گا آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح تم نے اس روز کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اب تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارے لئے کوئی مددگار نہیں۔'' (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 32-34)

بَرَاهِيْنُ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دلائل

مسئلہ 15 جس طرح اللہ تعالیٰ بارش نازل فرما کر مردہ زمین (بنجر) کو زندہ (زرخیز) کر دیتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

﴿ وَ اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ ﴾ (35:9)

وہ اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم ان بادلوں کو مردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور (بارش برسا کر) مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں۔ انسانوں کا (قبروں سے) جی اٹھنا بھی ایسے ہی ہوگا۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 9)

مسئلہ 16 انسان کو پہلی مرتبہ مٹی سے پیدا کرنے والا، اس کے بعد نطفہ سے خون کا لوتھڑا بنانے والا، لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی اور گوشت کی بوٹی سے بچہ بنانے والا، بچے کو جوان کرنے والا اور جوان کو بوڑھا کرنے والا اللہ ہی انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ

الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○﴾(6-5:22)

''اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے میں کوئی شک ہے تو (غور کرو) ہم نے تمہیں (یعنی تمہارے باپ آدم کو) مٹی سے پیدا کیا پھر (آدم کے بعد) نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی تا کہ ہم تم پر (اپنی قدرت واضح کر دیں پھر ہم جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں خاص وقت تک (عموماً 9 ماہ) رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں (پھر تمہاری پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر تم میں سے کسی کو (بڑھاپے سے) پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تا کہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانے اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک ہوتی ہے جیسے ہی ہم اس پر بارش برساتے ہیں وہ حرکت میں آتی ہے پھول جاتی ہے اور ہر طرح کی پررونق نباتات اگانا شروع کر دیتی ہے یہ سب اس لئے (ممکن) ہوتا ہے کہ اللہ ہی حق ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورہ الحج، آیت نمبر 5-6)

مسئلہ 17 زمین و آسمان کو پیدا کرنے والی ذات انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ یُّحْیِ َ الْمَوْتٰى ط بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○﴾(33:46)

''کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے اور اس کے باوجود تھکا نہیں وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے؟ کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورہ الاحقاف، آیت نمبر 33)

مسئلہ 18 انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی چند قرآنی مثالیں۔

① ﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۞ ﴾(260:2)

''ایک دفعہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی اے میرے رب! مجھے یہ دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا ''ابراہیم! کیا تو ایمان نہیں لایا؟'' حضرت ابراہیم نے عرض کیا ''ایمان تو لایا ہوں بس دل کے اطمینان کے لئے کہہ رہا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا اچھا چار پرندے لو اور اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر (ان کے ٹکرے ٹکڑے کر کے) ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو اور انہیں آواز دو، وہ تیری طرف دوڑتے چلے آئیں گے اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ ہر کام پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 260)

② ﴿ اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۞ ﴾(259:2)

''(مرنے کے بعد لوگ اسی طرح دوبارہ زندہ ہوں گے) جس طرح ایک شخص کا گزر ایک بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی اور اس شخص نے کہا اللہ اس بستی کو مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا اللہ نے اس شخص کی روح قبض کرلی اور وہ سو برس تک مردہ پڑا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ زندگی بخشی اور اس سے پوچھا بتاؤ کتنی مدت پڑے رہے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا بس ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا نہیں! بلکہ تم سو برس تک پڑے رہے ہو۔ اب ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو جو بالکل باسی نہیں ہوئیں اور پھر ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جس کا گوشت پوست اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں) یہ ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ تمہیں لوگوں کے لئے (دوبارہ زندہ ہونے کی) ایک نشانی بنادیں اور ہاں اب ذرا دیکھو (گدھے کے) ہڈیوں کے اس پنجر کی طرف کہ

ہم اسے کیسے اٹھاتے ہیں اور پھر گوشت چڑھاتے ہیں جب اس شخص پر یہ ساری باتیں کھل گئیں تو کہنے لگا "یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (سورہ البقرہ، آیت نمبر 259)

وضاحت : جس شخص کی مثال دی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت عزیر علیہ السلام تھے۔ واللہ اعلم بالصواب!

③ ﴿ وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى لا وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ﴾(2:72-73)

"جب تم (یعنی بنی اسرائیل) نے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا اور قتل کا الزام ایک دوسرے پر لگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو اللہ اسے کھول دے گا چنانچہ ہم نے حکم دیا کہ (ذبح شدہ گائے کی لاش کے) ایک ٹکڑے کو مقتول کی لاش کے ایک حصہ سے ضرب لگاؤ (جس سے مقتول زندہ ہو گیا اور قاتل کا نام بتا دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ تمہیں اس لئے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم لوگ عقل سے کام لو۔" (سورہ البقرہ، آیت نمبر 72-73)

④ ﴿ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾(2:55-56)

"اور یاد کرو جب تم (بنی اسرائیل) نے موسیٰ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو (تم سے کلام کرتے ہوئے) اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے (یعنی اچانک) بجلی کی کڑک نے تمہیں آ لیا (جس سے تم مر گئے) پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔" (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 55 تا 56)

وضاحت : مصر سے نجات پانے کے بعد جب بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے شرعی احکام دینے کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو چالیس راتوں کے لئے کوہ طور پر طلب فرمایا اور اپنے ساتھ قوم کے ستر نمائندے لانے کا حکم بھی دیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو کتاب (لکھی لکھائی) عطا کر دی گئی تو آپ نے وہ کتاب قوم کے نمائندوں کے سامنے پیش کی جس پر ان میں سے بعض شر پسند افراد نے یہ بات کہی کہ جب تک ہم تمہیں اللہ تعالیٰ سے کھلم کھلا کلام کرتے نہ دیکھ لیں اس وقت تک ہم کیسے یقین کر لیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے تم سے کلام کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا وہ ستر کے ستر بندے بجلی کی کڑک سے مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ فرما دیا۔

***

أَلشُّبُهَاتُ حَوْلَ الْقِيَامَةِ وَالرَّدُّ عَلَيْهَا

قیامت پر اعتراضات اور ان کے جوابات

مسئلہ 19 اعتراض : جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا؟

جواب : وہ ذات جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا وہی ذات دوبارہ پیدا فرمائے گی۔

﴿وَ قَالُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ج فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ط قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ج فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ط قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ○﴾
(49-51:17)

”کافر کہتے ہیں جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور مٹی ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ (اے محمدﷺ) ان سے کہو تم پتھر یا لوہا بن جاؤ بلکہ اس سے بھی سخت تر کوئی چیز جو تمہارے دلوں میں ہے بن جاؤ (پھر بھی تم زندہ ہو کر رہو گے) پھر (دوسرا سوال) یہ پوچھیں گے ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا کون؟ آپ کہیں وہی ذات جس نے پہلی بار تمہیں پیدا کیا پھر سر ہلا ہلا کر (تیسرا سوال) یہ پوچھیں گے اچھا تو یہ ہوگا کب؟ آپ جواب دیں ممکن ہے وہ وقت قریب ہی آ گیا ہو۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 49-51)

مسئلہ 20 اعتراض : مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ کیسے زندہ کیا جائے گا؟

جواب : عدم وجود سے انسان کو وجود میں لانے والی ذات اسے

دوبارہ پیدا کرے گی۔

﴿ وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَ اِذَامَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ○اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْئًا○﴾ (19:66-67)

''انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو کیا پھر (زندہ کر کے زمین سے) نکالا جاؤں گا ؟ کیا انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اسے اس سے پہلے اس حال میں پیدا کیا کہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 66-67)

مسئلہ 21 اعتراض : مرنے والوں کو اللہ ہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

جواب: دوبارہ زندہ کرنے کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے جسے پورا کرنا اللہ کے ذمہ ہے۔

﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○﴾(16:38)

''کافر اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں جو مرجاتا ہے اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا کیوں نہیں اٹھائے گا یہ تو ایسا وعدہ ہے جسے پورا کرنا اللہ کے ذمہ ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔'' (سورہ النحل، آیت نمبر 38)

أَلزَّجْرُ وَالتَّوْبِيْخُ عَلَى شُبُهَاتِ الْمُنْكِرِيْنَ

قیامت پر اعتراضات کے بعض طنزیہ جوابات

مسئلہ 22 قیامت اس روز آئے گی جس روز ''ہز ایکسی لینسی'' فرمائیں گے ''ہائے آج کہاں بھاگ کے جاؤں۔''

﴿ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ○ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ○ ﴾ (75:6-12)

''انسان پوچھتا ہے قیامت کا روز (آخر) کب آئے گا؟ (انہیں بتاؤ) جس روز دیدے پتھرا جائیں گے سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے جس روز انسان کہے گا ''کہاں بھاگ کے جاؤں؟'' اس روز ہرگز کوئی جائے پناہ نہ ملے گی اس روز تو بس تیرے رب کے حضور ہی جا ٹھہرنا ہوگا۔'' (سورہ القیامہ، آیت نمبر 6-12)

مسئلہ 23 قیامت اس روز آئے گی جس روز آنجناب کی میزبانی تھور کی ڈش اور کھولتے پانی کے مشروب سے کی جائے گی۔

﴿ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لا اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ○ لَمَجْمُوْعُوْنَ لا اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ○ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ○ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ○ ﴾ (56:47-56)

''اور کافر لوگ کہتے تھے جب ہم مرجائیں گے مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے کیا اس وقت دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے آباؤ اجداد بھی؟ اے محمدؐ! کہو بے شک اگلے اور پچھلے سب کے سب ایک مقررہ دن میں اکٹھے کئے جائیں گے پھر اے گمراہو اور (قیامت کو) جھٹلانے والو تمہیں تھور کا درخت کھانا ہوگا اس سے اپنے پیٹ بھرو گے اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیو گے قیامت کے روز یہ ہوگی ان کی مہمانی۔'' (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 47-56)

مسئلہ 24 قیامت اس روز آئے گی جس روز ''ہز ہائی نس'' اپنی منہ مانگی قیام گاہ جہنم میں تشریف لائیں گے۔

﴿یَسْـئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ○ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ○ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ط هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○﴾ (14-12:51)

''کافر پوچھتے ہیں قیامت کب آئے گی؟ (وہ اس روز آئے گی) جس روز وہ آگ پر تپائے جائیں گے (اور انہیں کہا جائے گا) اپنے فتنوں کا مزہ چکھو یہی ہے وہ عذاب جس کے لئے تم جلدی مچاتے تھے۔'' (سورہ الذاریات، آیت نمبر 12-14)

مسئلہ 25 قیامت اس روز آئے گی جس روز اپنے کرتوتوں کا انجام دیکھتے ہی آنجناب کا خوبصورت چہرہ بگڑ جائے گا۔

﴿وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ص وَ اِنَّمَآ اَنَـا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ فَلَمَّـا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـئَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○﴾ (27-25:67)

''اور وہ پوچھتے ہیں اگر تم (مسلمان) سچے ہو تو بتاؤ قیامت کب آئے گی؟ اے محمدؐ! کہہ دیجئے، اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور یہ بتا سکتا ہوں) جب کافر لوگ اسے قریب سے دیکھ لیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا یہی ہے وہ چیز جسے تم (بار

بار) طلب کیا کرتے تھے۔'' (سورہ الملک، آیت نمبر 27-25)

مسئلہ 26 قیامت اس روز آئے گی جس روز ''عزت مآب'' کا نرم و نازک چہرہ آگ پر بھونا جائے گا، پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں گے اور مزاج پرسی کے لئے کوئی نوکر چاکر بھی موجود نہیں ہوں گے۔

﴿وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لاَ يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لاَ عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لاَ هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○﴾ (39-38:21)

''وہ پوچھتے ہیں اگر تم واقعی سچے ہو تو بتاؤ قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا کاش کافر لوگ اس وقت کا شعور رکھتے جب وہ نہ تو اپنے چہرے آگ سے بچا سکیں گے نہ ہی اپنی پیٹھیں (مار سے) بچا سکیں گے اور نہ ہی مدد کئے جائیں گے۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 39-38)

مسئلہ 27 قیامت اس روز آئے گی جس روز ''ہز میجسٹی'' کو رسوا کیا جائے گا اور آنجناب اپنی ہلاکت کو یاد فرمائیں گے۔

﴿ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○﴾ (20-16:37)

''کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے؟ آپ کہیں ہاں تم (اٹھائے بھی جاؤ گے اور) اس روز رسوا بھی ہو گے۔ (مردوں کو اٹھانے کا عمل تو) بس ایک ڈانٹ ہوگی کہ اچانک سب کے سب (اٹھ کر) اپنی آنکھوں سے (وہ سارا منظر) دیکھ رہے ہوں گے (جس کا اب تک انکار کرتے رہے) اس وقت یہ کہیں گے ہائے ہماری ہلاکت، یہ تو بدلے کا دن معلوم ہوتا ہے۔'' (سورہ الصافات، آیت نمبر 20-16)

مسئلہ 28 قیامت اس روز آئے گی جس روز ''جہاں پناہ'' کو دھکے مار مار کر جہنم

میں پھینکا جائے گا۔

﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۞ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۞ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۞ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۞ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْلَا تَصْبِرُوْا ج سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞﴾ (52:12-16)

''جو لوگ (قیامت کے بارے میں) کج بحثی میں پڑ کر کھیل تماشا کر رہے ہیں (انہیں معلوم ہونا چاہئے قیامت اس روز آئے گی) جس روز انہیں دھکے مار مار کر جہنم کی آگ کی طرف لے جایا جائے گا اس روز انہیں کہا جائے گا یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں کچھ نظر نہیں آتا؟ داخل ہو جاؤ اس میں، اب صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسا تم عمل کرتے رہے ہو۔'' (سورہ الطور، آیت نمبر 12-16)

مسئلہ 29 قیامت اس روز آئے گی جس روز حضور پہلی ڈانٹ پر ہی کان دبائے حاضر ہو جائیں گے۔

﴿يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۞ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۞ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۞ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۞ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۞﴾ (79:10-14)

''یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم واقعی پہلی حالت (یعنی زندگی) میں لوٹائے جائیں گے؟ کیا (اس وقت) جب ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟ کہتے ہیں یہ واپسی تو بڑی گھاٹے کی بات ہوگی حالانکہ بس ایک ڈانٹ پڑے گی اور سب کے سب کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔'' (سورہ النازعات، آیت نمبر 10-14)

***

اَھْــوَالُ الْقِیَــامَۃِ

قیامت کی ہولنا کیاں

مَسْئلہ 30 قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا

﴿فَکَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ کَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۝ نِ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِہٖ ط کَانَ وَعْدُہٗ مَفْعُوْلًا ۝﴾ (73:17-18)

''اگر تم نے (رسول کا) انکار کیا تو اس دن کی سختی سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے جس کی ہولنا کی سے آسمان پھٹ جائے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔'' (سورہ المزمل، آیت نمبر 17-18)

مَسْئلہ 31 لوگوں کے دل پلٹ جائیں گے۔

﴿رِجَالٌ لا لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ص یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝﴾ (24:37)

''ہدایت یافتہ لوگ وہ ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے، اقامت صلاۃ سے اور اداء زکاۃ سے غافل نہیں کرتی اور وہ اس دن سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اُلٹے جائیں گے اور دیدے پتھرا جائیں گے۔'' (سورہ النور، آیت نمبر 37)

مَسْئلہ 32 آنکھیں پھٹ جائیں گی۔

﴿وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَۃٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝﴾ (21:97)

''جب سچا وعدہ پورا ہونے کا وقت آپہنچے گا تو کافروں کی آنکھیں یکا یک پھٹ جائیں گی اور وہ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی، ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ خطا کار تھے۔''

(سورہ الانبیاء، آیت نمبر 97)

مسئلہ 33 کلیجے منہ کو آ جائیں گے۔

﴿وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۵ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ط وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○﴾(20-18:40)

''اے پیغمبر! ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جو قریب ہی آ لگا ہے جس دن کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے لوگ غم سے بھرے ہوں گے اور ظالموں کے لئے کوئی جگری دوست اور کوئی سفارشی نہ ہوگا جس کی سفارش سنی جائے۔'' (سورہ المؤمن، آیت نمبر 18-20)

مسئلہ 34 دل کانپ رہے ہوں گے۔

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○﴾(9-6:79)

''جس روز کانپنے والی (یعنی زمین) کانپنے لگے گی اور اس کے بعد ایک زبردست جھٹکا پڑے گا اس روز دل کانپ رہے ہوں گے اور آنکھیں سہمی ہوئی ہوں گی۔'' (سورہ النازعات، آیت نمبر 6-9)

مسئلہ 35 آنکھیں خوفزدہ ہوں گی۔

﴿يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ط يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○﴾(8-6:54)

''جس روز پکارنے والا ایک غیر متوقع چیز کے لئے پکارے گا اس روز لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے منکرین (قیامت) کہیں گے یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔'' (سورہ القمر، آیت نمبر 6-8)

مسئلہ 36 لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

﴿ وَ تَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰی اِلٰی كِتٰبِهَا ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○﴾ (28:45)

''اس روز تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا اپنا نامہ اعمال دیکھے آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 28)

مسئلہ 37 وہ ہلاکت اور بربادی کا دن ہوگا۔

﴿هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○﴾ (37-35:77)

''یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے نہ انہیں معذرت کرنے کی اجازت دی جائے گی اس روز (قیامت کو) جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔'' (سورہ المرسلات، آیت نمبر 35-37)

مسئلہ 38 وہ دن بڑا سخت ہوگا۔

﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ○ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ○ عَلَی الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ○﴾ (10-8:74)

''جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی وہ روز بڑا ہی سخت ہوگا کافروں کے لئے ہلکا نہیں ہوگا۔''
(سورہ المدثر، آیت نمبر 8-10)

مسئلہ 39 اس روز کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔

﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ○﴾ (47:42)

''لوگو، اپنے رب کی بات مان لو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس سے بچنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں اس روز تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی اور نہ ہی اس روز تمہارے لئے اپنے کرتوتوں سے انکار کرنا ممکن ہوگا۔'' (سورہ الشوریٰ، آیت نمبر 47)

﴿ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○﴾(75:10-11)

”اس روز انسان کہے گا آج کہاں بھاگ کے جاؤں؟ ہرگز نہیں بھاگ سکے گا نہ ہی اسے کوئی جائے پناہ ملے گی۔“(سورہ قیامہ، آیت نمبر 10-11)

مسئلہ 40 اس روز کوئی چالاکی، ہوشیاری، چرب زبانی اور مکروفریب کام نہیں آئے گا۔

﴿ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○﴾(52:46)

”اس روز لوگوں کی کوئی چال ان کے کام نہ آئے گی نہ ہی وہ کہیں سے مدد دیئے جائیں گے۔“ (سورہ الطور، آیت نمبر 46)

مسئلہ 41 حکومت، اعلیٰ عہدے اور اونچے مناصب بھی کام نہیں آئیں گے۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۵ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ○﴾ (69:25-29)

”جس شخص کو اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا ہائے افسوس! میں نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے کاش میری (دنیا کی) موت ہی فیصلہ کن ہوتی آج میرا مال میرے کسی کام نہیں آ رہا اور میری ساری سلطنت بھی چھن گئی ہے۔“(سورہ الحاقہ، آیت نمبر 25-29)

مسئلہ 42 اس روز بیوی، بچے، جگری دوست اور مال ودولت کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔

﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ○ ﴾(2:48)

”اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی دوسرے کے کام نہیں آئے گا نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول کی جائے گی نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔“(سورہ البقرہ، آیت نمبر 48)

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ○ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ

بَنِیْہِ ○ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ ○ ﴾(80:33-37)

''جب کانوں کو بہرہ کردینے والی آواز آئے گی تو اس روز آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اپنی ماں اور اپنے باپ سے دور بھاگے گا اپنی بیوی اور اولاد سے بھی دور بھاگے گا اس روز ہر شخص کی ایسی (پریشان کن) حالت ہوگی کہ اسے (دوسروں) کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔'' (سورہ عبس، آیت نمبر 33-37)

﴿ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ ﴾(26:88-89)

''اس روز مال فائدہ دے گا نہ اولاد سوائے اس کے جو اطاعت گزار دل لے کر آئے (وہ اس کے کام آئے گا)۔'' (سورہ شعراء، آیت نمبر 88-89)

مسئلہ 43 عزیز ترین دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ○ ﴾(43:67)

''اس روز متقی لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب سارے (دنیا کے) دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔'' (سورہ الزخرف، آیت نمبر 67)

مسئلہ 44 اس روز انسان اپنے محبوب ترین رشتہ داروں کو جہنم میں ڈال کر خود بچنے کی خواہش کرے گا۔

﴿ یَوْمَ تَکُوْنُ السَّمَآءُ کَالْمُھْلِ ○ وَ تَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ ○ وَ لَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ○ یُّبَصَّرُوْنَھُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْہِ ○ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیْہِ ○ وَ فَصِیْلَتِہِ الَّتِیْ تُئْوِیْہِ ○ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لا ثُمَّ یُنْجِیْہِ ○ کَلَّا ط اِنَّھَا لَظٰی ○ نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی ○ ﴾(70:8-16)

''اس روز آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگ روئی کی طرح ہو جائیں گے کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو نہ پوچھے گا (حالانکہ) وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس روز کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے

خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور اسے نجات مل جائے (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ تو بھڑکتی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست چاٹ جائے گی۔'' (سورہ المعارج، آیت نمبر 8-16)

مسئلہ 45 قیامت بڑی دہشت ناک اور تلخ چیز ہوگی۔

﴿ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ○ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ○ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ط ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○﴾ (54:46-48)

''ان کی پکڑ کا وعدہ تو قیامت کا ہے جو بڑی دہشت ناک اور تلخ گھڑی ہوگی بے شک (آج یہ) مجرم لوگ بھول میں ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا اب چکھو جہنم کی آگ کا مزا۔'' (سورہ القمر، آیت نمبر 46-48)

مسئلہ 46 قیامت کے مضامین پر مشتمل سورتوں نے رسول اکرم ﷺ کو بوڑھا کردیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاَتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو بوڑھے ہوگئے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے بوڑھا کردیا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 47 قیامت کا ہول بچوں کو بوڑھا کردے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگ مدہوش نظر آئیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ :

❶ ابواب التفسير القرآن ، باب سورة الواقعة

لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ ، قَالَ : یَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ ، قَالَ وَ مَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ ، قَالَ : فَذَالِکَ حِیْنَ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ ﴿ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَ مَا هُمْ بِسُکَارٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ﴾ قَالَ : فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ)) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَیُّنَا ذَاکَ الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ ((اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ اَلْفًا وَ مِنْکُمْ رَجُلٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمائے گا)''اے آدم!'' حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''اے اللہ میں حاضر ہوں، تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔'' تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''(مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو۔'' حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے ''آگ کی جماعت کتنی ہے؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہزار میں سے نوسوننانوے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے)'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! پھر ہم میں سے کون سا (خوش نصیب) آدمی ہوگا جو جنت میں جا سکے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مطمئن رہو یاجوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ یاجوج ماجوج) میں سے نوسوننانوے آدمی اور تم میں سے ایک آدمی کے ساتھ ایک ہزار کی گنتی پوری ہو جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

○★○★○

---

[1] کتاب الایمان ، باب بیان کون هذا الامة نصف اهل الجنة

أَلْقِيَامَةُ وَالْاَجْرَامُ السَّمَاوِيَّةُ
قیامت اور اجرام فلکی

(ا) أَلسَّمَآءُ ...... آسمان

مسئلہ 48 آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح کا ہو جائے گا۔

﴿فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝﴾ (37:55)

''پس جب آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔'' (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 37)

مسئلہ 49 آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔

﴿وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝﴾ (16:69)

''اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔'' (سورہ الحاقہ، آیت نمبر 16)

مسئلہ 50 آسمان پگھلے ہوئے سونے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝﴾ (8:70)

''اس روز آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (سرخ) ہو جائے گا۔'' (سورہ المعارج، آیت نمبر 8)

مسئلہ 51 آسمان بری طرح ڈگمگانے اور لرزنے لگے گا۔

﴿يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝﴾ (9:52)

''اس روز آسمان بری طرح ڈگمگائے گا۔'' (سورہ الطور، آیت نمبر 9)

(ب) أَلشَّمْسُ ...... سورج

مسئلہ 52 سورج بے نور ہو جائے گا۔

﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○﴾ (1:81)

"(قیامت کے روز) سورج لپیٹ دیا جائے گا۔" (سورہ التکویر، آیت نمبر 1)

✹○✹○✹

(ج) اَلْقَمَرُ......چاند

مسئلہ 53 چاند بے نور ہو جائے گا۔

﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○﴾ (8:75)

"اور چاند بے نور ہو جائے گا۔" (سورہ القیامہ، آیت نمبر 8)

مسئلہ 54 سورج اور چاند دونوں بے نور کر کے اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

﴿وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○﴾ (9:75)

"سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔" (سورہ القیامہ، آیت نمبر 9)

(د) اَلنُّجُوْمُ......ستارے

مسئلہ 55 ستارے بے نور ہو جائیں گے۔

﴿ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ○﴾ (8:77)

"پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔" (سورہ المرسلات، آیت نمبر 8)

﴿ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ○﴾ (2:81)

"اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔" (سورہ التکویر، آیت نمبر 2)

مسئلہ 56 ستارے بکھر جائیں گے۔

﴿وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ○﴾ (2:82)

"اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔" (سورہ الانفطار، آیت نمبر 2)

✹○✹○✹

اَلْقِیَامَةُ وَالْأَجْرَامُ الْاَرْضِیَّةُ

قیامت اور اجرام ارضی

(ا) اَلْاَرْضُ ......زمین

مَسئلہ 57 زمین بری طرح ہچکولے کھانے لگے گی۔

﴿ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ○﴾ (4:56)

''جب زمین بری طرح ہلا ڈالی جائے گی۔'' (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 4)

مَسئلہ 58 زمین اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کانپنے لگے گی۔

﴿ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ کَانَتِ الْجِبَالُ کَثِیْبًا مَّهِیْلًا ○﴾(14:73)

''اس روز زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ذرے بن کر بکھر جائیں گے۔'' (سورہ المزمل، آیت نمبر 14)

مَسئلہ 59 زمین اپنے خزانے باہر نکال پھینکے گی۔

﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا○﴾(2-1:99)

''جب زمین بری طرح ہلا ڈالی جائے گی اور وہ اپنے سارے بوجھ (مردے اور دیگر اشیاء) باہر نکال پھینکے گی۔ (سورہ الزلزال، آیت نمبر 1-2)

مَسئلہ 60 زمین کو ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

﴿ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّةً وَّاحِدَةً ○﴾(14-13:69)

''جب ایک دفعہ صور پھونکا جائے گا تو زمین اور پہاڑوں کو ایک ہی چوٹ سے ریزہ ریزہ کردیا جائے گا۔'' (سورہ الحاقہ، آیت نمبر 13-14)

مسئلہ 61 زمین کھینچ کر اس طرح پھیلا دی جائے گی کہ صاف چٹیل میدان بن جائے گی۔

﴿ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○﴾(3:84)

''اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔'' (سورہ الانشقاق، آیت نمبر 3)

﴿ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَآ اَمْتًا ○﴾(20:106-107)

''اللہ تعالیٰ زمین کو ایک چٹیل میدان بنادے گا جس میں تم کوئی اونچ نیچ نہیں دیکھو گے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 106-107)

﴿ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ○﴾(8:18)

''اس زمین کے اوپر جو کچھ (نباتات) ہے اسے ہم صاف کر کے ہموار میدان بنادیں گے۔'' (سورہ الکہف، آیت نمبر 8)

(ب) اَلْجِبَالُ ...... پہاڑ

مسئلہ 62 پہاڑ بادلوں کی طرح اُڑنے لگیں گے۔

﴿وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ط صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ط اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ○ ﴾ (88:27)

''آج تو دیکھتا اور سمجھتا ہے کہ پہاڑ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس روز یہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہوگا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 88)

مسئلہ 63 پہاڑ ریت کے ذروں کی طرح بکھر جائیں گے۔

﴿وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝﴾ (20:78)

''اور پہاڑ چلائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ ریت کے ذرات بن جائیں گے۔'' (سورہ النباء، آیت نمبر 20)

مسئلہ 64 پہاڑ مٹی کی دھول کی طرح اڑتے نظر آئیں گے۔

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝﴾ (105:20)

''لوگ تم سے پوچھتے ہیں آخر اس روز یہ (بڑے بڑے) پہاڑ کہاں جائیں گے؟ کہو میرا رب انہیں دھول بنا کر اڑا دے گا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 105)

مسئلہ 65 پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔

﴿وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ۝﴾ (6-5:56)

''اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے کہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔'' (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 5-6)

مسئلہ 66 پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح اڑتے پھر رہے ہوں گے۔

﴿وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝﴾ (5:101)

''اور پہاڑ رنگ برنگ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔'' (سورہ القارعہ، آیت نمبر 5)

(ج) اَلْبِحَارُ ...... سمندر

مسئلہ 67 دریاؤں اور سمندروں کا پانی آگ سے بھڑک اٹھے گا۔

﴿وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝﴾ (6:81)

''اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔'' (سورہ التکویر، آیت نمبر 6)

﴿وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝﴾ (3:82)

''اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔'' (سورہ الانفطار، آیت نمبر 3)

* * *

اَلصُّــــــــوْرُ

صور کا بیان

مسئلہ 68 قیامت کی ابتداء نفخ صور سے ہوگی۔

﴿ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ط ذٰلِکَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ○﴾ (50:20)

''جب صور پھونکا جائے گا وہی دن عذاب کا ہوگا۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 20)

مسئلہ 69 صور کی شکل کسی جانور کے سینگ کی طرح ہوگی جس میں پھونک ماری جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! مَا الصُّوْرُ ؟ قَالَ ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ .)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دیہاتی نے سوال کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! صور کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 صور پھونکنے کے وقت ''صاحب صور'' کی دائیں طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں طرف حضرت میکائیل علیہ السلام۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَ قَالَ ((عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَ عَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ)) رَوَاهُ رَزِيْنٌ❷

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صاحب صور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''(جب وہ صور پھونکیں گے تو) ان کے دائیں طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف حضرت

❶ ابواب التفسير القرآن ، سورة الزمر (2586/3)

❷ مشكوة المصابيح للالبانى ، كتاب احوال القيامة ، باب النفخ فى الصور ، الفصل الثالث

میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔'' اسے رزین نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کہا جاتا ہے کہ صور پھونکنے والے فرشتہ کا نام ''اسرافیل'' ہے۔

مسئلہ 71 صور کی آواز اس قدر شدید ہوگی کہ جیسے جیسے لوگ سنتے جائیں گے ہلاک ہوتے جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلاَ يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلاَّ اَصْغٰى لِيْتًا وَّ رَفَعَ لِيْتًا قَالَ اَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَ يَصْعَقُ النَّاسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''صور پھونکا جائے گا اور جو جو سنے گا اپنی گردن ایک طرف جھکا لے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا وہ آدمی ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو درست کر رہا ہوگا وہ آواز سنتے ہی گر پڑے گا اور لوگ بھی (جیسے جیسے آواز سنیں گے) گرتے جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72 صور کی آواز سننے والوں کو رسول اکرم ﷺ نے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 73 حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنی پیدائش کے وقت سے لے کر اب تک صور اپنے منہ پر رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں ہیں جیسے ہی حکم ہوگا ویسے ہی صور پھونک دیں گے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((صَاحِبُ الصُّوْرِ وَاضِعُ الصُّوْرَ عَلٰى فِيْهِ مُنْذُ خُلِقَ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ اَنْ يُنْفُخَ فِيْهِ فَيَنْفُخَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ❷ (صحیح)

---

❶ کتاب الفتن واشراط الساعة، باب ذکر الدجال

❷ صحیح الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الثالث رقم الحدیث 3646

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”صاحب صور جب سے پیدا ہوئے ہیں صور اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے اور وہ صور پھونکیں۔“ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74 صور جمعہ کے روز پھونکا جائے گا۔

مسئلہ 75 جمعہ کے روز تمام مقرب فرشتے، زمین، آسمان، ہوا، پہاڑ اور دریا خوفزدہ رہتے ہیں کہیں آج صور نہ پھونک دیا جائے۔

عَنْ أَبِی لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْأَیَّامِ وَ اَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ هُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ یَوْمِ الْأَضْحٰی وَ یَوْمِ الْفِطْرِ فِیْهِ خَمْسُ خِلاَلٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ فِیْهِ آدَمَ وَ اهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ آدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَ فِیْهِ تُوَفَّی اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِیْهِ سَاعَةٌ لاَ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْأَلْ حَرَامًا وَ فِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلاَ سَمَاءٍ وَلاَ اَرْضٍ وَ لاَ رِیَاحٍ وَ لاَ جِبَالٍ وَ لاَ بَحْرٍ اِلَّا وَهُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جمعہ سارے دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دنوں سے بھی زیادہ افضل ہے اس دن کی پانچ خاص باتیں یہ ہیں ① اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے ② اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا ③ اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی ④ اس روز ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں جب تک بندہ حرام کام کا سوال نہ کرے ⑤ جمعہ کے روز قیامت قائم ہوگی لہٰذا تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا جمعہ کے دن ڈرتے رہتے ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

***

❶ ابواب اقامة الصلاة ، باب فی فضل الجمعة (888/1)

كَمْ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ؟

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا؟

مسئلہ 76 صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا پہلے صور کے بعد ساری مخلوق مر جائے گی اور دوسرے صور کے بعد زندہ ہو جائے گی۔

﴿ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝﴾ (68:39)

''جب صور پھونکا جائے گا زمین و آسمان کی ساری مخلوق ہلاک ہو کر گر پڑے گی سوائے اس کے جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اچانک اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 68)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلاَ يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَ رَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَ اَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَ يَصْعَقُ النَّاسَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پھر صور پھونکا جائے گا جو جو اس کی آواز سنے گا اپنی گردن ایک طرف جھکا دے گا اور دوسری طرف سے اونچی کر دے گا (یعنی گر پڑے گا) سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہو گا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور پھر دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو کہ شبنم کا کام

❶ کتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ذکر الدجال

دے گی اس سے لوگوں کے بدن تیار ہو جائیں گے پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوراً اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 دو مرتبہ صور پھونکنے کی درمیانی مدت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)) قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ! اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا ؟ قَالَ : اَبَيْتُ ، قَالُوْا : اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ : اَبَيْتُ ، قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ، قَالَ : اَبَيْتُ، ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ ، قَالَ وَ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَ هُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی'' لوگوں نے کہا ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نہیں جانتا۔'' لوگوں نے پھر پوچھا ''کیا چالیس ماہ کی مدت ہوگی؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نہیں جانتا۔'' لوگوں نے پھر پوچھا ''کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں جانتا۔'' (اتنی مدت گزرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اس طرح (زمین سے) اُگ پڑیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ انسان کے جسم میں سے ایک ہڈی کے علاوہ باقی سارا جسم ختم ہو جاتا ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا کئے جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بعض اہل علم نے دو مرتبہ صور پھونکنے کے بجائے تین مرتبہ صور پھونکنے کا ذکر کیا ہے۔ پہلا نفخہ فزع، دوسرا نفخہ موت اور تیسرا نفخہ بعث......لیکن قرآن و حدیث سے وضاحت کے ساتھ دو نفخ ہی ثابت ہوتے ہیں۔ بلا شبہ نفخ فزع کا قرآن مجید میں ذکر تو آتا ہے لیکن وہ نفخ موت سے پہلے کی کیفیت ہے۔ نفخ ایک ہی ہوگا۔ شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ نے چار مرتبہ نفخ کا ذکر کیا ہے پہلا نفخہ لوگوں کے ہلاک ہونے کا دوسرا نفخہ زندہ ہونے کا، تیسرا نفخہ میدان حشر میں لوگوں پر بے ہوشی طاری ہونے کا اور چوتھا نفخہ لوگوں کو ہوش میں آنے کا۔ (علامات قیامت، از شاہ رفیع الدین) واللہ اعلم بالصواب!

●●●

[1] کتاب الفتن و اشراط الساعة ، باب ما بین نفختین

مَا ذَا يَكُوْنُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْأُوْلٰى

نفخ اول کے بعد کیا ہوگا؟

مَسئلہ 78 پہلے صور کی آواز سنتے ہی لوگوں پر شدید گھبراہٹ طاری ہوجائے گی۔ جیسے جیسے صور کی آواز اونچی اور کرخت ہوتی جائے گی لوگ ہلاک ہونا شروع ہوجائیں گے۔

﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط﴾ (68:39)

''جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ ہلاک ہوکر گر پڑے گی سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 68)

مَسئلہ 79 پہلے صور کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علاوہ تمام ذی روح ہلاک ہوجائیں گے۔

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ o﴾ (88:28)

''اللہ کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے حکومت اسی کے لائق ہے اور تم سب اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔'' (سورہ القصص، آیت نمبر 88)

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ o﴾ (27-26:55)

''زمین کے اوپر جو کوئی ہے وہ فنا ہونے والا ہے صرف تیرے رب ذوالجلال والاکرام کی ذات ہی باقی رہ جائے گی۔'' (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 26-27)

مَسئلہ 80 اللہ تعالیٰ نفخ اول کے بعد دنیا میں اپنے آپ کو شہنشاہ کہلوانے والوں کو مخاطب کرکے پوچھیں گے ''آج جبار اور متکبر کہاں ہیں؟''

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَطْوِي اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَأْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ؟)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ عزوجل آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیں گے پھر پوچھیں گے میں بادشاہ ہوں (دنیا میں) جبار بننے والے (آج) کہاں ہیں؟ متکبر بننے والے کہاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیں گے اور پوچھیں گے میں بادشاہ ہوں (دنیا میں) جبار بننے والے (آج) کہاں ہیں متکبر بننے والے کہاں ہیں؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 81 نفخ اول کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''آج کے روز بادشاہی کس کی ہے؟'' پھر خود ہی جواب ارشاد فرمائیں گے ''ایک اللہ قہار کی!''

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قَبَضَ اَرْوَاحَ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ فَلَمْ یَبْقَ سِوَاهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ حِیْنَئِذٍ یَقُوْلُ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ؟ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یُجِیْبُ نَفْسَهٗ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❷

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل جب ساری مخلوق کی روح قبض فرمالیں گے اور اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ تین مرتبہ ارشاد فرمائیں گے ''آج کے روز بادشاہی کس کی ہے؟'' پھر اللہ عزوجل خود ہی جواب دیں گے ''ایک اللہ قہار کی۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 نفخ اول کے کچھ عرصہ بعد آسمان سے بارش نازل ہوگی جس سے انسانوں کی ریڑھ کی ہڈیوں سے ڈھانچے تیار ہوں گے اور ان پر گوشت چڑھایا جائے گا لیکن جان نہیں ڈالی جائے گی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 77 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ کتاب صفات المنافقین ، باب صفة القیامة والجنة والنار

❷ تفسیر ابن کثیر ، سورہ غافر ، آیت 16

مَاذَا يَكُوْنُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الثَّانِيَةِ؟

نفخ دوم کے بعد کیا ہوگا؟

مَسئلہ 83 نفخ ثانی کے بعد تمام اجسام زندہ انسانوں کی شکل میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔

﴿ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ فَاِذَاهُمْ بِالسَّاهِرَةِ ○﴾(79:13-14)

''پس وہ (صور) ایک گرج دار آواز ہوگی (جسے سنتے ہی سارے لوگ) اچانک ایک میدان میں آموجود ہوں گے۔'' (سورہ نازعات، آیت نمبر 13-14)

﴿ وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○﴾ (36:51)

اور جب (دوسری مرتبہ) صور پھونکا جائے گا تو لوگ فوراً اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے۔'' (سورہ یٰس، آیت نمبر 51)

مَسئلہ 84 نفخ ثانی کے بعد لوگ قبروں سے اٹھ کر گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

﴿ يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○﴾(78:18)

''جس روز صور پھونکا جائے گا اس روز تم لوگ فوج در فوج حاضر ہو جاؤ گے۔'' (سورہ النباء، آیت نمبر 18)

مَسئلہ 85 دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اپنی قبر سے اٹھیں گے۔ آپ ﷺ کے بعد باقی لوگ اٹھیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○﴾ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَاِذَا مُوْسٰی آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلَا اَدْرِیْ أَرَفَعَ

رَأْسَهٗ قَبْلِیْ ، اَمْ کَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' (پہلی بار) صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمانوں کی ساری مخلوق ہلاک ہوکر گر پڑے گی سوائے اس کے جسے اللہ بچانا چاہے۔ دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو یکا یک لوگ اٹھ کر دیکھنے لگیں گے (سورہ زمر، آیت نمبر 68) سب سے پہلے (قبر سے) میں سر اٹھاؤں گا اس وقت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے قبر سے اٹھے یا وہ ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے گھبراہٹ سے محفوظ رکھا ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلنُّشُـــــوْرُ

قبروں سے اٹھنے کا بیان

مسئلہ 86 لوگ اپنی قبروں سے شدید گھبراہٹ کی کیفیت میں اٹھیں گے۔

﴿ وَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ﴾ (87:27)

''جس روز صور پھونکا جائے گا اس روز زمین اور آسمانوں کی ساری مخلوق گھبرا اٹھے گی سوائے اس کے جسے اللہ گھبراہٹ سے بچالے اور سارے لوگ بلا چون وچرا اللہ کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 87)

مسئلہ 87 جس آدمی کو جانور نے کھایا ہوگا وہ جانور کے پیٹ سے اٹھے گا جو آدمی پانی میں ڈوبا ہوگا وہ پانی سے اٹھے گا جس کی راکھ ہوا میں اڑائی گئی ہوگی وہ ہوا میں سے اٹھ کھڑا ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ : اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حَمْزَةَ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَیْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ ((لَوْ لَا اَنْ تَجِدَ صَفِیَّةُ فِیْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِیَةُ حَتّٰى یُحْشَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غزوہ) اُحد کے روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے اور دیکھا کہ ان کا مُثلہ کیا گیا ہے تو ارشاد فرمایا ''اگر صفیہ رضی اللہ عنہا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی) اپنے دل میں ناگواری محسوس نہ کرتیں تو میں حمزہ کو اسی حالت میں رہنے دیتا تا کہ اسے جانور کھا

❶ ابواب الجنائز ، باب ما جاء فی قتلی احد و ذکر حمزۃ (811/1)

پیٹوں سے اٹھیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : گھبراہٹ سے محفوظ رہنے والوں میں انبیاء، شہداء اور فرشتے شامل ہوں گے۔ بعض کے نزدیک تمام اہل ایمان بھی اس میں شامل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 88 لوگ اپنی قبروں سے اس تیزی سے اٹھیں گے جس تیزی سے ٹڈیاں فضا میں بکھرتی ہیں۔

﴿ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○﴾(54:6-8)

''جس دن پکارنے والا (فرشتہ) ایک ناگوار چیز کی طرف پکارے گا تو لوگ اپنی قبروں سے بکھری ہوئی ٹڈیوں کی مانند اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی آنکھیں (ذلت و رسوائی کی وجہ سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔ لوگ پکارنے والے کی طرف دوڑیں گے اور کہیں گے آج کا دن بڑا کٹھن ہے۔'' (سورہ القمر، آیت نمبر 6-8)

مسئلہ 89 لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بے ختنہ اٹھیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً)) قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِیْعًا یَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ ؟ قَالَ : ((یَا عَائِشَةُ ! اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر اکٹھے کئے جائیں گے۔'' میں نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا سب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ! وہ دن اس قدر سخت ہوگا کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] كتاب الجنة و صفته، باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة

مَسئلہ 90 بعض لوگ اپنی قبروں سے اندھے بنا کر اٹھائے جائیں گے۔

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○﴾ (126-124:20)

''جو شخص میری یاد سے منہ موڑے گا اس کی (دنیا میں) زندگی تکلیف دہ ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دیکھنے والا تھا۔ ارشاد ہوگا جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں اور تو نے انہیں بھلا دیا اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 124-126)

مَسئلہ 91 بعض لوگ گونگے، اندھے اور بہرے بنا کر اوندھے منہ اٹھائے جائیں گے۔

وضاحت: مسئلہ حدیث نمبر 104 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 92 قبر سے نکلتے ہی دو فرشتے انسان کو دبوچ کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں لے آئیں گے۔

﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ○﴾ (51:34)

''کاش تم دیکھ سکو جب لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے بلکہ قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔'' (سورہ سباء، آیت نمبر 51)

﴿وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ○﴾ (21:50)

''ہر آدمی اللہ کی عدالت میں حاضر ہو جائے گا اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا ہوگا۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 21)

وضاحت: ہانکنے والا اور گواہی دینے والا، دونوں فرشتے ہوں گے جو دنیا میں انسان کا نامہ اعمال تیار کرنے کے لئے اس کے ساتھ رہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 93 کافر اپنی قبروں سے اٹھنے کے بعد بڑی ذلت اور رسوائی کے ساتھ اپنے

اپنے مقام حساب تک پہنچیں گے۔

﴿ یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّھُمْ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُھُمْ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّةٌ ط ذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ○﴾ (44-43:70)

”جس روز یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح تیزی سے دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں (اس روز) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھائی ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔“ (سورہ المعارج، آیت نمبر 43-44)

مسئلہ 94 میت پر نوحہ اور بین کرنے والی عورت اپنی قبر سے اس حال میں اٹھے گی کہ اپنے جسم کو کھجلی کی وجہ سے زخمی کر رہی ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَّ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(میت پر) بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو (اپنی قبر سے) اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا لباس اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 اہل ایمان اپنی قبروں سے بے ریش، بے مونچھ اور سرمگیں آنکھوں کے ساتھ تیس سالہ عمر کے ساتھ اٹھیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((یُبْعَثُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ بَنِیْ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً)) رَوَاہُ اَحْمَدُ ❷ (حسن)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز مومن بے ریش، بے مونچھ اور سرمگیں آنکھوں کے ساتھ تیس سال کی عمر کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔“ اسے احمد نے

❶ کتاب الجنائز ، باب التشدید فی النیاحة
❷ مجمع الزوائد، الجزء العاشر ، رقم الحدیث 18346

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 قبر سے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ آپ کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اہل ایمان کو باری باری کپڑے پہنائے جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً وَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْجَنَّةِ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام يُكْسٰى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُؤْتٰى بِكُرْسِيٍّ فَيُطْرَحُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَ يُؤْتٰى بِيْ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ لاَ يَقُوْمُ لَهَا الْبَشَرُ ثُمَّ أُوْتٰى بِكُرْسِيٍّ فَيُطْرَحُ لِيْ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’تم لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن اکٹھے کئے جاؤ گے سب سے پہلے جسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور ان کے لئے ایک کرسی لا کر عرش کے دائیں جانب رکھ دی جائے گی پھر میرے لئے جنت سے لباس لایا جائے گا اور مجھے پہنایا جائے گا جو کسی دوسرے آدمی کو نہیں پہنایا جائے گا پھر میرے لئے ایک کرسی لائی جائے گی اور عرش کے پائے کے پاس رکھ دی جائے گی۔‘‘ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کہا جاتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تھا تو ان کے کپڑے اتار لئے گئے تھے اس لئے قیامت کے روز سب سے پہلے انہیں کپڑے پہنائے جائیں گے۔ (فتح الباری 390/6)

مسئلہ 97 ہر آدمی قیامت کے دن اپنی قبر سے موت والی حالت اور نیت پر اٹھے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر آدمی اٹھایا

---

❶ التذکرۃ للقرطبی ، ابواب الموت ما جاء فی حشر الناس الی اللہ تعالیٰ

❷ کتاب الجنۃ و صفتہ ، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت

جائے گا (اسی عقیدہ پر) جس پر وہ مرا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) لوگ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ کَانَ فِیْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِهِمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو ساری قوم کے لوگوں پر عذاب نازل فرماتا ہے پھر (قیامت کے روز) لوگ اپنے اپنے (نیک یا برے) اعمال کے مطابق (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے (اور ان کو الگ الگ جزا اور سزا ملے گی)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98 وحشی جانور بھی ایک مرتبہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

﴿ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ ﴾ (5:81)

''اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے۔'' (سورہ التکویر، آیت نمبر 5)

---

❶ صحیح الجامع الصغیر و زیادته ، الجزء السادس ، رقم الحدیث 7871

❷ کتاب الجنة و صفته ، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت

نُشُوْرُ مَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والوں کا نشر

مسئلہ 99 شہید اپنی قبر سے شہادت کی حالت میں بہتے ہوئے خون کے ساتھ اٹھے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لاَ یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلاَّ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 حالتِ احرام میں فوت ہونے والا حاجی اپنی قبر سے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً کَانَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ کَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ وَ لاَ تَمَسُّوْهُ بِطِیْبٍ وَّ لاَ تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیًا)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) ایک آدمی حالتِ احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اسے (گرا کر) اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور (احرام کے) دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الجهاد ، باب من یخرج فی سبیل اللہ
[2] کتاب الحج ، باب غسل المحرم بالسدر اذا مات

اَلْحَشْرُ

حشر کا بیان

مَسئلہ 101 کچھ لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر پیدل میدان حشر میں پہنچیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّکُمْ مُلاَقُوا اللّٰہِ حُفَاۃً عُرَاۃً مُشَاۃً غُرْلاً)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ پیدل چلتے ہوئے ملو گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 102 کچھ لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر سواریوں پر میدان حشر میں پہنچیں گے

مَسئلہ 103 کافروں کو آگ ہانک کر میدان حشر میں لائے گی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلاَثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ وَ رَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَ ثَلاَثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَ عَشْرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَ تَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَ تَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَ تُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَ تُمْسِیْ مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو تین گروہوں میں (میدان حشر میں) اکٹھا کیا جائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو (جنت کا) شوق رکھنے والا ہوگا، دوسرا گروہ وہ ہوگا جو (جہنم سے) ڈر رکھنے والا ہوگا (یہ دونوں گروہ مسلمانوں کے ہوں گے ان میں سے کچھ تو) ایک اونٹ پر دو سوار ہو کر میدان حشر میں پہنچیں گے۔ کچھ ایک اونٹ پر تین سوار ہو کر، کچھ ایک اونٹ پر چار اور کچھ ایک

❶ کتاب الرقاق، باب کیف الحشر
❷ کتاب الرقاق، باب کیف الحشر

اونٹ پر دس سوار ہو کر پہنچیں گے اور باقی لوگوں (یعنی کافروں) کو آگ ہانک کر میدان حشر میں لے جائے گی۔ جہاں کہیں یہ لوگ (تھک ہار کر) آرام کے لئے ٹھہریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی جہاں وہ رات بسر کرنے کے لئے ٹھہریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی صبح کرے گی، جہاں وہ شام کریں گے، آگ بھی شام کرے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے قیامت قائم ہونے سے پہلے بھی آگ لوگوں کو اکٹھا کر کے ملک شام کی طرف لے جائے گی وہ آگ یمن کے شہر حضر موت سے ظاہر ہوگی اور قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے آخری نشانی ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 104 کچھ لوگ اندھے اور بہرے ہونے کے باوجود منہ کے بل چل کر میدان حشر میں پہنچیں گے۔

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ط مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ○﴾(97:17)

''اور قیامت کے روز ہم انہیں منہ کے بل اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 97)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ؟ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالَ : قَتَادَةُ ﷺ ! بَلٰى وَ عِزَّةِ رَبِّنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا ''اے اللہ کے نبی ﷺ! کافر اپنے منہ کے بل کیسے چلایا جائے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ ذات جو دو پاؤں پر چلا سکتی ہے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے۔؟'' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کر کے کہا ''ہمارے رب کی عزت کی قسم! وہ ذات ضرور اس بات پر قادر ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الرقاق، باب کیف الحشر

مسئلہ 105 کچھ لوگوں کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر میدان حشر میں لائیں گے۔

﴿اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ لا اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ○﴾ (34:25)

”جو لوگ جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے منہ کے بل ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے اور وہ گمراہی میں سب سے بڑھ کر ہیں۔“ (سورہ فرقان، آیت نمبر 34)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِیْمٍ ﷛ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّ رُكْبَانًا وَ تُجَرُّوْنَ عَلٰی وُجُوْهِكُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”تم لوگ پیدل اور سوار میدان حشر میں لائے جاؤ گے اور کچھ لوگ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر میدان حشر میں لائے جائیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 106 اللہ تعالیٰ میدان حشر میں اس طرح ساری مخلوق اکٹھی کرے گا کہ ایک فرد بھی باقی نہیں بچے گا۔

﴿وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً لا وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ○﴾ (47:18)

”جس روز ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو ہموار چٹیل میدان بنا دیں گے اس روز ہم لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور کسی ایک کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔“ (سورہ الکہف، آیت نمبر 47)

❋❋❋

[1] ابواب صفة القیامة، باب ما جاء فی شأن الحشر (1976/2)

اَرْضُ الْحَشْــــرُ

حشر کی زمین

مَسْئلہ 107 سرزمین شام لوگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ (میدان حشر) ہوگی۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حِيْدَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالاً وَ رُكْبَانًا وَ تُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ هٰهُنَا)) وَ اَوْمَا بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ .رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ❶ (صحیح)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ اکٹھے کئے جاؤ گے (بعض) پیدل، (بعض) سوار اور (بعض) منہ کے بل گھسیٹے جاؤ گے اس طرف۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلشَّامُ اَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالنَّشْرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (صحیح)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شام اکٹھے ہونے اور بکھرنے کی جگہ ہے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 108 میدان حشر کے زمین و آسمان، ہمارے موجودہ زمین و آسمان کے علاوہ نئے تخلیق شدہ زمین و آسمان ہوں گے۔

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○﴾ (48:14)

''اس روز (موجودہ) زمین کے علاوہ کوئی دوسری زمین ہوگی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سارے لوگ اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 48)

---

❶ صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2298
❷ صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3620

عَنْ مَسْرُوْقٍ ﷺ قَالَ : تَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ ﴾ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ ؟ قَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی ''جس روز زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی۔'' (سورہ ابراہیم، آیت 48) تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ''یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''پل صراط پر۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 میدان حشر کی زمین چمکدار، خاکستری رنگ کی صاف ستھری ہموار ٹکیہ کی طرح ہوگی۔

﴿وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۝﴾ (69:39)

''اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور (لوگوں کا) نامہ اعمال لا کر رکھ دیا جائے گا انبیاء اور گواہ حاضر کر دیئے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' (سورہ الزمر، آیت نمبر 69)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز لوگ چمکدار، خاکستری رنگ کی صاف ستھری ٹکیہ جیسی زمین پر اکٹھے کئے جائیں گے جس پر کسی کے لئے کوئی نشانی (نشیب و فراز) نہیں ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 110 نئی زمین ہر طرح کے فسق و فجور اور ظلم سے پاک ہوگی اس پر تمام فیصلے عدل و انصاف کے مطابق ہوں گے۔

---

❶ ابواب التفسیر القرآن ، باب سورہ ابراهیم (2496/3)

❷ کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب فی البعث والنشور و صفة الارض یوم القیامة

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی ﴿ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ ﴾ قَالَ : ((اَرْضٌ بَیْضَاءُ لَمْ یُسْفَکْ عَلَیْهَا دَمٌ وَ لَمْ عَلَیْهَا خَطِیْئَةٌ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول ''جس روز زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی۔'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ زمین سفید ہوگی جس پر کوئی خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور جس پر کوئی گناہ نہیں کیا گیا ہوگا۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 میدان حشر میں ہر آدمی کو بمشکل دو قدم رکھنے کے لئے جگہ میسر آئے گی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَدَّ اللّٰہُ الْاَرْضَ مَدَّ الْاَدِیْمِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لِاَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ اِلَّا مَوْضِعَ قَدَمَیْهِ . ذَکَرَهُ فِي الزُّهْدِ لِابْنِ مُبَارَکٍ❷

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو ایک ہموار چمڑے کی شکل میں کھینچ دیں گے اور اس پر آدمیوں میں سے ہر آدمی کو دو قدم رکھنے کی جگہ میسر آئے گی۔'' ابن مبارک نے الزہد میں اس کا ذکر کیا ہے۔

❶ مجمع الزوائد ، الجزء العاشر ، رقم الحدیث 18365

❷ التذکرة القرطبی ، ابواب الموت ، باب این یکون الناس

أَهْــوَالُ الْحَشْــرِ

حشر کی ہولنا کیاں

مَسئلہ 112 حشر کی ہولنا کی موت اور قبر کی سختی سے کہیں زیادہ ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارِ ، عَنْ اَنَسٍ ﷺ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ ﷺ: ((لَمْ يَلْقَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا مُنْذُ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ اِنَّ الْمَوْتَ اَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهُ ، وَاِنَّهُمْ لَيَلْقَوْنَ مِنْ هَوْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شِدَّةً حَتّٰى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ حَتّٰى اِنَّ السُّفُنَ لَوْ اُجْرِيَتْ فِيْهِ لَجَرَتْ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تب سے اس پر موت سے زیادہ سخت وقت کوئی نہیں آیا اور پھر موت کے بعد کے مراحل موت سے بھی زیادہ سخت ہیں بے شک لوگ حشر کے دن کی سختی سے دوچار ہونے والے ہیں جس سے پسینہ کی لگام آئی ہوگی (پسینہ اس قدر بہہ رہا ہوگا کہ) اگر اس پسینہ میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ چلنے لگیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 113 حشر کی گرمی ، پسینہ اور طویل مدت سے تنگ آ کر لوگ دعا کریں گے یا اللہ! ہمیں حشر سے نجات دے خواہ جہنم میں ہی بھیج دے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُلْجِمُهُ الْعَرَقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَرِحْنِيْ وَلَوْ اِلَى النَّارِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز

---

❶ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، الجزء الرابع، رقم الحديث 5258
❷ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، الجزء الرابع، رقم الحديث 5260

ایک آدمی کو پسینہ کی (منہ تک) لگام آئی ہوگی اور وہ دعا مانگے گا اے میرے رب! اس مصیبت سے مجھے نجات دے خواہ جہنم میں ہی بھیج دے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 حشر میں سب مرد اور عورتیں ننگے بدن' ننگے پاؤں اور بے ختنہ ہوں گے لیکن خوف اور دہشت کی وجہ سے کسی کو کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 89 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 115 کافروں کے خوف اور غم میں اضافہ کے لئے جہنم میدان حشر کے پاس لائی جائے گی۔

﴿وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ○﴾ (91:26)

''اور جہنم بھکے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر کردی جائے گی۔'' (سورۃ الشعراء، آیت نمبر 91)

مسئلہ 116 حشر کی ہولناکی دیکھ کر کفار و فجار کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَا اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○﴾ (27:10)

''جن لوگوں نے برے کام کئے انہیں ان کے مطابق ہی بدلہ ملے گا ذلت ان (کے چہروں) پر چھا رہی ہوگی کوئی انہیں اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا ان کے چہروں پر تاریک رات کے پردوں جیسی سیاہی چھائی ہوگی یہی لوگ جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (سورۃ یونس آیت نمبر 27)

﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ○﴾ (42-40:80)

''اس روز کئی چہرے غبار آلود ہوں گے ان پر سیاہی چھائی ہوگی یہ کافر اور بدکار لوگ ہوں گے۔''

(سورۃ عبس، آیت نمبر 40-42)

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○﴾ (60:39)

''اور قیامت کے روز تو دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کے لئے جہنم میں ٹھکانا نہیں ہے۔'' (سورۃ الزمر، آیت نمبر 60)

﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ○ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ○﴾ (25-24:75)

''اور کچھ چہرے اس روز غم زدہ ہوں گے اور سمجھ رہے ہوں گے کہ آج ان کے ساتھ کمر توڑ سلوک ہونے والا ہے۔'' (سورۃ القیامۃ آیت نمبر 24 تا 25)

مسئلہ 117 جس طرح تیر کمان میں بڑی مشکل سے ٹھہرتا ہے اسی طرح لوگ حشر میں بڑی مشکل سے پچاس ہزار سال تک کا عرصہ گزاریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○﴾ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ بِكُمْ اِذَا جَمَعَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِي الْكِنَانَةِ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ [6:83]﴾ ''جس روز لوگ رب العالمین کی عدالت میں کھڑے ہوں گے۔'' (سورہ مطففین آیت نمبر 6) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ تمہیں پچاس ہزار سال کے لئے اس طرح اکٹھا کرے گا جس طرح تیر کو کمان میں (شکار کے وقت) ڈالا جاتا ہے اور تمہاری طرف (اتنا عرصہ) نظر بھی نہیں کرے گا۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 118 کفار و مشرکین کے لئے حشر کا نصف دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :((﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

[1] كتاب الاهوال ، باب لا يدخل اهل الجنة الجنة حتى يقوا عن مظالم الدنيا ، تحقيق ابو عبدالله عبدالسلام عمر علوش (8747/5)

[المطففين:6] ﴾ مِقْدَارُ نِصْفِ يَوْمٍ مِنْ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَيَهُوْنُ ذٰلِکَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ)) رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حَبَّان ❶ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی آیت ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے (سورہ مطففین، آیت نمبر 6) کی تشریح میں فرمایا نصف یوم کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اور یہ مدت مومن کیلئے بڑی معمولی ہوگی سورج ڈھلنے سے لے کر غروب ہونے تک۔ اسے ابویعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حشر کے دن کی طوالت ہر شخص اپنے اپنے ایمان اور اعمال کے مطابق محسوس کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 119 کافروں کو حشر میں موت کی غشی جیسی تکلیف کا سامنا ہوگا جبکہ اہل ایمان کو زکام جیسی تکلیف پہنچے گی۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّيْ لَقَائِمٌ اَنْتَظِرُ اُمَّتِيْ تَعْبُرُ الصِّرَاطَ اِذْ جَاءَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْکَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ يَسْأَلُوْنَ اَوْ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ اِلَيْکَ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ جَمْعِ الْاُمَمِ اِلٰى حَيْثُ يَشَاءُ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ ، فَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ وَ اَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے کہا کہ میں اپنی امت کے انتظار میں صراط پر کھڑا ہوں گا تاکہ وہ پل عبور کرے۔ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور کہیں گے ''اے محمد ﷺ! یہ انبیاء آئے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں یا یوں کہا سارے انبیاء آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مخلوق کا فیصلہ فرما کر جہاں چاہے اسے بھیج دے تاکہ جس تکلیف میں وہ مبتلا ہیں اس سے نجات ملے۔ مخلوق کو پسینے کی لگام آئی ہوگی۔ اہل ایمان کو حشر کی تکلیف زکام کی تکلیف جیسی ہوگی جبکہ کافر کو حشر کی تکلیف موت کی غشی جیسی ہوگی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

***

❶ الترغيب والترهيب ، لمحى الدين ديب ، الجزء الرابع، رقم الحديث 5258

❷ مجمع الزوائد ، تحقيق عبداللاه محمد الدرويش ، كتاب البعث ، باب في الشفاعة (18506/10)

حَــرُّ الشَّمُسِ فِي الُحَشُــرِ

حشر میں سورج کی گرمی

مَسئلہ 120 میدان حشر میں سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”قیامت کے روز سورج مخلوق سے میل بھر کے فاصلے پر آجائے گا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک ڈوبا ہوگا کسی کو پسینہ کی لگام آئی ہوگی“ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 121 بعض لوگوں کا پسینہ صرف ایڑیوں تک ہوگا، بعض کا نصف پنڈلیوں تک، بعض لوگوں کا گھٹنوں تک، بعض لوگوں کا پیٹھ تک، بعض لوگوں کا کمر تک، بعض لوگوں کا کندھوں تک، بعض لوگوں کا منہ تک اور بعض لوگ پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ

[1] كتاب الجنة و صفته ، باب صفة يوم القيامة

الْاَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ؟ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ عَقِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّبْلُغُ نِصْفَ السَّاقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى الْعَجُزِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسْطَهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اَلْجَمَهَا فَاهُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ هٰكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَطِّيهِ عَرَقُهُ وَضَرَبَ بِيَدِهِ وَاَشَارَ وَاَمَرَّ يَدَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّصِيْبَ الرَّأْسُ دَوْرُ رَاحَتَيْهِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالاً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قیامت کے روز سورج زمین کے قریب آ جائے گا اور لوگوں کو پسینہ آ رہا ہوگا۔ کسی کا پسینہ ایڑی تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ آدھی پنڈلی تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ گھٹنوں تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ پیٹھ تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ کمر تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ اس کے کندھوں تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ اس کی گردن تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ منہ کے درمیان تک ہوگا۔'' آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا جیسے کسی کے منہ میں لگام ہو۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم ﷺ نے (اپنے ہاتھ سے) یوں اشارہ فرمایا ''اور کوئی اپنے پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ اسے احمد، طبرانی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 122 بعض لوگ منہ سے اوپر نصف کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ ((يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ .)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی آیت ((جس روز لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے [سورہ مطففین، آیت نمبر 6])) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ''لوگوں میں سے کوئی آدھے کانوں تک پسینہ میں ڈوبا ہوگا'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث فصل فی الحشر (5257/4)

❷ ابواب تفسیر القرآن ، باب سورۃ ویل للمطففین (2656/3)

مسئلہ 123 بعض لوگوں کے جسم سے اتنا پسینہ بہے گا کہ زمین کے اندر 140 میٹر تک چلا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ بَاعًا وَّاِنَّهٗ لَیَبْلُغُ اِلٰی اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰی اٰذَانِهِمْ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ زمین میں ستر باع (تقریباً 140 میٹر) تک جائے گا بعض لوگوں کے منہ اور بعض لوگوں کے کانوں تک پسینہ ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

✺○✺○✺

❶ کتاب الجنة و صفته ، باب صفة یوم القیامة

اَلْأَعْمَالُ الَّتِیْ تُعِزُّ أَهْلَهَا فِی الْحَشْرِ

میدان حشر میں عزت بخشنے والے اعمال

مسئلہ 124 نیک اعمال حشر کے دن ہر طرح کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھیں گے۔

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ○﴾ (27:89)

''جو شخص نیک عمل لے کر آئے گا اسے اس کا بہتر بدلہ ملے گا اور وہ لوگ اس دن کے ہول سے بھی محفوظ رہیں گے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 89)

مسئلہ 125 درج ذیل سات آدمی حشر میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے ① عادل حکمران ② جوانی میں عبادت کرنے والا ③ مسجد میں دل لگانے والا ④ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ⑤ خوبصورت عورت کی طرف سے دعوتِ گناہ پر اللہ کے ڈر سے انکار کرنے والا ⑥ چھپا کر صدقہ کرنے والا ⑦ تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رونے والا۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ وَ كَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ يَا أَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لاَ ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اَخْفٰی حَتّٰی لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

[1] كتاب الاذان ، باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ (اپنے عرش کا) سایہ مہیا کرے گا جب اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا ① انصاف کرنے والا حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی نوجوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی ③ وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی اس محبت پر اکٹھے ہوئے اور اس محبت پر الگ ہوئے ⑤ وہ مرد جسے اونچے خاندان اور حسین وجمیل عورت نے دعوتِ گناہ دی لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ مرد جس نے اس طرح خفیہ طریقہ سے صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم تک نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے ⑦ وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 126 تنگ دست مقروض کو مہلت دینے والا یا اس میں سے کچھ معاف کرنے والا شخص بھی حشر میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو تنگ دست مقروض کو مہلت دے یا اس کے قرض میں سے کچھ چھوڑ دے اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا اور اس دن اللہ کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْیُسْرِ ﷺ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ اَنْ یُظِلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ ، فَلْیُنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِیَضَعْ لَهٗ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص یہ

---

❶ ابواب البیوع ، باب ماجاء فی انظار المعسر والرفق به(2/)

❷ ابواب الهبات ، باب انظار المعسر(1963/2)

چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے روز) اپنے سائے میں جگہ دے اسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو مہلت دے یا اسے کچھ معاف کردے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 127 اچھے اخلاق والے لوگ حشر میں رسول اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مَنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَ اَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ أَخْلاقًا وَ اِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَ اَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے زیادہ عزیز اور قیامت کے روز میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب اور قیامت کے روز مجھ سے دور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی، بڑہانکنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 128 عاجزی اور تواضع کے طور پر سادہ لباس پہننے والے کو حشر میں اس کا پسندیدہ لباس پہنایا جائے گا۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ أَهْلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ[2] (حسن)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے تواضع اختیار کی اور ایسا قیمتی لباس نہ پہنا جسے خریدنے کی وہ استطاعت رکھتا ہے، اسے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے تاکہ وہ اہل ایمان کے لباس میں سے جو چاہے

---

[1] ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی معالی الاخلاق (1642/2)

[2] ابواب صفة القیامة ، باب 15 (2017/2)

پسند کرلے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 129 حشر میں اہل ایمان کے وضو کی جگہ سفید اور روشن ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میری امت کے لوگ قیامت کے روز وضو کے نشانوں سے بلائے جائیں گے وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں، ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص سفیدی بڑھانا چاہے بڑھالے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حوض کوثر پر رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو وضو کے روشن اور چمکدار نشانات سے ہی پہچانیں گے۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ 130 حشر میں اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔

عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ أَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اذان دینے والے لوگ قیامت کے روز سب سے اونچی گردنوں والے ہوں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 131 اللہ عزوجل کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❸ (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ

---

❶ کتاب الوضوء باب فضل الوضوء

❷ کتاب الاذان ، باب فضل الاذان (2516/3)

❸ کتاب الذکر والدعا ، باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن

عزوجل فرماتا ہے میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ایسے نور کے منبروں پر ہوں گے جس پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اپنے اپنے ایمان اور خلوص کے مطابق اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ عرش کے سائے تلے ہوں گے اور بعض نور کے منبروں پر ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 132 ہر معاملے میں انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَ اَهْلِيْهِمْ وَ مَاوَلُوْا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''انصاف کرنے والے (قیامت کے روز) اللہ عزوجل کے داہنے ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اہل وعیال میں ہر اس کام میں جس کی انہیں ذمہ داری دی جائے، انصاف سے کام لیتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 133 کلام اللہ کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والوں کے چہرے حشر میں نورانی ہوں گے وہ نور کے منبروں پر فروکش ہوں گے اور انہیں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاساً مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءِ وَ لَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ ((هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا ، فَوَاللّٰهِ ! اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَ اِنَّهُمْ عَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا

❶ كتاب الامارة ، باب فضيلة الامام العادل

خَافَ النَّاسُ وَ لاَ يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿اَلاَ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [62:60])) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ❶ (صحيح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء، لیکن قیامت کے روز انبیاء اور شہداء بھی ان کی تعریف کریں گے ان کے اس درجہ کی وجہ سے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں بتلائیں وہ (خوش نصیب) کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے کلام اللہ کی وجہ سے محبت کرتے ہیں ان کی محبت بغیر کسی رشتہ داری کے ہوگی اور بغیر مالی لین دین کے ہوگی ان کے چہرے نورانی ہوں گے وہ نور کے منبروں پر فروکش ہوں گے۔ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور جب لوگ غمزدہ ہوں گے انہیں کوئی غم لاحق نہیں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''سنو! اولیاء اللہ کے لئے نہ خوف ہوگا نہ غم۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 62) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 134 انتقام لینے کی قدرت رکھنے کے باوجود انتقام نہ لینے والے کو حشر میں اس کی پسندیدہ حور عطا کی جائے گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَتَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُزَوِّجُهُ مِنْهَا مَاشَاءَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ❷ (حسن)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کر لے۔'' اسے احمد نے

---

❶ كتاب الاجازة فى الرهن (3012/2)

❷ صحيح الجامع الصغير ، للالبانى ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 6394 .

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 135 مندرجہ ذیل تین عمل حشر میں عزت بخشیں گے۔ ① کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنا۔ ② تنگ دست مقروض کو مہلت دینا ③ کسی کے عیب پر پردہ ڈالنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ مَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مومن سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی ایک مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے تنگ دست کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان (کے عیب) پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس (کے عیبوں) پر پردہ ڈالے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

[1] کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن

أَلْاَعْمَالُ الْمُخْزِيَةُ فِي الْحَشْرِ

میدان حشر میں رسوا کرنے والے اعمال

مَسْئله 136 سونے اور چاندی کی زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو میدان حشر میں سونے اور چاندی کی گرم تختیوں سے داغا جائے گا۔

مَسْئله 137 اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور بھیڑ وغیرہ کی زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کو یہ جانور پچاس ہزار سال تک میدان حشر میں مسلسل اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے۔

مَسْئله 138 حشر کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلاَ فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِیَ عَلَيْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰی بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهُ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی يُقْضٰی بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰی سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ))قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَالاِبِلُ قَالَ:((وَلاَ صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لاَ يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلاً وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی يُقْضٰی بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰی سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ))قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ:((وَلاَ صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلاَ غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّیْ مِنْهَا

حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لاَ يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلاَ جَلْحَاءُ وَلاَ عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلاَفِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلاَهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لئے) آگ میں واپس لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لئے) لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ ﷺ! پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ اس کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عربوں کے رواج کے مطابق یہ دودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ہموار زمین پر اوندھے منہ لٹایا جائے گا۔ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا (یعنی سب کے سب) اور اس کو اپنے کھروں (پاؤں) سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے جب پہلا اونٹ (روند کر) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا۔ اس سے یہ سلوک سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتی کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔'' عرض کیا گیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' فرمایا ''کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ایک ہموار زمین پر، اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی۔ (سب

❶ كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة

کی سب آئیں گی) اوران میں سے کوئی سینگ مڑی نہ ہوگی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آجائے گی (یعنی لگا تار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا۔ جس کی مدت پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہوجائے۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 139 میدانِ حشر میں منافقوں اور بے نمازیوں کی رسوائی اور تذلیل کا منظر۔

﴿ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ○ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوْ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ○﴾ (43-42:68)

''جس روز (حق تعالیٰ کی) پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگوں کو سجدہ کرنے کیلئے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی ذلت چھا رہی ہوگی (کیونکہ دنیا میں) جب یہ صحیح سالم تھے اس وقت انہیں سجدہ کے لئے بلایا جاتا تھا (تو یہ انکار کردیتے تھے)۔'' (سورہ القلم، آیت نمبر 42 تا 43)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ...... ((فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کھل جائے گی اور جو شخص دنیا میں خالص اللہ کے لئے سجدہ کرتا تھا اسے اللہ تعالیٰ سجدہ کی توفیق عطا فرمائیں گے (اور وہ سجدہ میں گر جائے گا) لیکن جو شخص اپنی جان بچانے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا اس کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ بنادے گا جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو گر پڑے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 140 قاتل اور مقتول اس حال میں میدان حشر میں آئیں گے کہ مقتول کے جسم سے خون بہہ رہا ہوگا اور قاتل کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوں گے۔

---

❶ کتاب الایمان ، باب اثبات رویة المؤمنین فی الآخرة ربهم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَاصِیَتُهُ وَرَأْسُهُ بِیَدِهٖ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ هٰذَا حَتّٰی یُدْنِیَهُ مِنَ الْعَرْشِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو اس طرح لائے گا کہ قاتل کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوں گے اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور کہہ رہا ہوگا۔ اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا (یہ کہتے کہتے وہ قاتل کو) عرش کے قریب لے جائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 کسی شخص کی زمین' پلاٹ یا مکان پر قبضہ کرنے والا میدان حشر میں ساتوں زمینوں تک وہ زمین اپنی گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((یَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص زمین سے کچھ (حصہ) کسی سے چھین لے وہ حصہ ساتوں زمینوں تک اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 142 سود خور کو میدان حشر میں باؤلا پن لاحق ہوگا۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ﴾ (275:2)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس حال میں اٹھیں گے جیسے کسی شیطان نے انہیں چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 275)

---

❶ ابواب تفسیر القرآن ، باب و من سورة النساء (2425/3)

❷ کتاب المظالم ، باب الم من ظلم شیئا من الارض

مسئلہ 143 متکبر لوگ میدان حشر میں چیونٹیوں کی شکل میں آئیں گے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلَى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بَوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اکٹھے کئے جائیں گے ذلت اور رسوائی ہر طرف سے ان پر چھائی ہوگی اور وہ جہنم کے قید خانہ میں لائے جائیں گے جس کا نام "بولس" ہے وہاں سخت ترین آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا جسے "طینۃ الخبال" کہا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 ذمہ دار لوگ میدان حشر میں اس طرح لائے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِيْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ❷

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص دس یا دس سے زائد افراد کے معاملات کا ذمہ دار بنایا گیا قیامت کے روز وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ طوق کی مانند بندھے ہوں گے یا تو اس کا نیک طرز عمل اسے چھڑا لے گا یا اس کے گناہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 عہد شکنی کرنے والے اس حال میں میدان حشر میں آئیں گے کہ ان کی

❶ ابواب صفة القيامة ، باب رقم 10 (2025/3)
❷ مشكوة المصابيح ، للالبانی ، كتاب الامارة والقضاء ، الفصل الثالث (3714/2)

پیٹھ پر عہد شکنی کے مطابق چھوٹا یا بڑا جھنڈا لگا ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز ہر عہد شکنی کرنے والے کی سرین پر ایک جھنڈا ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 146 ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل نہ کرنے والا شخص میدان حشر میں اس طرح آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اِحْدٰهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف جھک جائے (یعنی دونوں میں عدل سے کام نہ لے) وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا (یعنی فالج زدہ ہوگا)۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 147 دوسروں پر ظلم کرنے والے میدان حشر میں اندھیروں میں ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 چور میدان حشر میں چوری کا مال اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔

❶ كتاب الجهاد والسير ، باب تحريم الغدر

❷ صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1868

❸ كتاب المظالم ، باب الظلم ظلمات يوم القيمة

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ ((يَا اَبَا الْوَلِيْدِ اِتَّقِ اللّٰهَ لاَ تَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ)) قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ؟ قَالَ ((اَيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ)) قَالَ : فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکاۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اور فرمایا "اے ابو ولید! (مال زکاۃ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حالت میں نہ آنا کہ تم (اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر) گائے اٹھائے ہوئے آؤ جو ڈکار رہی ہو یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لئے کہو)۔" حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا مال زکاۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟" آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہوگا)۔" حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے لئے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 149 پیشہ ور بھکاری میدان حشر میں آئے گا تو اس کے منہ پر گوشت تک نہیں ہوگا۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی تک نہیں ہوگی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح الترغیب والترهیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 778

❷ کتاب الزکاة ، باب النهی عن المسئلة

مَسْئلہ 150 ریا اور دکھاوا کرنے والے کو حشر میں ایسی شدید سزا دی جائے گی جس کا چرچا ساری مخلوق میں ہوگا۔

عَنِ الْمُسْتَوْرَدِ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُقَامَ سُمْعَةٍ وَّ رِيَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهِ مُقَامَ سُمْعَةٍ وَّ رِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو کسی آدمی کی وجہ سے ریا اور دکھاوے کے مقام پر پہنچے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے ایسے مقام پر لا کھڑا کریں گے جہاں اس کا خوب ریا اور دکھاوا ہو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 151 کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے کو میدان حشر میں قذف کی سزا دی جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائے گا اس پر قیامت کے روز حد جاری کروی جائے گی اِلّا یہ کہ وہ اپنی بات میں سچا ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قذف کی سزا 80 کوڑے ہے۔

مَسْئلہ 152 درج ذیل گناہوں کے مرتکب افراد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام فرمائیں گے نہ ان پر نظر کرم ہوگی۔ ① ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا ② احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ

❶ کتاب الادب ، باب فی الغیبة (4084/3)

❷ کتاب الایمان ، باب صحبة الممالیک

وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحِلْفِ الْكَاذِبِ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائے گا نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اوران کے لئے عذاب الیم ہے ① ٹخنوں سے کپڑا نیچے لٹکانے والا ② احسان کرنے کے بعد جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 153 درج ذیل تین افراد بھی حشر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوکر ذلیل ورسوا ہوں گے۔ ① بوڑھا زانی ② رعایا کے ساتھ جھوٹ بولنے والا حکمران ③ متکبر فقیر

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ)) قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ تو کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا۔'' ابومعاویہ رضی اللہ عنہ نے اضافہ کیا اور نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائے گا اوران کے لئے عذاب الیم ہوگا ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ متکبر فقیر۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 154 حشر میں ذلیل اور رسوا کرنے والے دو اور عمل: ① ایسی جگہ مسافر کو پانی نہ پلانا جہاں کہیں اور پانی میسر نہ ہو ② مالی مفادات کی خاطر حکمران کا ساتھ دینا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ

---

❶ كتاب الايمان ، باب غلظ تحريم اسبال الازار والمن العطيه

❷ كتاب الايمان ، باب غلظ تحريم اسبال الازار والمن العطيه

السَّبِيلِ وَ رَجُلٌ بَايَعَ رَجُلاً بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَصَدَّقَهُ وَ هُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلاَّ لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَ إِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ① وہ شخص جو جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہوں اور مسافر کو پانی لینے سے روک دے (جبکہ کسی دوسری جگہ پانی میسر نہ ہو) ② وہ شخص جس نے عصر کے بعد مال بیچا اور اللہ کی قسم کھائی کہ میں نے یہ مال اتنے میں خریدا ہے، خریدار نے سچ سمجھ لیا (اور مال خرید لیا) حالانکہ (دکاندار نے) وہ مال اتنے میں نہیں خریدا تھا ③ وہ شخص جس نے محض دنیا کے لالچ میں حاکم کی بیعت کی اگر حاکم نے اسے دنیا دی تو اس سے وفا کی اگر دنیا نہ دی تو بے وفائی کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 میدان حشر میں اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم رہنے والے تین اور بدنصیب: ① والدین کا نافرمان ② مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ)) رَوَاهُ النِّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر نہیں فرمائے گا ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت اور ③ دیوث۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دیوث وہ شخص ہے جس کی بیوی غیر محرموں کے سامنے بے پردہ آئے اور اسے غیرت نہ آئے۔

***

❶ کتاب الایمان ، باب غلظ تحریم اسبال و بیان الثلاثۃ الذین لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ

❷ کتاب الزکاۃ ، باب المنان بما اعطی (2402/2)

زُمَـــرُ النَّـــاسِ فِي الْحَشْـــرِ

حشر میں گروہ بندی

مسئلہ 156 حشر میں ساری مخلوق کو ان کے عقیدہ اور اعمال کے مطابق مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

﴿وَامْتَازُوْ الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ○﴾(59:36)

''اے مجرمو! آج کے روز تم (اہل ایمان سے) الگ ہو جاؤ۔'' (سورۃ یٰس، آیت نمبر 59)

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ○﴾(83:27)

''جس روز ہم ہر امت میں سے ایسے لوگوں کی فوج اکٹھی کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اس روز ان کی گروہ بندی کی جائے گی۔'' (سورۃ النمل آیت نمبر 83)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ :لِتَتْبَعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلاَ يَبْقَى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلاَّ يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ :كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلاَ وَلَدٍ فَمَا ذَا تَبْغُوْنَ؟ قَالُوْا:عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اِلَيْهِمْ اَلاَ تَرِدُوْنَ؟ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ تُدْعَى النَّصٰرٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلاَ وَلَدٍ فَمَا ذَا تَبْغُوْنَ؟

فَيَقُولُونَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمُ اللّٰهُ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا تو پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے پاس چلا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں اور آستانوں کی عبادت کرنے والے سب آگ میں گر جائیں گے (کیونکہ ان کے معبود وغیرہ آگ میں ہی ہوں گے) کوئی باقی نہیں رہے گا سوائے نیک اور گنہگار مسلمانوں کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور کچھ اہل کتاب میں سے باقی رہ جائیں گے (پہلے) یہودیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا ''تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' وہ کہیں گے ''ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے۔'' ارشاد ہوگا ''تم جھوٹے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ اولاد، اچھا اب تم بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟'' یہودی کہیں گے ''اے ہمارے رب! ہمیں سخت پیاس لگی ہے...... پانی پلا دیں۔'' انہیں اشارے سے کہا جائے گا ''اچھا جاؤ پیو۔'' (درحقیقت) انہیں آگ کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا آگ انہیں سراب کی طرح نظر آئے گی آگ کے شعلے (اس طرح بھڑک رہے ہوں گے گویا) ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں ادھر لے جا کر انہیں آگ میں گرا دیا جائے گا۔ اس کے بعد نصاریٰ (یعنی عیسائیوں) کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا ''تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' وہ جواب دیں گے ''ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت

[1] کتاب الایمان ، باب اثبات رویۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم

کرتے تھے۔'' انہیں کہا جائے گا ''تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ بیٹا۔'' پھر ان سے پوچھا جائے گا ''اب تم کیا چاہتے ہو؟'' وہ عرض کریں گے ''ہمیں سخت پیاس لگی ہے پانی پلا دیں۔'' انہیں اشارے سے کہا جائے گا ''اُس طرف جا کر پانی پیو۔'' حالانکہ وہ جہنم کی طرف ہانکے جارہے ہوں گے آگ انہیں سراب کی طرح نظر آئے گی اور آگ (اس طرح بھڑک رہی ہوگی گویا) اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے (اس طرف لے جا کر) وہ بھی آگ میں گرا دیئے جائیں گے (اس طرح باقی مشرک' کافر بھی جہنم میں گرا دیئے جائیں گے) حتی کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک اور گنہگار لوگ باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئیں گے جسے مسلمان نہیں جانتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے پاس چلا گیا تم لوگ کس بات کے انتظار میں ہو؟'' وہ عرض کریں گے ''اے ہمارے رب! ہم نے تو دنیا میں بھی ان (مشرکوں) کا ساتھ کبھی نہیں دیا جب ہم ان کے بہت محتاج تھے نہ ہی ان سے رسم وراہ رکھی۔'' (آج کیسے ان کے ساتھ جائیں) تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''اچھا میں تمہارا رب ہوں'' اہل ایمان عرض کریں گے ''ہم تجھ سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔'' اہل ایمان دو تین بار یہ کلمات کہیں گے یہاں تک کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے کے بالکل قریب ہو جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''تم اپنے رب کی کوئی نشانی جانتے ہو جس سے اسے پہچان سکو۔'' مومن کہیں گے ''ہاں!'' تب اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کھل جائے گی اور جو شخص دنیا میں خالص اللہ کے لئے سجدہ کرتا تھا اسے اللہ تعالیٰ سجدہ کی توفیق عطا فرمائیں گے (اور وہ سجدہ میں گر جائے گا) لیکن جو شخص اپنی جان بچانے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا اس کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ بنا دے گا۔ جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو گر پڑے گا پھر اہل ایمان اپنا سر اٹھائیں گے اللہ تعالیٰ اس صورت میں ہوں گے جس صورت پر اہل ایمان نے دیکھا تھا تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میں تمہارا رب ہوں'' مومن عرض کریں گے ''یا اللہ! تو ہی ہمارا رب ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 157 سورج ، چاند ، دیوی ، دیوتاؤں ، بتوں اور دیگر باطل معبودوں کی پوجا کرنے والے حشر میں اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ اکٹھے ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ یَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَ مِنْهُمْ مَنْ یَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَ مِنْهُمْ مَنْ یَتَّبِعُ الطَّوَاغِیْتَ وَ تَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیْهَا مُنَافِقُوْهَا فَیَأْتِیْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَیَأْتِیْهِمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ ، فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَیَدْعُوْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''جو جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پاس چلا جائے۔'' لہٰذا ان میں سے بعض سورج کے پاس چلے جائیں گے، بعض چاند کے پاس چلے جائیں گے اور بعض اپنے اپنے باطل معبودوں کے پاس چلے جائیں گے۔ یہ امت (محمدیہ) باقی رہ جائے گی ان میں منافق بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس (نئی صورت میں) آئیں گے اور ارشاد فرمائیں گے ''میں تمہارا رب ہوں۔'' وہ عرض کریں گے ''جب تک ہمارا پروردگار نہیں آتا ہم یہیں ٹھہریں گے اور جب ہمارا رب آ گیا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔'' پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس (پہلی صورت میں جو مسلمانوں نے حشر میں دیکھی ہوگی) آئیں گے اور ارشاد فرمائیں گے ''میں تمہارا رب ہوں۔'' وہ عرض کریں گے ''ہاں! آپ ہی ہمارے رب ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ انہیں بلا لیں گے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 بے نماز میدان حشر میں قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے گروہ میں شامل ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ یَوْمًا فَقَالَ ((مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ یَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَ لَا بُرْهَانًا وَ لَا نَجَاةً وَ كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَ فِرْعَوْنَ وَ اُبَیِّ ابْنِ خَلَفٍ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ [2] (حسن)

---

[1] كتاب الاذان باب فضل السجود

[2] كتاب الاذان ، باب فضل السجود

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لئے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات، نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 159 حشر میں ہر آدمی اپنے اپنے نبی کے ساتھ ہوگا، سب سے زیادہ لوگ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِيْ؟ قَالَ لَا! وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے سامنے (معراج کی رات) مختلف امتیں پیش کی گئیں کسی نبی کے ساتھ (بہت سے لوگ یعنی) پوری امت تھی اور کسی نبی کے ساتھ تھوڑے سے لوگ تھے کسی نبی کے ساتھ صرف دس آدمی تھے کسی کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور اکیلا نبی بھی گزرا (یعنی اس پر ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا) پھر میں نے ایک بڑی امت دیکھی۔ میں نے (جبریل سے) پوچھا ''اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟'' حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا نہیں، ذرا ادھر آسمان کے کناروں کی طرف دیکھیں۔'' میں نے ادھر دیکھا، تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ''یہ آپ کی امت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❖❖❖

[1] كتاب الرقاق، باب يدخلون الجنة سبعون الفا بغير حساب

اَلْحَشْرُ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ

حشر اور اہل ایمان

مسئلہ 160 تمام انبیاء کرام علیہم السلام حشر میں نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر سب سے اونچا اور سب سے زیادہ نورانی ہوگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنبَرًا مِنْ نُوْرٍ وَ اِنِّيْ لَعَلٰى أَطْوَلِهَا وَ أَنْوَرِهَا)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❶ (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز ہر نبی کے لئے نور کا ایک منبر ہوگا اور میں سب سے بلند اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر بیٹھوں گا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 161 تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو میدان حشر میں جھنڈے دیئے جائیں گے سب سے اعلیٰ اور اونچا جھنڈا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ باقی انبیاء بھی آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لاَ فَخْرَ ، وَ بِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ لاَ فَخْرَ ، وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلاَّ تَحْتَ لِوَائِيْ ، وَ أَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَ لاَ فَخْرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز میں اولاد آدم کا

---

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث، فصل فی الشفاعة (5328/4)

❷ ابواب تفسیر القرآن ، باب و من سورة بنی اسرائیل (2516/3)

سردار ہوں گا اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا (حقیقت بیان کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں) میرے ہاتھ میں ''حمد'' کا جھنڈا ہوگا اور یہ بات فخر سے نہیں کہہ رہا، اس روز آدم علیہ السلام سے لے کر مجھ تک کوئی نبی ایسا نہیں ہوگا جو میرے جھنڈے کے نیچے نہ ہو اور سب سے پہلے میری (قبر کی) زمین شق ہوگی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 162 اہل ایمان حشر میں ہر طرح کی گھبراہٹ، پریشانی، ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہیں گے۔

﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝﴾ (103:21)

''اہل ایمان کو یہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے آگے بڑھ بڑھ کر ان سے ملیں گے (اور کہیں گے) یہی ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 103)

﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝﴾ (89:27)

''(قیامت کے روز) جو شخص نیکی (یعنی ایمان) لے کر آئے گا اسے اس کی بہتر جزا ملے گی اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔ (سورہ النمل، آیت نمبر 89)

مسئلہ 163 اہل ایمان کی خوشیوں میں مزید اضافہ کرنے کے لئے میدان حشر میں ہی انہیں جنت دکھادی جائے گی۔

﴿وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (90:26)

''اور جنت متقی لوگوں کے قریب لائی جائے گی۔'' (سورہ الشعراء آیت نمبر 90)

مسئلہ 164 حشر میں اہل ایمان کے چہرے روشن، تروتازہ اور ہشاش بشاش ہوں گے۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝﴾ (80:38-39)

''اس روز کچھ چہرے چمک رہے ہوں گے خوش و خرم اور ہنستے ہوں گے۔'' (سورہ عبس، آیت نمبر

(38تا39)

مسئلہ 165 حشر میں پچاس ہزار سال کا طویل عرصہ اہل ایمان کو دن کی ایک گھڑی کے برابر محسوس ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ ((تُوْضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُّوْرٍ وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِّنْ نَّهَارٍ)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا" (یا رسول اللہ ﷺ) قیامت کے روز مومن کہاں ہوں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی' بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے اہل ایمان کے لئے حشر کا (طویل) دن، ایک گھڑی کے برابر ہوگا۔" اسے طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 اہل ایمان کے لئے حشر کا دن سورج ڈھلنے سے لے کر غروب آفتاب تک ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 120 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 167 حشر کا طویل دن اہل ایمان کے لئے ظہر اور عصر کے درمیانی وقفہ کے برابر ہوگا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اہل ایمان کے لئے قیامت کا دن ظہر اور عصر کے درمیانی وقفہ کے برابر ہوگا۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ الترغيب والترهيب ، لمحى الدين ديب ، الجزء الرابع، رقم الحديث 5245

❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، الجزء الخامس ، رقم الحديث 2456

وضاحت : حشر کے دن کی طوالت اہل ایمان اپنے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے مطابق کم و بیش محسوس کریں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 168 اہل ایمان کو حشر میں صرف زکام جیسی تکلیف ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 121 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 169 ایک خوش نصیب خاتون کی میدان حشر میں باپردہ رہنے کی تمنا اور رسول اکرم ﷺ کی اس کے لئے دعا۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً)) فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ يَرَىٰ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ فَقَالَ: ((اِنَّ الْاَبْصَارَ شَاخِصَةٌ)) فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتِيْ قَالَ :((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتَهَا)). رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن اکٹھے کئے جائیں گے۔“ ایک عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایک دوسرے کو کیسے دیکھیں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آنکھیں (خوف سے) پتھرائی ہوئی ہوں گی (یعنی کسی کو دیکھنے کا ہوش نہیں رہے گا۔)“ اس خاتون نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں (اس روز) اللہ تعالیٰ میرا پردہ رکھیں۔“ آپ ﷺ نے دعا فرمائی ”یا اللہ! اس کا پردہ رکھنا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

***

❶ الترغیب والترهیب ، لمحی الدین دیب ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث 5245

مَنْظَرُ الْعَدَالَةِ الْإِلٰهِيَّةِ فِي الْحَشْرِ

حشر میں عدالتِ الٰہی کا منظر

مسئلہ 170 عدالت قائم ہونے سے پہلے آسمان پھٹ جائے گا۔فضا میں ہر طرف بادل پھیل جائیں گے اور حق تعالیٰ فرشتوں کی معیت میں میدانِ حشر میں نزول اجلال فرمائیں گے۔

﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلآئِكَةُ تَنْزِيْلاً ○ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ط وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا○﴾(25:25-26)

”اس روز آسمان پھٹ جائے گا اور بادل نمودار ہو جائیں گے فرشتے گروہ در گروہ اتارے جائیں گے اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی کافروں کے لئے وہ دن بڑا سخت ہوگا۔“(سورہ الفرقان، آیت نمبر 25تا26)

مسئلہ 171 عدالت الٰہی کے اطراف وجوانب میں فرشتے کھڑے ہوں گے۔

مسئلہ 172 حق تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔

﴿وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○﴾(69:17)

”فرشتے اطراف وجوانب میں ہوں گے اور آٹھ فرشتے اس روز تیرے رب کا عرش اوپر اٹھائے ہوں گے۔“(سورہ الحاقہ، آیت نمبر 17)

مسئلہ 173 کچھ فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے۔

﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا○﴾(89:22)

”اور تمہارا رب اس طرح جلوہ فرما ہوگا کہ فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے۔“(سورہ الفجر، آیت نمبر 22)

اَلْاَشْهَادُ لِلْعَدَالَةِ الْاِلٰهِيَّةِ

عدالتِ الٰہی کے گواہ

مَسئلہ 174 امت محمدیہ کو اسلام پہنچانے کی گواہی خود رسول اکرم ﷺ دیں گے۔

مَسئلہ 175 دیگر امتوں کے انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی اپنی امتوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی گواہی دیں گے۔

﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۝﴾(41:4)

”کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں (یعنی امت محمدیہ ﷺ) پر تمہیں (یعنی محمد ﷺ) کو گواہ کی حیثیت سے لائیں گے۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 41)

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط﴾(143:2)

”اور اس طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں (یعنی دوسری امتوں) کے بارے میں گواہی دو اور رسول تمہارے بارے میں گواہی دے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 143)

مَسئلہ 176 جو امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلانے کی کوشش کریں گی ان انبیاء کے حق میں امت محمدیہ ﷺ کے علماء و فضلاء گواہی دیں گے کہ ان انبیاء نے واقعی اللہ کا دین اپنی اپنی امت تک پہنچا دیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ؟فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ

فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ یَشْهَدُ لَکَ ؟ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَیَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَیَکُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا کُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’قیامت کے روز نوح علیہ السلام کو پکارا جائے گا وہ عرض کریں گے۔ ’’اے میرے رب! میں حاضر ہوں آپ کا حکم بجالانے کے لئے۔‘‘ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ ’’کیا تو نے میرا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچایا تھا؟‘‘ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے ’’یا اللہ پہنچایا تھا۔‘‘ پھر نوح علیہ السلام کی امت سے پوچھا جائے گا۔ ’’کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں میرا پیغام نہیں پہنچایا تھا؟‘‘ امت کہے گی ’’ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔‘‘ اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے پوچھیں گے ’’تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟‘‘ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے۔ ’’محمد ﷺ اور ان کی امت میرے گواہ ہیں۔‘‘ چنانچہ امت محمدیہ ﷺ کے لوگ گواہی دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے یقیناً اللہ کا پیغام اپنی امت تک پہنچایا تھا اور محمد ﷺ تم (یعنی امت محمدیہ ﷺ) پر گواہ بنیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا ’’اور اس طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تمہارے اوپر گواہ بنے۔‘‘ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 143) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 177 ملائکہ، انبیاء، اولیاء، صلحاء اور شہداء بھی عدالتِ الٰہی میں گواہ ہوں گے۔

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْکِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝﴾(69:39)

’’زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی، نامہ اعمال لایا جائے گا انبیاء اور شہداء بھی آئیں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا۔‘‘ (سورہ زمر، آیت نمبر 69)

مسئلہ 178 کراماً کاتبین کا تیار کیا ہوا محضر نامہ انسان کے اعمال کی گواہی دے گا۔

﴿وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾(82:10-12)

❶ کتاب التفسیر ، باب قوله تعالٰی و کذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا......

’’اور بے شک تمہارے اوپر نگران مقرر ہیں جو عزت والے ہیں اور اعمال لکھتے ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتے ہیں۔‘‘ (سورہ الانفطار، آیت نمبر 10-12)

﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○﴾ (50:17-18)

’’انسان کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے دو کاتب ہر چیز ثبت کر رہے ہیں کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔‘‘ (سورہ ق، آیت نمبر 17-18)

مسئلہ 179 انسان کے ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دیں گے۔

﴿حَتّٰى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ط قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○﴾ (41:20-21)

’’جب سارے کافر (جہنم کے کنارے) پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے کافر اپنی کھالوں سے کہیں گے ’’تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی ہمیں اس نے قوتِ گویائی دی جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور اب اسی کی طرف واپس پلٹائے جا رہے ہو۔‘‘ (سورہ حم سجدہ، آیت نمبر 20 تا 21)

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○﴾ (36:65)

’’آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہمارے ساتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔‘‘ (سورہ یٰس، آیت نمبر 65)

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْ يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (24:24)

''اس روز مجرموں کی اپنی زبانیں اپنے ہاتھ اپنے پاؤں ہی ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔''

(سورہ نور، آیت نمبر 24)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَارِبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ ہنسے اور (ہم سے پوچھا) ''کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟'' ہم نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''(قیامت کے روز) بندے کی اپنے رب سے ہونے والی گفتگو پر مجھے ہنسی آئی ہے'' انسان کہے گا ''اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی (یعنی تیرا وعدہ ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔)'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''ہاں کیوں نہیں!'' انسان کہے گا ''میں اپنے خلاف کسی دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتا سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''اچھا آج تیری ذات کی گواہی ہی تیرے لئے کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی (اس پر زائد ہوگی۔)'' چنانچہ انسان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضا کو حکم دیا جائے گا ''بولو'' چنانچہ وہ انسان کے اعمال کی گواہی دیں گے اس کے بعد انسان کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی اور وہ اپنے اعضاء سے مخاطب ہو کر کہے گا دوری اور ہلاکت ہو تمہارے لئے، میں تو تمہاری خاطر ہی جھگڑا کر رہا تھا۔ (کہ تم جہنم سے بچ سکو)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الزھد والرقائق، رقم الحدیث 2969

مسئلہ 180 اعضاء میں سے سب سے پہلے بائیں ران گواہی دے گی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ((اِنَّ اَوَّلَ عَظْمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ يُخْتَمُ عَلَى الْاَفْوَاهِ فَخِذُهُ مِنَ الرَّجُلِ الشِّمَالِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس دن زبانوں پر مہر لگادی جائے گی اس روز انسانی اعضاء میں سے سب سے پہلے بائیں ران گواہی دے گی۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 اذان دینے والے شخص کی اذان سننے والے جن و انس حجر اور شجر سب اس کی گواہی دیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لاَ يَسْمَعُهُ جِنٌّ وَ لاَ اِنْسٌ وَ لاَ شَجَرٌ وَ لاَ حَجَرٌ اِلاَّ شَهِدَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”موذن کی اذان سننے والے انسان، شجر اور حجر سارے (قیامت کے روز) گواہی دیں گے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَ لاَ اِنْسٌ وَ لاَ شَيْءٌ اِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”موذن کی آواز جن، انسان یا جو چیز سنتی ہے قیامت کے روز وہ اس (موذن) کے حق میں گواہی دے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182 ہاتھ کی جن انگلیوں پر تسبیحات شمار کی جاتی ہیں وہ انگلیاں قیامت کے

---

1. مجمع الزوائد ، تحقیق عبداللہ الدرویش ، کتاب البعث ، باب ما جاء فی الحساب (18399/10)
2. ابواب الاذان ، باب فضل الاذان (591/1)
3. کتاب الاذان ، باب فضل التاذین

روز گواہی دیں گی۔

عَنْ يُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَإِنَّهُمْ مَسْئُوْلاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَ لا تَغْفُلْنَ فَتَنْسِيْنَ الرَّحْمَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ ❶ (حسن)

حضرت یسرۃ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ خاتون تھیں، کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہنا اپنے اوپر لازم کر لو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) وہ سوال کی جائیں اور بلوائی جائیں گی۔ یہ تسبیحات پڑھنے سے غافل نہ ہونا ورنہ رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔'' اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 سجدہ کی جگہ قیامت کے روز گواہی دے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ مَنْ سَجَدَ فِيْ مَوْضِعٍ عِنْدَ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ شَهِدَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِيْ زَوَائِدِ الزُّهْدِ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے کسی حجر یا شجر کے قریب کسی جگہ سجدہ کیا قیامت کے روز وہ جگہ اللہ کے حضور گواہی دے گی۔ ابن مبارک نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 184 زمین کا ٹکڑا یا خطہ بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ قَالَ ((اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟)) قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ ((فَإِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا .)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ❸

---

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثالث ،رقم الحدیث 2835

❷ التذکرہ للقرطبی ، رقم الصفحہ 269

❸ مجمع الزوائد ، تحقیق عبداللہ الدرویش ، کتاب البعث ، باب ما جاء فی الحساب (18399/10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ زلزال کی) یہ آیت تلاوت فرمائی ”﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ (اس روز زمین اپنی خبریں بیان کرے گی)“ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ”کیا تم جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہوں گی؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”زمین کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر مرد اور ہر عورت کے عمل کے بارے میں گواہی دے گی جو اس نے زمین کی پشت پر کیا ہوگا اور کہے گی (فلاں مرد اور عورت نے) فلاں فلاں دن یہ عمل کیا تھا یہی زمین کی خبریں ہوں گی۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 حجر اسود قیامت کے روز استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ ((وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُبِهِمَا وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ”اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی، جس سے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

****

[1] ابواب الحج، باب السجود علی الحجر الاسود، رقم الحدیث 961

اَلْحُضُوْرُ فِی الْعَدَالَۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ

اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضری

مَسْئلہ 186 عدالت الٰہی میں ہر چھوٹے بڑے سے جواب طلبی ہوگی۔

﴿فَوَ رَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○﴾(93-92:15)

''تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے؟''

(سورہ الحجر، آیت نمبر 92 تا 93)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ ((اَلاَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاَمِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَ ھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَ الرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ ھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ بَعْلِھَا وَ وَلَدِہٖ وَ ھُوَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَ ھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلاَ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر آدمی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جو شخص لوگوں پر حکمران ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے لہٰذا اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی حاکم ہے، لہٰذا اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا، غلام (یا ملازم) اپنے مالک کے مال پر حاکم ہے، لہٰذا اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ آگاہ رہو تم میں سے ہر کوئی (اپنے اپنے دائرہ کار میں) حاکم ہے اور

❶ کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل

ہر ایک اپنی اپنی رعیت کے بارے میں (قیامت کے روز) جواب دہ ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 187 فرشتوں سے جواب طلبی۔

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○﴾ (42-40:34)

''جس روز اللہ تعالیٰ سارے انسانوں کو اکٹھا کریں گے پھر فرشتوں سے پوچھیں گے کیا یہ (مشرک) تمہاری عبادت کیا کرتے تھے؟ فرشتے عرض کریں گے آپ کی ذات شریکوں سے پاک ہے ہمارے سرپرست آپ ہی ہیں نہ کہ یہ۔ دراصل یہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ان مشرکوں کی اکثریت ان پر ایمان لائی ہوئی تھی (اس وقت کہا جائے گا) آج تم میں سے کوئی دوسرے کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ظالموں (یعنی مشرکوں) سے ہم کہیں گے اس آگ کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔'' (سورہ سبا، آیت نمبر 40-42)

مسئلہ 188 رسولوں سے جواب طلبی۔

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○﴾ (109:5)

''جس روز اللہ تعالیٰ سارے رسولوں کو جمع کرکے پوچھے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے ہم کو علم نہیں، غیب کا علم رکھنے والے تو آپ ہی ہیں۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 109)

﴿وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ○﴾ (11:77)

''اور جب رسولوں کی حاضری کا وقت آپہنچے گا۔'' (سورہ المرسلات، آیت نمبر 11)

مسئلہ 189 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جواب طلبی۔

﴿ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ

دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○﴾ (5:116-118)

''اور جب اللہ تعالیٰ (عیسیٰ علیہ السلام سے) پوچھیں گے ''اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو الٰہ بنالو؟'' عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے ''سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے حق نہ تھا اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا جو کچھ میرے دل میں ہے آپ خوب جانتے ہیں لیکن جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا آپ کی ذات تو غیب کی باتوں سے خوب واقف ہے میں نے انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا وہ یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے جب تک میں ان کے درمیان تھا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھے (آسمانوں پر) اٹھالیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا اور ہر چیز کے نگہبان تو آپ ہی ہیں اب اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف فرمادیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔'' (سورہ المائدۃ آیت، نمبر 116-118)

مسئلہ 190 اولیاء اللہ سے جواب طلبی۔

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ط ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ○﴾ (25:17-18)

''جس روز اللہ تعالیٰ مشرکوں اور ان کے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے اکٹھا کرے گا اور پوچھے گا ''کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا یہ خود ہی سیدھی راہ سے

بھٹک گئے؟ وہ عرض کریں گے سبحان اللہ ہماری یہ مجال کہاں تھی کہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا معبود بنائیں آپ نے خود ہی انہیں اوران کے آباؤ اجداد کو خوب سامانِ زندگی دیا حتی کہ یہ آپ کی یاد بھول گئے اور ہلاکت زدہ ہو کر رہ گئے۔'' (سورہ فرقان، آیت نمبر 17 تا 18)

مسئلہ 191 جنات سے جواب طلبی۔

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَآؤُهُمْ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ أَجَلَنَا الَّذِيْٓ أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○﴾ (129-128:6)

''جس روز اللہ سب کو اکٹھا کرے گا اور (جنوں سے فرمائے گا) اے گروہ جن! تم نے انسانوں کی کثیر تعداد کو کیوں گمراہ کر ڈالا؟ انسانوں میں سے جو ان جنوں کے دوست تھے وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور جو وقت آپ نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا اس پر ہم حاضر ہو گئے ہیں۔ ارشاد ہوگا اچھا اب تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اس میں تم ہمیشہ رہو گے الا یہ کہ اللہ کسی کو آگ سے بچانا چاہے بے شک تیرا رب بڑی حکمت والا اور خوب جاننے والا ہے۔ اور اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنا دیتے ہیں کیونکہ وہ ایک جیسے ہی عمل کرتے تھے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 128-129)

وضاحت : جنوں کا انسانوں سے فائدہ اٹھانا یہ ہے کہ انہیں گمراہ کیا ان سے شرک بدعات اور دیگر کافرانہ کام کروائے انسانوں کا جنوں سے فائدہ اٹھانا یہ ہے کہ ان سے ناجائز غلیظ اور گندے کام کروائے۔ مثلاً جادو ٹونے اور تعویذ وغیرہ۔

مسئلہ 192 جنوں اور انسانوں سے جواب طلبی۔

﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○﴾ (130:6)

''اے گروہ جن وانس ! کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور آج کے دن کے انجام سے ڈراتے ؟ وہ عرض کریں گے ہاں ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں مبتلا کر رکھا تھا (لہٰذا قیامت کے روز) وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ واقعی کافر تھے۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 130)

مسئلہ 193 اللہ اور رسول ﷺ کو جھٹلانے والوں سے جواب طلبی۔

﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰى إِذَا جَآءُوْا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○﴾ (85-83:27)

''اور جس روز ہم ہر امت میں سے ایسے لوگوں کو گروہ در گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے اور پھر ان کی (گناہوں کے لحاظ سے) درجہ بندی کی جائے گی یہاں تک کہ سارے کے سارے (اللہ کی عدالت میں) حاضر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم نے میری آیات کو سمجھے بغیر ہی جھٹلا دیا تھا؟ اگر ایسا نہیں تو پھر اور تم کیا کرتے رہے؟ (یعنی کیا تم نے سوچ سمجھ کر میری آیت کو جھٹلایا تھا یا بلا سوچے سمجھے) چنانچہ ان کے اسی ظلم (یعنی تکذیب) کی وجہ سے ان پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے گا اور وہ کوئی بات نہیں کر سکیں گے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 83-85)

مسئلہ 194 مشرکوں سے جوب طلبی۔

﴿وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ أَغْوَيْنَا ج أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ج تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ز مَا كَانُوْٓا إِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ○ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ج لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ○ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○﴾ (66-62:28)

’’جس روز اللہ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا میرے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (میرا شریک) سمجھتے تھے؟ جن پر یہ سوال سچ ثابت ہوگا (یعنی مشرک) وہ جواب دیں گے اے ہمارے رب! بے شک یہی وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے گمراہ کیا اور انہیں ہم نے اسی طرح گمراہ کیا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے (یعنی انہیں گمراہ کرنے کے لئے کوئی زبردستی یا جبر نہیں کیا) ہم آپ کے سامنے (ان کی گمراہی سے) برأت کا اظہار کرتے ہیں (یہ اپنی گمراہی کے خود ذمہ دار ہیں) یہ ہماری بندگی نہیں کرتے تھے (بلکہ اپنی خواہشات اورنفس کی بندگی کرتے تھے) پھر مشرکوں سے کہا جائے گا ذرا پکارو اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو چنانچہ مشرک اپنے شریکوں کو پکاریں گے لیکن وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور (مشرک اپنی آنکھوں سے اپنے شرک کا) عذاب دیکھ لیں گے (اور تمنا کریں گے) کاش وہ سیدھے راستے پر ہوتے۔ اس روز اللہ تعالیٰ (مشرکوں کو) پکارے گا اور یہ بھی پوچھے گا ذرا یہ تو بتاؤ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ اس وقت انہیں ساری (مشرکانہ دلیلیں) بھول جائیں گی اور وہ ایک دوسرے سے بھی پوچھ نہیں سکیں گے۔‘‘ (سورہ القصص، آیت نمبر 62-66)

مَسئلہ 195 منکرین قیامت سے جواب طلبی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ لَهٗ أَلَمْ اَجْعَلْ لَکَ سَمْعًا وَ بَصَرًا وَ مَالًا وَ وَلَدًا وَ سَخَّرْتُ لَکَ الْاَنْعَامَ وَ الْحَرْثَ وَ تَرَکْتُکَ تَرْأَسُ وَ تَرْبَعُ فَکُنْتَ تَظُنُّ اَنَّکَ مُلَاقِیَّ یَوْمَکَ هٰذَا ؟ فَیَقُوْلُ لاَ ، فَیَقُوْلُ لَهُ الْیَوْمَ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا’’قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا’’کیا میں نے تجھے کان، آنکھ، مال اور اولاد نہیں دی تھی، تیرے لئے مویشی اور کھیت مسخر نہیں کئے تھے، تجھے سرداری کا موقع بھی عطا کیا تا کہ تو ایک چوتھائی معاوضہ وصول کرے، پھر کیا آج کے روز ملاقات کا تجھے یقین تھا (یا نہیں)؟‘‘ آدمی کہے گا

❶ ابواب صفة القیامة ، باب منه (1978/2)

''نہیں۔'' اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائیں گے ''آج ہم تجھے اسی طرح بھلائے دیتے ہیں جس طرح تو نے ہمیں بھلا دیا تھا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 منافقوں سے جواب طلبی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَيَلْقَى الْعَبْدُ رَبَّهُ فَيَقُوْلَ اَیْ فُلاَنُ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَ أُسَوِّدْكَ وَ أُزَوِّجْكَ وَ أُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَ أَذَرْكَ تَرْأَسُ وَ تَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ : بَلٰى يَا رَبِّ ! ، فَيَقُوْلُ أَ ظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلاَقِيَّ ؟ فَيَقُوْلُ : أَیْ رَبِّ ، اٰمَنْتُ بِكَ وَ بِكِتَابِكَ وَ بِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَ صُمْتُ وَ تَصَدَّقْتُ وَ يُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ ، فَيَقُوْلُ هَاهُنَا إِذًا ثُمَّ يَقُوْلُ : اَلْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ فَيَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْهَدُ عَلَیَّ ؟ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ ، وَ يُقَالُ لِفَخِذِهٖ : اِنْطِقِیْ . فَيَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَ لَحْمُهٗ وَ عِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ ، وَ ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ ، وَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِیْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے سے ملاقات کرے گا تو پوچھے گا ''اے فلاں شخص! کیا میں نے (دنیا میں) تجھے عزت عطا نہیں کی تھی؟ تجھے سرداری سے نہیں نوازا تھا؟ تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لئے مسخر نہیں کئے تھے؟ کیا میں نے تجھے اپنی قوم پر حکمرانی کرنے کا موقع نہیں دیا تھا جس سے تو ایک چوتھائی (معاوضہ) وصول کرتا تھا؟'' بندہ عرض کرے گا ''کیوں نہیں میرے رب! تو نے سب کچھ مجھے دیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ پوچھیں گے ''کیا تو مجھ سے ملنے پر ایمان رکھتا تھا؟'' بندہ عرض کرے گا ''ہاں میرے رب! میں تیری ذات پر تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا۔'' وہ آدمی جہاں تک ہو سکے گا اپنی تعریف کرے گا اور اپنے بارے میں اچھی باتیں بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''اچھا ذرا ٹھہرو، ہم ابھی تمہارے خلاف گواہ لاتے ہیں۔'' بندہ اپنے دل میں سوچے گا، میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ بندے کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اس کی ران کو حکم دیں گے

[1] کتاب الزهد والرقائق

''گواہی دے۔'' چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈی بندے کے اعمال کی گواہی دے گی۔ اللہ تعالیٰ یہ گواہی اس لئے مہیا کریں گے تاکہ بندے کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ یہ شخص منافق ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 مجرم لوگ عدالت الٰہی میں ذلت اور رسوائی کے باعث سر جھکا کے کھڑے ہوں گے۔

﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝﴾(12:32)

''کاش! تم دیکھو جب مجرم لوگ اپنے رب کے حضور سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور سن لیا ہمیں واپس بھیج دے ہم نیک اعمال کریں گے۔ اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔'' (سورہ سجدہ، آیت نمبر 12)

مسئلہ 198 کافر اور مشرک اپنی جان بچانے کے لئے اللہ کی عدالت میں جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝﴾(18:58)

''جس روز اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا اس روز یہ لوگ اللہ کے سامنے بھی اسی طرح (جھوٹی) قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے تھے اور سمجھیں گے کہ اس طرح ان کا کچھ کام بن جائے گا (یعنی عذاب سے بچ جائیں گے) خوب جان لو، وہ لوگ پرلے درجہ کے جھوٹے ہیں۔'' (سورہ المجادلہ، آیت نمبر 18)

مسئلہ 199 اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

﴿قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ

قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ○مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ○﴾(50:27-29)

''اس کا ساتھی (یعنی شیطان) عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا تھا۔ارشاد ہوگا میری عدالت میں جھگڑا مت کرو میں تمہیں پہلے ہی اس انجام بد سے خبردار کر چکا ہوں ہمارا فیصلہ بدلا نہیں جاتا اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔'' (سورۃ ق آیت نمبر 27-29)

مَسئلہ 200 اہل ایمان کو عدالت الٰہی میں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ مہمانوں کی طرح پیش کیا جائے گا۔

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا○﴾(19:85)

''قیامت کے روز ہم متقی لوگوں کو مہمانوں کی طرح رحمان کے حضور پیش کریں گے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 85)

مَسئلہ 201 عدالت میں اعمال نامہ کی پیشی، فرد جرم اور حق تعالیٰ کا پر جلال فیصلہ!

﴿وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ○ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ○ نِ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ○﴾ (50:23-26)

''انسان کا (فرشتہ) ساتھی (عدالت میں) عرض کرے گا (اس شخص کا اعمال نامہ) یہ میرے پاس تیار ہے (جو سرکار کی خدمت میں حاضر ہے) حکم ہوگا حق سے عناد رکھنے والے نیکی سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور شک میں پڑنے والے ہر کٹے کافر کو جہنم میں پھینک دو جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو اِلٰہ بنائے بیٹھا تھا اور اسے شدید عذاب میں مبتلا کر دو۔'' (سورہ ق، آیت نمبر 23-26)

وضاحت : ساتھی سے مراد وہ فرشتہ ہے جو دنیا میں انسان کا نامہ اعمال تیار کرنے پر مامور تھا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مَسئلہ 202 عدالتِ الٰہی کے فیصلوں پر نظر ثانی ممکن نہیں ہوگی۔

﴿وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ط وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○﴾(13:41)

''اللہ ہی فیصلہ فرمائے گا اور اس کے فیصلہ پر کوئی نظر ثانی کرنے والا نہیں اور (وقت آنے پر) وہ فوراً

حساب لے لے گا۔'' (سورہ الرعد، آیت نمبر 41)

﴿لاَ یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ ○﴾ (23:21)

''اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے اس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور باقی سب لوگ سوال کئے جائیں گے۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 23)

﴿ وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○﴾ (129:3)

''زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے وہ جسے چاہے گا معاف فرمائے گا جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت، نمبر 129)

++O++

اَلْحَوْضُ الْکَوْثَرُ

حوض کوثر ❶

مسئلہ 203 میدان حشر میں ہر نبی کو پانی کا ایک حوض دیا جائے گا جس پر اس کے امتی آ کر پانی پئیں گے۔

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَ اِنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَ اِنِّیْ أَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ أَكْثَرُهُمْ وَارِدَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷ (صحيح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 204 حوض کوثر کا پانی سب سے پہلے رسول رحمت ﷺ نوش جاں فرمائیں گے۔

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا حَوْضُكَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ ((هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلٰى بُصْرٰى ثُمَّ يَمُدُّنِی اللّٰهُ فِيْهِ بِكُرَاعٍ لاَ يَدْرِیْ بَشَرٌ مِمَّنْ خُلِقَ أَیُّ طَرَفَيْهِ)) قَالَ : فَكَبَّرَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ((أَمَّا الْحَوْضُ فَيَزْدَحِمُ عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ يُقْتَلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَمُوْتُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ أَرْجُوْ اَنْ يُوْرِدَنِی اللّٰهُ الْكُرَاعَ فَأَشْرَبَ مِنْهُ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ❸ (حسن)

---

❶ یاد رہے کہ حوض کوثر اور نہر کوثر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نہر کوثر جنت کے اندر ہوگی جبکہ حوض کوثر جنت سے باہر میدان حشر میں ہوگا البتہ حوض کوثر میں پانی جنت کی نہر کوثر سے ہی آئے گا۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 212

❷ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (1988/2)

❸ الترغيب والترهيب ، لمحی الدين ديب ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 5301

حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ''جس حوض کا آپ ﷺ ذکر فرماتے ہیں وہ کیسا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کی ایک سمت) صنعا سے بصریٰ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے پھر اللہ تعالیٰ اس حوض سے ایک پرنالہ (پائپ) مجھ تک پہنچا دیں گے جس کے بارے میں کوئی بشر نہیں جانتا کہ وہ پرنالہ حوض کی کون سی سمت سے نکالا گیا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حوض پر فقراء مہاجرین کا ہجوم ہوگا جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اور مارے گئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس پرنالے کو مجھ تک پہنچائیں گے تو (سب سے پہلے) میں اس سے پانی پیوں گا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205 حوض کوثر پر سب سے پہلے سیراب ہونے والی جماعت مہاجرین فقراء کی ہوگی۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رَءُ وْسًا أَلدَّنِسِ ثِيَابًا أَلَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِمَاتِ وَ لَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَّدُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے حوض پر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑے، ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 206 انصار مدینہ سے آپ نے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَوْعِدُكُمْ حَوْضِيْ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ[2] (صحیح)

---

[1] ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في صفة الحوض (1989/2)

[2] كتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبينا ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے جماعت انصار! میرا تمہارے ساتھ حوض پر ملنے کا وعدہ ہے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 207 حوض کوثر کا پانی مسک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔

مسئلہ 208 جو شخص ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص حوض کوثر کے پانی سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوْضِيْ مِنْ كَذَا اِلٰى كَذَا، فِيْهِ الْآنِيَةُ عَدَدُ النُّجُوْمِ ، أَطْيَبُ رِيْحاً مِنَ الْمِسْكِ ، وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا ، وَ مَنْ لَمْ يَشْرِبْ مِنْهُ لَمْ يُرْوَ أَبَدًا)) .رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ الطَّبْرَانِيُّ❶ (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا اور اتنا لمبا ہے، ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر جام ہیں، اس کے پانی کی خوشبو مسک سے زیادہ ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو شخص ایک بار حوض کوثر سے پانی پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔“ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 209 جو شخص حوض کوثر سے پانی پیئے گا اسے کبھی کوئی غم یا خوف لاحق نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا لَمْ يُسَوَّدْ وَجْهُهُ اَبَدًا)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ❷ (حسن)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے حوض کوثر سے ایک

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 5258
❷ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، الجزء الرابع، رقم الحدیث 5245

بار پانی پی لیا وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔'' اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 210 آپ ﷺ کے حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔

عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَرٰی فِیْهِ اَبَارِیْقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ''حوض کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے ستاروں کے برابر دیکھو گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 211 حوض کوثر کی ایک سمت مدینہ اور عمان کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی۔ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر)

مَسئله 212 حوض کوثر میں پانی جنت سے آنے والے دو پرنالوں کے ذریعہ آئے گا جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا۔

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنِّیْ لَبِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْیَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ وَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْهِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ثوبان ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''حوض کوثر کے کنارے پر میں اہل یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ حوض کا پانی اہل یمن کی طرف بہہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر پئیں گے)'' آپ سے عرض کیا گیا ''حوض کا عرض کتنا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد

---

❶ کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

❷ کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

فرمایا "مدینہ سے لے کر عمان تک۔" پھر حوض کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا "وہ کیسا ہوگا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "میرے حوض میں جنت کے دو پرنالوں سے پانی آئے گا ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا ہوگا دوسرا چاندی کا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① عمان، اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ② دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کی چاروں سمتیں برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "حوض کی چوڑائی، اس کی لمبائی کے برابر ہے۔" (ترمذی)

مسئلہ 213 کافر پانی پینے کے لئے حوض کوثر پر آنے کی کوشش کریں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں وہاں سے دور ہٹا دیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَا ذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَزُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ حَوْضًا)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْرِفُنَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استھان سے) ہٹا دیتا ہے۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں! تم میرے پاس آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہوگی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 مرتد لوگ بھی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ إِذَا زُمْرَةٌ ،

❶ كتاب الزهد ، باب ذكر الحوض (3471/2)

حَتّٰی إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَیْنِیْ وَ بَیْنِهِمْ فَقَالَ : هَلُمَّ ، فَقُلْتُ ((أَیْنَ؟)) قَالَ : إِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ ((وَ مَا شَأْنُهُمْ ؟)) قَالَ : إِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰی أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ أُخْرٰی ، حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَیْنِیْ وَ بَیْنِهِمْ ، فَقَالَ هَلُمَّ ، قُلْتُ ((أَیْنَ ؟)) قَالَ إِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ ((مَا شَأْنُهُمْ ؟)) قَالَ : اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰی أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی فَلاَ أُرَاهُ یَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلاَّ مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا ،لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آئے گی میں انہیں پہچان لوں گا (کہ یہ میرے امتی ہیں) اتنے میں میرے اوران کے درمیان ایک شخص نمودار ہوگا (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوگا) وہ اس جماعت سے کہے گا ''ادھر آؤ۔'' میں کہوں گا ''انہیں کہاں لے جارہے ہو؟'' وہ شخص کہے گا ''جہنم میں ،واللہ !انہیں جہنم کی طرف لے جارہاہوں ۔'' میں پوچھوں گا ''ان کا جرم کیا ہے؟'' وہ جواب دے گا ''آپ کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل (دین اسلام سے) پھر گئے تھے۔'' پھر ایک دوسری جماعت میرے سامنے آئے گی حتی کہ میں انہیں بھی پہچان لوں گا (کہ میرے امتی ہیں) اتنے میں میرے اوران کے درمیان ایک آدمی حائل ہو جائے گا)اورانہیں کہے گا ''ادھر آؤ۔'' (یعنی حوض کوثر سے واپس لے جائے گا) میں کہوں گا ''انہیں کہاں لے جاؤ گے؟'' وہ جواب دے گا ''جہنم کی طرف ،اللہ کی قسم !انہیں جہنم کی طرف ہی لے کے جارہاہوں۔'' میں پوچھوں گا ''ان کا جرم کیا ہے؟'' وہ کہے گا ''یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں لاوارث اونٹ کی طرح ان میں سے کوئی بھی جہنم سے نہیں بچے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس طرح لاوارث اونٹ کو ہر کوئی اونٹوں کے باڑے سے نکال باہر کرتا ہے اسی طرح مرتدوں کا قیامت کے روز کوئی والی وارث نہیں بنے گا اور وہ سیدھے جہنم رسید ہوں گے۔

مسئلہ 215 بدعتی لوگ بھی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

---

❶ کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَنَا فَرَّطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَ لَيُرْفَعُنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں حوض پر تمہارا میر سامان ہوں گا تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا ''اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔'' جواب میں کہا جائے گا ''آپ نہیں جانتے ، انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کر دیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 216 جھوٹے اور ظالم حکمرانوں سے تعاون کرنے والے بھی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((اِسْمَعُوْا)) قُلْنَا : قَدْ سَمِعْنَا ، قَالَ ((اِسْمَعُوْا)) قُلْنَا : قَدْ سَمِعْنَا ، قَالَ ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ فَلاَ تُصَدِّقُوْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ لاَ تُعِيْنُوْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَإِنَّ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ حَبَّانَ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ''سنو!'' ہم نے عرض کیا ''ہم سننے کے لئے بالکل تیار ہیں۔'' آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا ''سنو!'' ہم نے دوبارہ عرض کیا ''ہم سننے کے لئے بالکل تیار ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے بعد حکمران آئیں گے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرنا بے شک جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا وہ حوض پر نہیں آئے گا۔'' اسے طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

❶ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في صفة الحوض (1988/2)

❷ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، الجزء الرابع، رقم الحديث 3315

اَلشَّـــفَاعَـــةُ

شفاعت کے مسائل[1]

مسئلہ 217 میدان حشر میں طویل مدت تک بھوک پیاس سے، شدید گرمی اور بدبودار پسینے میں شرابور لوگ تنگ آ کر کبار انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حساب کتاب شروع کرنے کی سفارش کریں، تمام انبیاء کرام علیہم السلام سفارش کرنے سے انکار کردیں گے۔ آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ حاضر ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب کتاب شروع کرنے کے لئے سفارش کریں گے۔ اسے شفاعت کبریٰ یا شفاعت عظمیٰ کہا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ وَ يَقُوْلُ ائْتُوْا نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِىْ اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا مُوْسٰى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ خَطِيْئَتَهٗ اِئْتُوْا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ

[1] شفاعت سے متعلق مفصل مسائل جاننے کے لئے ''شفاعت کا بیان'' (تفہیم السنہ جز 16) کا مطالعہ فرمائیں

فَيَأْتُوْنِيْ فَاسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِيْ إِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ قُلْ يُسْمَعْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعَ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْ ثُمَّ اشْفَعُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ❶

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' قیامت کے روز لوگ اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے ہمیں اپنے رب کے حضور (کسی سے) سفارش کروانی چاہئے تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ہمیں اس جگہ (یعنی حشر) کی تکلیف سے نجات دے۔ چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں آج ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کردیں (کہ وہ حساب کتاب شروع کرے اور حشر کی تکلیف سے ہمیں نجات دے) آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی غلطی یاد کرکے نادم ہوں گے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے سب سے پہلے رسول ہیں۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا اور اپنی غلطی یاد کرکے نادم ہوں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ نے اپنا دوست بنایا ہے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا وہ بھی اپنی غلطی پر نادم ہوں گے اور کہیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں (دنیا میں) براہ راست کلام سے نوازا، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے آج میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کئے جاچکے ہیں پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے باریابی کی اجازت طلب کروں گا اور جیسے ہی اپنے رب کو دیکھوں گا سجدے میں گر پڑوں گا اللہ تعالیٰ جتنی مدت تک چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا پھر کہا

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 118

جائے گا سر اٹھاؤ، سوال کرو دیئے جاؤ گے، بات کرو سنی جائے گی، سفارش کرو، قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پھر (اس اجازت ملنے پر) اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے (اس وقت) سکھائے گا (حمد و ثناء کے بعد) میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے لئے سفارش کروں گا۔ (جو مان لی جائے گی)'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 شفاعتِ کبریٰ کے لئے رسول اکرم ﷺ جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ میں گر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی دیر تک حمد و ثناء کریں گے پھر آپ ﷺ کو سفارش کی اجازت ملے گی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اٰتِی بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لاَ اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا ''کون ہے؟'' میں جواب دوں گا ''محمد (ﷺ)!'' خازن کہے گا ''مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لئے (جنت کا) دروازہ نہ کھولوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 شفاعتِ کبریٰ کے نتیجہ میں سب سے پہلے امت محمدیہ کے 49 لاکھ افراد بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَ لاَ عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَ ثَلاَثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❷ (صحیح)

---

❶ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة

❷ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في الشفاعة (1984/2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے نتیجہ میں پہلے جو کے برابر ایمان رکھنے والے مسلمان جہنم سے نکالے جائیں گے پھر چیونٹی یا رائی کے برابر ایمان رکھنے والے مسلمان جہنم سے نکالے جائیں گے اور آخر میں چیونٹی یا رائی سے بھی کم ایمان رکھنے والے مسلمان جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَ يُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ اَلْآنَ ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ وَ سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ ! فَيُقَالُ : انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ ، وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ وَ سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ أَنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 119

فرمایا ''پھر میں اپنے رب سے حاضری کی اجازت مانگوں گا، مجھے اجازت دی جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد وثناء کے وہ کلمے سکھائے گا جو اس وقت میں نہیں جانتا میں ان کلموں سے اس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔'' ارشاد ہوگا ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ، بات کہو سنی جائے گی، سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو مانی جائے گی۔'' میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! میری امت، میری امت!'' ارشاد ہوگا ''جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے۔'' میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ ارشاد ہوگا ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! سر اٹھاؤ بات کہو سنی جائے گی، سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو قبول کی جائے گی۔'' میں کہوں گا ''اے میرے رب! میری امت میری امت!'' ارشاد ہوگا ''جاؤ ان لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں چیونٹی یا رائی برابر ایمان ہے۔'' میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر (تیسری مرتبہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ ارشاد ہوگا ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنا سر اٹھاؤ، بات کہو سنی جائے گی، سوال کرو دیئے جاؤ گے، سفارش کرو قبول کی جائے گی۔'' میں عرض کروں گا ''اے میرے رب! میری امت، میری امت!'' ارشاد ہوگا ''جاؤ جہنم سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم، بہت کم اس سے بھی کم ایمان ہے۔'' پھر میں ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 221 کبیرہ گناہوں کے مرتکب مسلمانوں کے لئے جہنم میں چلے جانے کے بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے سفارش کریں گے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز میں اپنی امت کے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔'' اسے ابن

[1] ابواب الزهد، باب ذكر الشفاعة (3479/2)

ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 222 رسول اکرم ﷺ کی سفارش کے بعد دیگر انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے، اولیاء، صلحاء اور شہداء بھی سفارش کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ)) قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سِوَاكَ ؟ قَالَ ((سِوَايَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

''حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''میری امت کے ایک آدمی کی سفارش سے (قبیلہ) بنو تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ سفارشی آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں! وہ میرے علاوہ ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَ شَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ لَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ عزوجل فرمائے گا فرشتے

---

❶ كتاب الرقاق ، باب صفة الجنة و النار

❷ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في الشفاعة

❸ كتاب الايمان ، باب اثبات روية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى

بھی سفارش کر چکے، انبیاء سفارش کر چکے، مومن سفارش کر چکے اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر جہنم سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 223 شہید اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِب ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يَغْفِرُلَهُ فِيْ أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيْمَانِ وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

''حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں ① اس کا خون گرتے ہی اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے ② جنت میں اسے اس کا گھر دکھا دیا جاتا ہے ③ عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے ④ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا ⑤ ایمان کا لباس پہنایا جائے گا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا ⑥ (قیامت کے روز) اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کا حق دیا جائے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئله 224 ایمان دار لوگ جنت میں داخل ہونے کے بعد اپنی جان پہچان والوں کے لئے سفارش کریں گے اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِیْ حَدِيْثِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَمَا أَنْتُمْ بِاَشَدَّ لِیْ مُنَاشَدَةً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ فَإِذَا رَأَوْ اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِیْ إِخْوَانِهِمْ ، يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَ يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَعْمَلُوْنَ مَعَنَا ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَان فَأَخْرِجُوْهُ ، وَ

❶ ابواب الجهاد ، باب فضل الشهداء في سبيل الله (2257/2)

يُحَرِّمُ اللّٰهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُوْنَهُمْ وَ بَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلٰى قَدَمِهٖ وَ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دیدار والی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آج تم لوگ اپنے حق کے لئے جتنا تقاضا (یا مطالبہ) مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ شدید تقاضا اہل ایمان (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ سے اس وقت کریں گے جب انہیں اپنے بارے میں اطمینان ہو جائے گا کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی بند ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور دوسرے نیک اعمال کرتے تھے (انہیں معاف فرما دیجئے)'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''جاؤ جس کے دل میں دینار برابر ایمان پاؤ اسے نکال لاؤ۔'' اللہ تعالیٰ ان گنہگار لوگوں کے چہرے جہنم پر حرام کر دیں گے پس جب اہل ایمان وہاں آئیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض لوگ قدموں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں بعض لوگ نصف پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ جس جس کو پہچانیں گے، انہیں نکال کر لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے (اور دوبارہ سفارش کریں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اچھا جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے نکال لاؤ۔'' (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور) جسے جسے پہچانیں گے، اسے نکال لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (اور پھر سفارش کریں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اچھا جاؤ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔'' (چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور) جسے پہچانیں گے اسے نکال لائیں گے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 225 بعض اہل ایمان دو، دو اور تین، تین آدمیوں کی سفارش کریں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ وَ

---

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 115

الثَّلَاثَةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ❶ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک آدمی دو یا تین آدمیوں کی سفارش کرے گا۔'' اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 روزہ اور قرآن بھی سفارش کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ ، قَالَ فَيُشَفَّعَانِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روزہ اور قرآن بھی قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا ''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔'' قرآن کہے گا ''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔'' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 227 سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ ملک بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گی۔

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❸

''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے

❶ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 5336
❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، رقم الحديث 937
❸ كتاب فضائل القرآن ، باب فضل قرأة القرآن و سورة البقرة

کہ ”قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو قیامت کے روز اس طرح لایا جائے گا کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران (روشنی کی شکل میں) ان کے آگے آگے ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے یا صف بستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کئے ہوئے) اپنے پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْآنِ ثَلاثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهُ وَ هِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک سورت ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورت تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 228 نیک اولاد بھی والدین کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ شَرَحْبِیْلَ بْنِ شُفْعَةَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ ((یُقَالُ لِلْوَالِدَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا حَتّٰی یَدْخُلَ آبَاؤُنَا وَ اُمَّهَاتُنَا ، قَالَ : فَیَاْتُوْنَ ، قَالَ : فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالِیْ اَرَاهُمْ مُحْبَنْطِئِیْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ آبَاؤُنَا وَ اُمَّهَاتُنَا ، قَالَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ آبَاؤُکُمْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (حسن)

حضرت شرحبیل بن شفعہ نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”قیامت کے روز بچوں سے کہا جائے گا، جنت میں داخل ہو جاؤ۔“ بچے عرض کریں گے ”اے ہمارے پروردگار! جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہیں ہوتے (ہم بھی نہیں داخل ہوں گے)“ چنانچہ ان کے والدین کو لایا جائے گا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے ”انہیں جنت میں داخل

❶ ابواب الادب ، باب ثواب القرآن (3053/2)
❷ مجمع الزوائد ، کتاب البعث ، باب فی الشفاعة (18551/10)

ہونے سے روکنے کی ایک وجہ ہے۔" اولاد پھر کہے گی "اے رب! ہمارے باپ اور ہماری مائیں؟" اللہ عزوجل فرمائیں گے "اچھا تم بھی اور تمہارے باپ بھی داخل ہو جاؤ جنت میں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 229 رسول اکرم ﷺ کی سفارش سے امت محمدیہ ﷺ کی اتنی تعداد جنت میں چلی جائے گی کہ جنت کی آدھی آبادی امتِ محمدیہ ﷺ کی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ : فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ : فَكَبَّرْنَا ، ثُمَّ قَالَ ((إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَاالْمُسْلِمُوْنَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَآءَ فِيْ ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَآءَ فِيْ ثَوْرٍ أَبْيَضَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا "کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔" یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا پھر۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے تہائی تعداد تمہاری ہو؟" ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 230 رسول اکرم ﷺ کی سفارش سے امت محمدیہ کے اتنے آدمی جنت میں داخل ہوں گے کہ رسول اکرم ﷺ خوش ہو جائیں گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَشْفَعُ لِأُمَّتِيْ حَتّٰى يُنَادِيْنِيْ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ : أَقَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ (ﷺ)؟ فَأَقُوْلُ : إِيْ رَبِّ ، قَدْ رَضِيْتُ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں اپنی امت کی

❶ كتاب الايمان ، باب بيان كون هذه الامة نصف اهل الجنة

❷ الترغيب والترهيب ، لمحى الدين ديب ، الجزء الرابع ، رقم الحديث 5338

سفارش کروں گا حتی کہ میرا رب تبارک وتعالیٰ پوچھے گا ''اے محمد (ﷺ)! کیا اب راضی ہو؟'' میں عرض کروں گا ''ہاں میرے رب! اب میں راضی ہوں۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے مسلم شریف میں ایک طویل حدیث میں آتا ہے کہ دنیا میں رسول اکرم ﷺ ایک بار اپنی امت کی بخشش کے لئے دیر تک روتے رہے اور اللہ سے دعا کرتے رہے تب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے یہ وعدہ فرمایا ''اے محمد (ﷺ) ہم تمہیں (قیامت کے روز) تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور مایوس نہیں کریں گے۔''

مسئلہ 231 رسول اکرم ﷺ صرف اس شخص کے لئے سفارش فرمائیں گے جو مرتے دم تک عقیدہ توحید پر قائم رہا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَ اِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لاَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

''حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر نبی کی ایک دعا ایسی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے ہر نبی نے جلدی کی اور (دنیا میں ہی) وہ مانگ لی جبکہ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھی ہے میری یہ سفارش ہر اس آدمی کو پہنچے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 232 اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی نبی، ولی یا شہید سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۝ ﴾ (255:2)

''کون ہے جو اللہ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 255)

﴿ یَوْمَ یَاْتِ لاَ تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۝ ﴾ (105:11)

''جب وہ دن آئے گا تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی سوائے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے۔''

(سورہ ہود، آیت نمبر 105)

***

[1] کتاب الایمان ،باب اختباء النبی ﷺ دعوة الشفاعة الامة

اَلْحِسَـــابُ

حساب کتاب کا بیان

مَسئلہ 233 ہر آدمی کو الگ الگ تنہا حساب دینا ہوگا۔

﴿وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا۝﴾(95:19)

''سارے لوگ قیامت کے روز اللہ کے حضور تنہا حاضر ہوں گے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 95)

﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ۝﴾(6:99)

''اس روز لوگ الگ الگ حاضر ہوں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔'' (سورہ الزلزال، آیت نمبر 6)

مَسئلہ 234 سب سے پہلے امت محمدیہ ﷺ کا حساب ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ آخِرُ الْاُمَمِ وَ اَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ اَيْنَ الْاُمَّةُ الْاُمِّيَّةُ وَ نَبِيُّهَا ؟ فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''ہم آخری امت ہیں لیکن ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ پکارا جائے گا ''امی نبی کی امت اور خود ان کا نبی کہاں ہیں؟'' پس ہم سب سے آخر میں آنے والے اور سب سے پہلے حساب کئے جانے والے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 235 حساب کتاب لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہر آدمی سے بغیر ترجمان اور بغیر حجاب کے براہ راست سوال جواب کریں گے۔

[1] ابواب الزهد ، باب ذكر البعث (3463/2)

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَیَقِفَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَہٗ حِجَابٌ وَ لاَ تُرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَہٗ ثُمَّ لَیَقُوْلَنَّ لَہٗ اَ لَمْ اُوْتِکَ مَالاً؟ فَلَیَقُوْلَنَّ بَلٰی ، ثُمَّ لَیَقُوْلَنَّ اَ لَمْ اُرْسِلْ اِلَیْکَ رَسُوْلاً ؟ فَلَیَقُوْلَنَّ بَلٰی ، فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلاَ یَرٰی اِلاَّ النَّارَ ثُمَّ یَنْظُرُ عَنْ شِمَالِہٖ فَلاَ یَرٰی اِلاَّ النَّارَ فَلْیَتَّقِیَنَّ اَحَدُکُمُ النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز تم میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کھڑا ہوگا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب ہوگا نہ ترجمان۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے ''کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟'' وہ جواب دے گا، ''کیوں نہیں، دیا تھا۔'' پھر اللہ تعالیٰ سوال کریں گے ''کیا میں نے تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا تھا ؟'' وہ کہے گا ''کیوں نہیں، بھیجا تھا۔'' انسان (اس وقت) اپنے دائیں دیکھے گا تو آگ پائے گا، بائیں دیکھے گا تو آگ پائے گا، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہئے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے، اگر کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ملے تو اچھی بات کر کے آگ سے بچے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 236 حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلاَتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَ اَنْجَحَ وَ اِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی : اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمِّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ❷

(صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی تو

---

❶ کتاب الزکاۃ ، باب الصدقۃ قبل الرد

❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 337

بندہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب ہوئی (یعنی سنت کے مطابق نہ پائی گئی) تو ناکام ونامراد ہوگا۔ اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفل عبادت ہے؟ (اگر ہوئی) تو نوافل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 237 حقوق العباد میں سے ''قتل'' کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 238 رائی کے دانہ کے برابر نیکی یا رائی کے برابر بدی کا حساب بھی ہوگا۔

﴿وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○﴾ (47:21)

''اگر کسی کا رائی کے دانہ کے برابر عمل ہوگا تو وہ بھی ہم لے آئیں گے۔ حساب لینے کے لئے ہم (خود ہی) کافی ہیں۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 47)

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○﴾ (99:7-8)

''پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔'' (سورہ زلزال، آیت نمبر 7-8)

مسئلہ 239 بند کمروں میں ہونے والی سازشوں اور رازدارانہ باتوں کا بھی حساب لیا جائے گا۔

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ○﴾ (86:9)

''اس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔'' (سورہ الطارق، آیت نمبر 9)

﴿يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○﴾ (69:18)

---
❶ كتاب الرقاق، باب القصاص يوم القيامة

''جس روز تم لوگ (اللہ کی عدالت میں) پیش کئے جاؤ گے اس روز تمہارا کوئی راز چھپا نہیں رہے گا۔'' (سورہ الحاقہ، آیت نمبر 18)

﴿اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ○ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ○﴾ (100:9-10)

''کیا وہ (انسان) نہیں جانتا کہ جب قبروں میں جو کچھ ہے اسے نکال لیا جائے گا اور سینوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کر دیا جائے گا۔'' (سورہ العادیات، آیت نمبر 9-10)

مسئلہ 240 مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی گئی نیکی یا برائی کا حساب بھی لیا جائے گا۔

﴿یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ○﴾ (75:13)

''اس روز انسان کو بتا دیا جائے گا اس نے کیا آگے بھیجا ہے اور (مرنے کے بعد) کیا پیچھے چھوڑا ہے۔'' (سورہ القیامہ، آیت نمبر 13)

وضاحت : پیچھے چھوڑی گئی نیکی سے مراد کسی خیر اور بھلائی کے کام کا آغاز یا اس میں تعاون ہے جو انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہے، اولاد کی نیک تربیت بھی اس میں شامل ہے۔ پیچھے چھوڑی گئی برائی سے مراد کسی گناہ کے کام کا آغاز یا اس میں تعاون ہے جو انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہے۔ اولاد کی بری تربیت بھی اس میں شامل ہے۔

مسئلہ 241 اگر کسی نے کسی کو ناحق تھپڑ مارا ہے تو اس کا حساب بھی ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 276 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 242 اگر کسی آدمی نے اپنے نوکر کو ایک کوڑا ناجائز مارا ہوگا تو اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهٗ سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتُصَّ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَانِیُّ ❶ (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے غلام کو ایک کوڑا بھی ناجائز مارا تو اس سے قیامت کے روز بدلہ لیا جائے گا۔'' اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 243 اگر کسی کے ذمہ کسی کا پیلو کی ٹہنی کے برابر حق ہوگا تو اس کا حساب بھی

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث فی ذکر الحساب (5282/4)

ہو گا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ ((وَ اِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لئے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 حقوق کا حساب دیئے بغیر نہ تو کوئی جنتی، جنت میں جا سکے گا نہ کوئی جہنمی، جہنم میں جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 276 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 245 اگر کسی نے اپنے غلام پر تہمت لگائی ہو گی تو قیامت کے روز اس کا بھی حساب لیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 246 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام مظلوموں کو ظالموں سے بدلہ دلوائیں گے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا رَجَعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهَاجِرَةُ الْبَحْرِ قَالَ ((اَلاَ تُحَدِّثُوْنِيْ بِاَعَاجِيْبِ مَا رَاَيْتُمْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ؟)) قَالَ فِتْيَةٌ مِنْهُمْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوْزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِيْنِهِمْ تَحْمِلُ عَلٰى رَاْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلٰى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ ، اِلْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ : سَوْفَ تَعْلَمُ يَا غُدَرُ! اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِيَّ وَ جَمَعَ

❶ كتاب الايمان ، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين

اَلْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ، وَ تَکَلَّمَتِ الْاَیْدِیْ وَ الْاَرْجُلُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ کَیْفَ أَمْرِیْ وَ أَمْرُکَ ، عِنْدَهٗ غَدًا ، قَالَ : یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَدَقَتْ ، صَدَقَتْ کَیْفَ یُقَدِّسُ اللّٰهُ أُمَّةً لَا یُؤْخَذُ لِضَعِیْفِهِمْ مِنْ شَدِیْدِهِمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سمندر کے رستہ ہجرت کرنے والے (یعنی مہاجرین حبشہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس پلٹے تو آپ ﷺ نے (ایک روز ان سے) ارشاد فرمایا ''تم نے سرزمین حبشہ میں جو عجیب وغریب باتیں دیکھی ہیں وہ مجھے بتاؤ۔'' مہاجرین میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا ''ہاں یارسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں (میں ایک واقعہ سناتا ہوں) ایک روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے سے ایک بڑھیا اپنے سر پر پانی کا گھڑا اٹھائے ہوئے گزری اتنے میں ایک حبشی نوجوان آیا اوراس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھیا کے کندھوں پر رکھے اوراسے دھکا دیا جس سے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑی اوراس کا گھڑا ٹوٹ گیا جب اٹھی تو نوجوان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی ''اے دھوکے باز! تمہیں (اس حرکت کا انجام) جلد ہی معلوم ہو جائے گا، جب اللہ تعالیٰ کرسی عدالت پر جلوہ افروز ہوں گے اگلے اور پچھلے سارے لوگ جمع ہوں گے اور لوگوں کے اعمال کی گواہی ان کے ہاتھ اور پاؤں دیں گے اس روز میرے اور تمہارے معاملے کا فیصلہ ہو جائے گا۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بڑھیا نے سچ کہا بالکل سچ کہا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کریں گے جس میں کمزوروں کا بدلہ طاقتوروں سے نہ لیا جائے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 247 اگر کسی نے ذمی پر ظلم کیا، اس کا حق مارا یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالا تو قیامت کے روز اس سے بھی حساب لیا جائے گا۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوْ اِنْتَقَصَهٗ أَوْ کَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِیْجُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ❷ (صحیح)

❶ ابواب الفتن ، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنكر (3239/2)

❷ كتاب الخراج ، باب فی الذمی يسلم ، رقم الحديث 3052

حضرت صفوان بن سلیم بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیٹوں سے روایت کرتے ہیں جو اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آگاہ رہو، جس نے کسی ذمی پر ظلم کیا یا اسے کوئی نقصان پہنچایا یا اس کی طاقت سے زیادہ اسے تکلیف دی یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز (زبردستی) لی تو قیامت کے روز میں اس ذمی کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 248 دنیا میں اپنا حساب کتاب خود کرنے والوں کے لئے قیامت کے روز حساب دینا آسان ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَ تَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ الْاَکْبَرِ وَ اِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهٗ فِى الدُّنْيَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے آپ کا حساب کرتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارا (قیامت کے روز) حساب لیا جائے اور اپنے آپ کو بڑی پیشی کے لئے تیار رکھو کیونکہ جس نے دنیا میں اپنا حساب کر لیا قیامت کے روز اس کا حساب ہلکا ہوگا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّىْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِىْ صَوْتًا ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ ! اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ ((اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی ''ابومسعود! یاد رکھو، جتنی تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اللہ اس سے کہیں زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔'' میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ غلام اللہ

❶ ابواب صفة القيامة ، باب حديث الكيس من دان نفسه

❷ كتاب الايمان ، باب صحبة المماليك

تعالیٰ کی رضا کے لئے (آج سے) آزاد ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تو اسے آزاد نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا ڈالتی یا فرمایا جہنم کی آگ تجھے چمٹ جاتی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 249 عدل قائم کرنے کے لئے ایک دفعہ جانوروں کو بھی زندہ کیا جائے گا اگر کسی جانور نے دوسرے کے ساتھ زیادتی کی ہوگی تو اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((یُقْتَصُّ لِلْخَلْقِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتّٰی لِلْجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ وَ حَتّٰی لِلذَّرَّةِ مِنَ الذَّرَّةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مخلوق کا ایک دوسرے سے قصاص لیا جائے گا حتی کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری بدلہ لے گی اور چیونٹی سے چیونٹی بدلہ لے گی۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 250 کٹے کافر بلا حساب کتاب جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

﴿ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ○﴾ (55:39-41)

''اس روز کسی انسان اور جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرو گے، مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے، انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا (اور جہنم میں پھینکا جائے گا)۔'' (سورہ الرحمٰن، آیت نمبر 39-41)

﴿ وَ لَا یُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○﴾ (28:78)

''اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔'' (سورہ قصص، آیت نمبر 78)

◆◆◆

❶ مجمع الزوائد، تحقیق عبداللہ الدرویش، کتاب البعث، باب ما جاء فی الحساب (18406/10)

أَلنَّعِيمُ الَّتِي تُحَاسَبُ عَلَيْهَا

نعمتیں، جن کا حساب ہوگا

مسئلہ 251 انسان کو دی گئی مختلف نعمتوں کا حساب لیا جائے گا۔

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝﴾ (102:8)

''پھر تم اس روز نعمتوں کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔'' (سورۃ التکاثر، آیت نمبر 8)

مسئلہ 252 کان، آنکھ اور دل وغیرہ کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

﴿وَ هُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ الْاَفْئِدَةَ ط قَلِيْلاً مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (78:23)

''وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کان، آنکھ اور دل عطا کئے مگر تم لوگ کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔'' (سورہ مومنون، آیت نمبر 78)

مسئلہ 253 عزت، عہدہ، دولت اور بیوی بھی نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں سوال ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 196 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 254 تندرستی اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ...... يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ ...... اَنْ يُّقَالُ لَهُ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَ نُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے روز لوگوں سے نعمتوں کے سلسلہ میں سب سے پہلے جس چیز کا سوال ہوگا وہ یہ ہوگا کیا ہم نے تیرے بدن کو صحت نہ دی اور

❶ ابواب التفسير القرآن ، باب و من سورة أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ(2674/3)

تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا؟'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 255 صحت اور وقت کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو نعمتوں کے بارے میں لوگوں کی اکثریت دھوکے میں پڑی ہوئی ہے صحت اور فراغت۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 256 کان، آنکھ، مال، اولاد، مویشی اور کھیت جیسی نعمتوں کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 195 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 257 درج ذیل پانچ چیزوں کا حساب بھی لیا جائے گا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ وَ عَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا أَبْلَاهُ وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَ فِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَ مَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز انسان کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹنے دیئے جائیں گے جب تک پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے ① عمر کس کام میں کھپائی؟ ② جوانی کس کام میں بسر کی؟ ③ مال کہاں سے کمایا؟ ④ مال کہاں پر خرچ کیا؟ ⑤ اپنے علم کے مطابق عمل کہاں تک کیا؟'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب الرقاق ، باب الصحة والفراغ و لا عيش الا عيش الاخرة

❷ ابواب صفة القيامة ، باب شان الحساب (1969/2)

اَلْحِسَابُ الْيَسِيْرُ

آسان حساب

مسئلہ 258 جن لوگوں کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا ان سے آسان حساب لیا جائے گا۔

﴿ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ○ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ○ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○﴾(84:7-9)

''جس شخص کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے جلد ہی آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف خوش خوش واپس آئے گا۔'' (سورہ الانشقاق، آیت نمبر 7 تا 9)

مسئلہ 259 آسان حساب پردہ میں لیا جائے گا ، گناہ بتلائے جائیں گے لیکن مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَ يَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ : أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ اَيْ رَبِّ ، حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَ رَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ : سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا ، وَ اَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومن آدمی کو اپنے قریب کریں گے اور اس پر اپنا دامن رحمت ڈال کر مخلوق خدا سے پردہ میں کرلیں گے اور پوچھیں گے کیا تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے، کیا تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟'' مومن عرض کرے گا ''ہاں! اے میرے رب یاد ہے۔'' حتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے سارے گناہوں کا اقرار کروالیں

[1] كتاب المظالم ، باب قول الله تعالى ﴿ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾

گے۔ مومن اپنے دل میں کہے گا کہ اب تو وہ ہلاک ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "میں نے تیرے گناہوں پر دنیا میں بھی پردہ ڈالے رکھا اور آج بھی ان پر پردہ ڈال رہا ہوں، چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کا دفتر دے دیا جائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 260 جس بندے سے اللہ تعالیٰ آسان حساب لینا چاہیں گے اسے اللہ تعالیٰ خود سوال کا جواب سکھلا دیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰہَ لَیَسْأَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَقُوْلَ مَا مَنَعَکَ اِذَا رَأَیْتَ الْمُنْکَرَ اَنْ تُنْکِرَہٗ ؟ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰہُ عَبْدًا حُجَّتَہٗ قَالَ یَا رَبِّ ! رَجَوْتُکَ وَ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [1] **(صحیح)**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے (مختلف) سوال کریں گے حتی کہ پوچھیں گے جب تو نے برائی دیکھی تو اسے کیوں نہ روکا؟ (آدمی کوئی جواب نہیں دے پائے گا) پھر اللہ تعالیٰ خود اسے جواب سکھلائیں گے اور وہ عرض کرے گا "اے میرے رب! میں نے تیری رحمت کی امید رکھی اور لوگوں سے الگ رہا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 261 لوگوں کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنے والے سے آسان حساب کا ایک انداز۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ ﷺ قَالَ : اُتِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَقَالَ لَہٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا ؟ قَالَ وَ لاَ یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا قَالَ : یَا رَبِّ ! اٰتَیْتَنِیْ مَا لَکَ فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ وَ کَانَ مِنْ خُلُقِی الْجَوَازُ فَکُنْتُ اَتَیَسَّرُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ فَقَالَ عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرِ الْجُہَنِیُّ وَ اَبُوْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیُّ ھٰکَذَا سَمِعْنَاہُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ . رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] ابواب الفتن ، باب قوله تعالى يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم (3244/2)

[2] كتاب المساقاة باب فضل انظار المعسر والتجاوز فى الاقتضاء......

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ (حساب کے لئے) لایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دے رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ”دنیا میں تو نے کیا عمل کیا؟“ حالانکہ اللہ تعالیٰ سے لوگ کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔ وہ عرض کرے گا ”اے میرے رب! آپ نے مجھے مال عطا فرمایا اور میں وہ مال لوگوں کو بیچتا تھا۔ لوگوں سے درگزر کرنا میری عادت تھی۔ مالدار کے لئے آسانی پیدا کرتا اور تنگدست کو مہلت دیتا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”میں زیادہ حق دار ہوں کہ درگزر کا سلوک کروں (اے فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو۔“ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے بالکل ایسا ہی سنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 263 آسان حساب کا ایک اور انداز!

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ آخِرَ أَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلاً اَلْجَنَّۃَ وَ آخِرَ أَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا ، رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، فَیُقَالُ : اعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ ، فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَ کَذَا ، کَذَا وَ کَذَا وَ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَ کَذَا ، کَذَا وَ کَذَا ، فَیَقُوْلُ : نَعَمْ ، لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُنْکِرَ ، وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ ، فَیُقَالُ لَہٗ : فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً ، فَیَقُوْلُ : یَا رَبِّ ! قَدْ عَمِلْتُ أَشْیَاءَ لاَ اَرَاھَا ھٰھُنَا فَلَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا اور سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا۔ ایک آدمی قیامت کے روز لایا جائے گا اور (فرشتوں سے) کہا جائے گا اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو لیکن بڑے گناہ پیش نہ کرنا، چنانچہ اس کے چھوٹے گناہ دکھائے جائیں گے اور اس سے پوچھا جائے گا ”فلاں روز تم نے یہ گناہ کئے تھے؟ فلاں دن تم نے یہ اور یہ گناہ کئے تھے؟“ وہ آدمی عرض کرے گا ”ہاں! کئے تھے۔“ وہ انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا

[1] کتاب الایمان ، باب آخر اھل النار خروجا

اور (دل ہی دل میں) اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ اب وہ اس کے سامنے لائے جائیں گے۔ اسے کہا جائے گا "تجھے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی جاتی ہے۔" بندہ عرض کرے گا "اے میرے رب! میں نے کچھ اور بھی گناہ کئے تھے جنہیں یہاں نہیں دیکھ رہا۔" یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھ مبارک نظر آنے لگی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 263 اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کا آسان حساب!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰی بَنِیْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ اذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ بِهٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ : خَشْیَتُکَ یَا رَبِّ ! اَوْ قَالَ مَخَافَتُکَ ، فَغَفَرَلَهٗ بِذٰلِکَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی نے بڑے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اس نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر (میری راکھ) پیس کر ہوا اور سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا "جو ذرات تو نے لئے ہیں واپس کر دے۔" چنانچہ آدمی زندہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟" بندے نے عرض کیا "اے میرے رب! تیرے ڈر سے۔" اللہ تعالیٰ نے اس کے اسی عمل سے اس کو بخش دیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 264 خرید و فروخت میں لوگوں کے ساتھ نرمی برتنے والے کا آسان حساب!

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ صَدِّیْقٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((......ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا فِی النَّارِ هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ خَیْرًا قَطُّ ، قَالَ : فَیَجِدُوْنَ فِی النَّارِ رَجُلاً

❶ کتاب التوبۃ ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ و انھا تغلب غضبہ

فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ عَمِلْتَ خَیْرًا قَطُّ ؟ فَیَقُوْلُ : لَا ! غَیْرَ اِنِّیْ كُنْتُ اُسَامِحُ النَّاسَ فِی الْبَیْعِ (وَالشِّرَاءِ) فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِسْمَحُوْا لِعَبْدِیْ كَاِسْمَاحِهٖ اِلٰی عَبِیْدِیْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْیَعْلٰی ❶ (حسن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''...... پھر (آخر میں) اہل جنت سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''جہنم میں دیکھو، کوئی ایسا آدمی ہو جس نے عمر بھر میں کوئی ایک ہی نیک عمل کیا ہو (کلمہ توحید پڑھنے کے بعد)'' اہل جنت ایک آدمی کو پائیں گے اور اس سے پوچھیں گے ''کبھی تم نے کوئی نیک عمل بھی کیا تھا؟'' وہ کہے گا ''نہیں، سوائے اس کے کہ میں خرید و فروخت میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتا تھا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میرے بندے کے ساتھ ویسا ہی نرمی کا برتاؤ کرو جیسا یہ میرے بندوں کے ساتھ کرتا تھا (چنانچہ اہل جنت کی سفارش پر اسے جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا)'' اسے احمد اور ابویعلی نے روایت

مسئلہ 265 کسی چیز کا سودا طے ہو جانے کے بعد اسے واپس کر لینے والے تاجر سے اللہ تعالیٰ آسان حساب لیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مسلمان کا خریدا ہوا مال واپس کر لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 266 مصائب و آلام میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں سے آسان حساب لیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَجْتَمِعُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

---

❶ مجمع الزوائد ، كتاب البعث ، باب في الشفاعة (18507/10)

❷ ابواب التجارات ، باب الاقالة ، رقم الحديث 2199
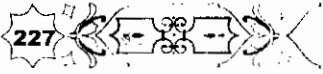
فَیُقَالُ اَیْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَمَسَاكِیْنُهَا؟ فَیَقُوْمُوْنَ فَیُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عَمِلْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ابْتَلَیْتَنَا فَصَبَرْنَا وَوَلَّیْتَ الْاَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَیْرَنَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقْتُمْ قَالَ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتَبْقٰى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلٰى ذَوِیْ الْاَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَ ابْنُ حَبَّانَ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم لوگ قیامت کے روز جمع کیے جاؤ گے اور اعلان کیا جائے گا ''امت محمدیہ کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟'' وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا ''تم لوگ کیا عمل کرتے رہے؟'' وہ عرض کریں گے۔ ''اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں مصائب و آلام میں ڈالے رکھا ہم نے صبر کیا، مال اور حکومت دوسرے لوگوں کو دی۔'' اللہ عزوجل فرمائیں گے۔ ''تم سچ کہتے ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''فقراء اور مساکین دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں چلے جائیں گے دولت مند اور حکمران سخت حساب کے لئے پیچھے رہ جائیں گے۔'' اسے طبرانی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 267 آسان حساب کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((فِیْ بَعْضِ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا)) قُلْتُ : یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ ! مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ؟ قَالَ ((اَنْ یَنْظُرَ فِیْ كِتَابِهِ فَیَتَجَاوَزَ عَنْهُ اَنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَةُ هَلَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ❷ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعض نمازوں میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ''﴿اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا﴾ (یعنی یا اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا)'' میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے نامہ اعمال کو دیکھے اور اسے نظر انداز کر دے اور جس کے نامہ اعمال پر اس روز بحث شروع ہو گئی، اے عائشہ! وہ تو ہلاک ہو گیا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ الترغیب والترهیب ، لمحی الدین دیب ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث 5264

❷ مشكوة المصابیح ، للالبانی ، كتاب احوال القیامة ، باب الحساب (5563/3)

اَلْحِسَابُ الْاَعْسَرُ

مشکل حساب

مَسْئلہ 268 جن لوگوں کو ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ یا پیٹھ پیچھے دیا جائے گا ان سے مشکل حساب لیا جائے گا۔

﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ ○ وَ لَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ○یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ○ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ○ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ○ ﴾ (69:25-29)

''اور جسے اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا، کاش! میں اپنا حساب کتاب نہ جانتا، کاش! وہی (دنیا کی) موت فیصلہ کن ہوتی (افسوس!) میرا مال میرے کسی کام نہ آیا (افسوس) میری حکومت بھی جاتی رہی۔'' (سورہ الحاقہ، آیت نمبر 25 تا 29)

﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ○ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ○ وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا ○اِنَّهٗ کَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا○ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ○ بَلٰی ج اِنَّ رَبَّهٗ کَانَ بِهٖ بَصِیْرًا○ ﴾ (69:25-29)

''اور جس شخص کو اس کا نامہ اعمال پیٹھ پیچھے دیا جائے گا وہ اپنی موت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں کے درمیان بڑا مسرور تھا اور سمجھتا تھا کہ اسے کبھی (ہمارے پاس) پلٹنا ہی نہیں۔ پلٹنا کیسے نہیں؟ اس کا رب تو اس کے اعمال سے پوری طرح باخبر تھا۔'' (سورہ الانشقاق، آیت نمبر 10 تا 15)

مَسْئلہ 269 مشکل حساب یہ ہوگا کہ بندے سے پوچھا جائے ''تم نے یہ کام کیوں کیا؟''

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ اِلَّا هَلَکَ)) قَالَتْ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاءَکَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ (8-7:84) قَالَ ((ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(قیامت کے روز) جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگیا۔'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے اللہ آپ پر فدا کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ''جو شخص داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ (جس کا مطلب یہ ہے کہ حساب تو نیک لوگوں سے بھی لیا جائے گا تو کیا وہ بھی ہلاک ہوں گے؟)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ (نیک لوگوں کا حساب) محض انہیں دکھانا (یا بتانا) ہے البتہ جس شخص کے حساب پر بحث کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہوگا'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ﴿ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (8-7:84)﴾ قَالَ ((ذٰلِكَ الْعَرْضُ)) رَوَاهُ التِّرمذيُّ ❷

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس کے حساب پر بحث شروع ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! اللہ تبارک وتعالیٰ تو فرماتے ہیں ''جسے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ تو محض (اعمال نامہ) دکھانا ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 270 کافروں اور منافقوں کا حساب کتاب ساری مخلوق کے سامنے لے کر انہیں ذلیل اور رسوا کیا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((وَ اَمَّا

---

❶ کتاب التفسیر ، باب فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

❷ ابواب تفسیر القرآن ، باب و من سورة اذا السماء انشقت

الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ : هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''کافروں اور منافقوں کے بارے میں گواہی دینے والے (فرشتے، اولیاء اور صلحاء وغیرہ) کھلے عام گواہی دیں گے یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ خبردار رہو! ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 271 مشکل حساب لینے کا انداز!

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیٌٔ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ تعالیٰ اس

---

❶ کتاب المظالم ، باب قول اللہ تعالی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ

❷ کتاب الامارہ ، باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار

سے پوچھے گا ”تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟“ وہ کہے گا ”میں نے تیری راہ میں جنگ کی حتی کہ شہید ہوگیا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی، سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔“ پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا، تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا ”ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟“ وہ عرض کرے گا ”یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لئے سیکھا تا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا۔“ پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے دنیا میں خوشحالی اور ہر طرح کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا ”میری نعمتوں کو پا کر تو نے کیا کام کئے؟“ وہ کہے گا ”یا اللہ! میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”تو نے جھوٹ کہا، تو نے صرف اس لئے مال خرچ کیا تا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔“ پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 272 دولت مند لوگوں اور حکمرانوں سے سخت حساب لیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 266 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

كَيْفَ يَكُوْنُ الْقِصَاصُ ؟

بدلہ کیسے لیا جائے گا؟

مَسئلہ 273 قیامت کے روز حقوق کی ادائیگی نیکیوں کے ساتھ ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لاَ يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّ لاَ دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی بھائی کی بے عزتی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو اسے چاہئے کہ وہ آج (دنیا میں ہی) اس سے معاف کروالے اس دن کے آنے سے پہلے جس دن دینار ہوگا نہ درہم البتہ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس بے عزتی یا ظلم کے برابر لے لیا جائے گا اور اگر بے عزتی یا ظلم کرنے والے کے پاس اتنی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 274 ایک آدمی ڈھیروں نیکیاں لے کر آئے گا لیکن اپنے لاتعداد گناہوں کی وجہ سے نہ صرف اپنی نیکیوں سے محروم ہو جائے گا بلکہ دوسروں کے گناہ اپنے سر لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ ؟)) قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ وَ لاَ مَتَاعَ ، فَقَالَ ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكَاةٍ وَ يَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا

❶ كتاب المظالم ، باب من كانت له مظلمة عند الرجل فحللها له

وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فُنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہم میں سے مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں اور سامان زیست نہ ہو۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ (جیسے نیک) اعمال لے کر آئے گا لیکن اس کے ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی کس پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا چنانچہ حق داروں کے درمیان اس کی نیکیاں تقسیم کردی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں واجبات ادا ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو حقداروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 قیامت کے روز قرض کی ادائیگی بھی نیکیوں سے کی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دِيْنَارٌ اَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَ لَا دِرْهَمٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ درہم و دینار (قرض) تھے تو (قیامت کے روز) وہ درہم و دینار کا حساب اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا اس لئے کہ وہاں درہم و دینار کہاں ہوں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 276 اگر کسی کو ناجائز تھپڑ مارا ہوگا تو اس کے بدلے میں بھی نیکیاں دینی پڑیں گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ قَالَ : اَلنَّاسَ ...... عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا)) قَالَ ، قُلْنَا : وَ مَا بُهْمًا؟ قَالَ ((لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ اَنَا الدَّيَّانُ ، اَنَا الْمَلِكُ ،

---

❶ كتاب البر و الصلة ، باب تحريم الظلم

❷ ابواب الصدقات ، باب التشديد فى الدين (1958/2)

لا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِنۡ اَھۡلِ النَّارِ اَنۡ یَدۡخُلَ النَّارَ وَ لَهٗ عِنۡدَ اَحَدٍ مِنۡ اَھۡلِ الۡجَنَّةِ حَقٌّ حَتّٰی أُقِصَّهٗ مِنۡهُ وَ لا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِنۡ اَھۡلِ الۡجَنَّةِ اَنۡ یَدۡخُلَ الۡجَنَّةَ لَهٗ عِنۡدَ اَحَدٍ مِنۡ اَھۡلِ النَّارِ حَقٌّ حَتّٰی أُقِصَّهٗ مِنۡهُ حَتَّی اللَّطۡمَةَ)) قَالَ ، قُلۡنَا : کَیۡفَ وَ اِنَّنَا نَأۡتِیۡ عُرَاةً غُرۡلاً بُهۡمًا ؟ قَالَ ((أَلۡحَسَنَاتُ وَالسَّیِّئَاتُ)) رَوَاہُ اَحۡمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندوں کو (یا فرمایا لوگوں کو) اکٹھا کرے گا ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بہم کی حالت میں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بہم کا کیا مطلب ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خالی ہاتھ۔'' پھر اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا جسے دور والا بھی اسی طرح سنے گا جس طرح قریب والا سنے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میں ہوں بدلہ دلانے والا اور میں ہوں بادشاہ، سنو، اگر کسی جہنمی کے ذمہ کسی جنتی کا حق ہے تو وہ اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک میں جنتی کو اس کا بدلہ نہ دلوالوں اور اگر کسی جنتی کے ذمہ کسی جہنمی کا حق ہے تو وہ اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک میں جہنمی کو اس کا حق نہ دلوادوں حتی کہ اگر کسی نے کسی کو (ناجائز) تھپڑ مارا ہے تو میں اس کا بدلہ بھی دلواؤں گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہوگا جبکہ ہم لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور خالی ہاتھ ہوں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ہوگا۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 277 ظالم اور مظلوم دونوں ایک دوسرے کو پل صراط پر تاریکی کے باوجود پہچان لیں گے اور مظلوم، ظالم کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک اس کی نیکیاں نہیں لے لے گا۔

عَنۡ اَبِیۡ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((یَجِیۡءُ الظَّالِمُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ حَتّٰی اِذَا کَانَ عَلٰی جِسۡرِ جَهَنَّمَ بَیۡنَ الظُّلۡمَةِ وَالۡوَعِرَةِ لَقِیَهُ الۡمَظۡلُوۡمُ فَعَرَفَهٗ وَ عَرَفَ مَا ظَلَمَهٗ بِهٖ ، فَمَا یَبۡرَحُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا یَقُصُّوۡنَ مِنَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا حَتّٰی یَنۡزِعُوۡا مَا فِیۡ اَیۡدِیۡهِمۡ مِنَ الۡحَسَنَاتِ ، فَاِنۡ لَمۡ

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث ، باب فی ذکر الحساب (5283/4)

يَكُنْ لَهُمْ حَسَنَاتٌ رُدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ حَتّٰى يُوْرَدَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز ظالم جب تاریکی میں پل صراط کے خطرناک راستہ پر ہوگا تو مظلوم اسے ملے گا اور (تاریکی کے باوجود) پہچان لے گا اور جو ظلم اس نے کیا وہ بھی اسے یاد آجائے گا۔ مظلوم اس وقت تک وہاں سے نہیں ٹلیں گے جب تک ظالموں سے اپنا بدلہ نہیں لے لیں گے حتی کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہوں گی وہ سب مظلوم چھین لیں گے اگر ظالموں کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوموں کے گناہ ظالموں پر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ یوں جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں پھینک دیئے جائیں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

✪✪✪

❶ الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، كتاب البعث ، باب في ذكر الحساب (5284/4)

اَلْمِــــیْزَانُ

میزان کا بیان

مَسئلہ 278 میزان پر ایمان لانا واجب ہے۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ الْمِیْزَانِ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ شَرِّهٖ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایمان یہ ہے کہ تو فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر ایمان لائے، جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لائے، موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لائے نیز اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔'' اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 279 حجت قائم کرنے کے لئے لوگوں کے اعمال میزان میں تولے جائیں گے۔

مَسئلہ 280 جن کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے جن کے نیک اعمال ہلکے ہوں گے وہ ناکام ہوں گے۔

﴿ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ○ وَ مَا اَدْرٰکَ مَاهِیَهْ ○ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴾ (11-6:101)

''اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے ان کا ٹھکانہ گہری کھائی ہوگی اور تم کیا جانو وہ گہری کھائی کیا ہے؟ بس بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔'' (سورہ القارعہ، آیت نمبر 6 تا 11)

﴿ وَ الْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ○ ﴾ (9-8:7)

---

❶ صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2795

''قیامت کے روز اعمال کا وزن کیا جانا برحق ہے جن کے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہی فلاح پائیں گے اور جن کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا وہی لوگ خسارہ پانے والے ہوں گے یہ اس لئے ہوگا کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ (جھٹلانے کا) ظلم کرتے تھے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 8 تا 9)

﴿ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ ﴾ (103-102:23)

''جن لوگوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔'' (سورہ المومنون، آیت نمبر 102 تا 103)

مسئلہ 281 لوگوں کے اعمال کا وزن عدل وانصاف کے عین مطابق ہوگا حتی کہ کسی کا رائی کے برابر (نیک یا برا) عمل ہوگا تو وہ بھی تولا جائے گا۔

﴿ وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ ﴾ (47:21)

''قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اگر کسی کا رائی کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لے آئیں گے اور (ساری مخلوق کا) حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔'' (سورہ الانبیاء، آیت نمبر 47)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً)) فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاسَوْأَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ ، فَقَالَ ((شُغِلَ النَّاسُ)) قُلْتُ : مَا شَغَلَهُمْ ؟ قَالَ ((نَشْرُ الصَّحَائِفِ فِيْهَا مَثَاقِيْلُ الذَّرِّ ، وَ مَثَاقِيْلُ الْخَرْدَلِ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز لوگ ننگے بدن اور

[1] الترغيب والترهيب ، لمحي الدين ديب ، كتاب البعث ، فصل في الحشر (5243/4)

ننگے پاؤں اکٹھے کیے جائیں گے۔" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! اف ہمارا پردہ؟ لوگ تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لوگ مشغول ہوں گے۔" (کسی کو دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا) میں نے عرض کیا "کس کام میں مشغول ہوں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نامہ اعمال کے حصول میں، جن میں ذرہ اور رائی کے برابر وزن کے اعمال موجود ہوں گے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 282 کلمہ شہادت میزان میں ہر چیز سے بھاری ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ سِجِلاًّ ، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا ؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ ؟ يَقُوْلُ : لاَ يَا رَبِّ ! فَيَقُوْلُ : اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ : لاَ يَا رَبِّ ! فَيَقُوْلُ : بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَاِنَّهُ لاَ ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ ، فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، فَيَقُوْلُ : اُحْضُرْ وَزْنَكَ ، فَيَقُوْلُ : يَا رَبِّ ! مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلاَّتِ ؟ فَقَالَ فَاِنَّكَ لاَ تُظْلَمُ ، قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلاَّتُ فِيْ كِفَّةٍ وَ الْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلاَّتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلاَ يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے (حساب کتاب کے لئے) الگ کرے گا اس شخص کے (اعمال کے) ننانوے رجسٹر اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے ان میں سے ہر رجسٹر تا حدنگاہ (مدینہ سے بصرہ کی مسافت کے برابر) طویل ہوگا، اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے "کیا تو اپنے ان گناہوں سے انکار کرتا ہے؟ کہیں میرے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟" بندہ عرض کرے گا "نہیں یا رب!" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "کیا تیرے پاس (ان گناہوں کے لئے) کوئی عذر ہے؟" بندہ عرض

❶ ابواب الایمان ، باب فیمن یموت وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ (2127/2)

کرے گا''نہیں یارب!'' پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے''اچھا ٹھہرو، ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے آج تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں ﴿اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ لکھا ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے''اپنے وزن کے لئے چلا جا'' بندہ عرض کرے گا''اے میرے رب! ان ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ٹکڑے سے کیا بنے گا؟'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے''تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا''اس کے بعد اس کے سارے (گناہوں کے) رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا (گناہوں کے) ننانوے رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام سے بھاری واقعی کوئی چیز نہیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 نیک اعمال میں سے اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ شَیْءٍ يُوْضَعُ فِی الْمِيْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ اِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلاَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے''میزان میں تلنے والی چیزوں میں سے اچھا خلق سب سے زیادہ بھاری عمل ہے اچھے اخلاق والا (جنت میں بکثرت) صوم وصلاۃ کرنے والے کے درجہ کو پہنچ جائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بھی میزان میں تولے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ])) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''دو کلمے ایسے ہیں، جو زبان سے ادا کرنے میں بڑے آسان ہیں، لیکن میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہیں

❶ ابواب البر والصلة ، باب ما جاء فی حسن الخلق (1629/2)
❷ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1727

وہ کلمے یہ ہیں ((اللہ اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے، عظمت والا اللہ پاک ہے۔))'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِیْ مَالِکِ نِ الْأَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمد للہ کہنا ترازو کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو (نیکیوں) سے بھر دیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 285 ملازم کی غلطی اور مالک کی طرف سے دی گئی سزا دونوں میزان میں تولی جائیں گی ، غلطی بھاری ہوگی تو مالک بری الذمہ ہوگا اگر سزا بھاری ہوگی تو مالک کو سزا ملے گی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ لِیْ مَمْلُوْکِیْنَ یُکَذِّبُوْنَنِیْ وَ یَخُوْنُوْنَنِیْ وَ یَعْصُوْنَنِیْ وَأَضْرِبُهُمْ وَ أَشْتِمُهُمْ فَکَیْفَ أَنَا مِنْهُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُحْسَبُ مَا خَانُوْکَ وَ عَصَوْکَ وَ کَذَّبُوْکَ وَ عِقَابُکَ إِیَّاهُمْ ، فَإِنْ کَانَ عِقَابُکَ إِیَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ کَانَ فَضْلاً لَکَ ، وَ إِنْ کَانَ عِقَابُکَ إِیَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ کَانَ کَفَافًا لَا لَکَ وَ لَا عَلَیْکَ ، وَ إِنْ کَانَ عِقَابُکَ إِیَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْکَ الْفَضْلُ الَّذِیْ بَقِیَ قِبَلَکَ)) فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَبْکِیْ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَیَهْتِفُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا لَکَ ؟ مَا تَقْرَأُ کِتَابَ اللّٰهِ ؟ ﴿ وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا ، وَ إِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا وَ کَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ﴾ [الانبیاء : 48] فَقَالَ الرَّجُلُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، مَا أَجِدُ شَیْئًا خَیْرًا مِنْ فِرَاقِ هٰؤُلَاءِ ، یَعْنِیْ

[1] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 120

عَبِیْدَهٗ ، اُشْهِدُکَ اَنَّهُمْ کُلَّهُمْ اَحْرَارٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں میں انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں اور مارتا بھی ہوں، قیامت کے روز میرا ان کے ساتھ کیسے حساب ہوگا؟'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تیرے ملازموں کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ کا حساب کیا جائے گا اور انہیں دی گئی سزا کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو تمہارے لئے اجر وثواب ہوگا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوئی تو تم پر کوئی وبال ہوگا نہ تمہارے لئے کوئی ثواب ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔'' وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہی رونے اور چلانے لگا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا ''کیوں روتے ہو؟ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ''قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے اور کسی آدمی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کی نیکی یا برائی ہوگی تو اسے بھی لے آئیں گے اور (ساری مخلوق کا) حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔'' (سورہ انبیاء، آیت نمبر 47) یہ سن کر اس آدمی نے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے حق میں اس بات سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا کہ انہیں آزاد کردوں، میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں۔'' اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 286 جہاد کے لئے پرورش کئے گئے گھوڑے کا کھانا پینا اور بول و براز بھی قیامت کے روز مجاہد کے میزان میں تولا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِیْمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِیْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَ رِیَّهٗ وَ رَوْثَهٗ وَ بَوْلَهٗ فِیْ مِیْزَانِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

❶ الترغیب والترهیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث ، باب فی الحساب(5280/4)

❷ کتاب الجهاد ، باب من احتبس فرسا لقوله عزوجل و من رباط الخیل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ اس کے وعدوں کو سچا جانتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور لید و پیشاب قیامت کے دن مجاہد کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 287 صرف ایک نیکی زائد ہونے سے آدمی جنت میں چلا جائے گا اور صرف ایک گناہ زائد ہونے سے آدمی جہنم میں چلا جائے گا۔

مسئلہ 288 نیکیاں اور برائیاں برابر ہونے پر آدمی اعراف میں ٹھہرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ يُحَاسَبُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَتْ حَسَنَاتُهُ أَكْثَرَ مِنْ سَيِّاٰتِهٖ بِوَاحِدَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ كَانَتْ سَيِّاٰتُهُ أَكْثَرَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ بِوَاحِدَةٍ دَخَلَ النَّارَ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ ○ [103-102:23] ﴾ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْمِيْزَانَ يُخَفَّفُ بِمِثْقَالِ حَبَّةٍ اَوْ تَرْجَحُ قَالَ وَ مَنِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُ وَ سَيِّاٰتُهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ)) ذَكَرَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِيْ زَوَائِدِ الزُّهْدِ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”قیامت کے روز لوگوں کا حساب کیا جائے گا جس آدمی کے گناہوں سے ایک نیکی بھی زائد ہوگئی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس آدمی کی نیکیوں سے ایک گناہ بھی زیادہ ہوگیا وہ جہنم میں داخل ہوگا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”جس کے ترازو (نیکیوں سے) بھاری ہوگئے وہ فلاح پانے والے ہیں اور جن کے ترازو ہلکے رہ گئے یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لیا (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 102 تا 103) پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”میزان ایک دانے سے ہلکا یا بوجھل ہوجائے گا۔“ پھر فرمایا ”جس کی نیکیاں اور برائیاں ترازو میں برابر رہیں وہ اعراف والوں میں شامل ہوجائے گا۔“ اسے ابن مبارک نے ذکر کیا ہے۔

❶ التذكرة للقرطبي ، ابواب الميزان ، باب ذكر اصحاب الاعراف ، رقم الصفحه 298

مَسئلہ 289 میزان پر اعمال تلنے کا مرحلہ اس قدر مشکل ہوگا کہ قریب ترین عزیز و اقارب اور جانثار مرید و مرشد سب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 310 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 290 کافروں کے ڈھیروں نیک اعمال کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّهُ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا یَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اِقْرَءُ وْا ﴿فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز ایک بڑا اور موٹا آدمی آئے گا اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ قرآن مجید کی آیت پڑھو (اور غور کرو) کافروں کو قیامت کے روز ہم کوئی وزن نہیں دیں گے۔" (سورہ کہف، آیت نمبر 105) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیُّ ﷛ یُؤْتیٰ بِاَعْمَالٍ کَجِبَالِ تِهَامَةَ فَلَا تَزِنُ شَیْئًا ذَکَرَهُ الْقُرْطَبِیُّ ❷

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کافر تہامہ پہاڑ کے برابر (نیک اعمال) لے کے آئے گا لیکن ان کا وزن کچھ بھی نہیں ہوگا۔ قرطبی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

●☆●☆●

❶ کتاب صفات المنافقین، باب حال الکافر العظیم السمین

❷ التذکرة للقرطبی، ابواب المیزان، باب ما جاء فی المیزان

اَلصِّـــــرَاطُ

پل صراط

مَسْئلہ 291 پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

قَالَ اَبُوْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیُّ ﷺ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّیْفِ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئلہ 292 جہنم کے اوپر رکھے گئے پل صراط سے ہر شخص کو گزرنا پڑے گا۔

﴿وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ○ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا○﴾ (19:71-72)

''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم پر گزر نہ ہو یہ ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا میرے رب کے ذمہ ہے پھر ہم متقی لوگوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اسی میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 71-72)

عَنْ اُمِّ مُبَشِّرِ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ مِنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا)) قَالَتْ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَانْتَهَرَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: ﴿وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مریم: 71] فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴾ [مریم:72] رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''ان شاء اللہ اصحاب شجر، جنہوں نے درخت کے نیچے (آپ ﷺ کے دست

❶ کتاب الایمان ، باب اثبات رویۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربھم
❷ کتاب فضائل الصحابۃ ، باب فضائل اصحاب الشجرۃ

مبارک پر) بیعت کی، میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔" حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں!" آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ڈانٹا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی "تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم میں داخل نہ ہو۔" (سورہ مریم، آیت نمبر 71) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "(اس کے ساتھ ہی) اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے "پھر ہم متقی لوگوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں ہی پڑا رہنے دیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 293 سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ پل صراط عبور فرمائیں گے۔

مسئلہ 294 آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت عبور کرے گی۔

مسئلہ 295 صراط عبور کرتے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام بھی یہ دعا مانگیں گے "یا اللہ! بچانا، یا اللہ! بچانا۔"

مسئلہ 296 پیغمبروں کے علاوہ خوف اور ڈر کی وجہ سے کسی دوسرے آدمی کی زبان سے کوئی بات نہیں نکلے گی۔

مسئلہ 297 صراط پر آگ کے بنے ہوئے کُنڈے (Hooks) ہوں گے جو لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق خود بخود کھینچ کر جہنم میں گرادیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ ، فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِیْ اَوَّلَ مَنْ یُجِیْزُ ، وَ لَایَتَكَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ ، وَ دَعْوَی الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ : اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ . وَ فِیْ جَهَنَّمَ كَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، هَلْ رَأَیْتُمُ السَّعْدَانَ ؟)) قَالُوْا : نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ ((فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ یَعْنِیْ بِعَمَلِهٖ ، وَ مِنْهُمُ الْمُجَازٰی حَتّٰی یُنَجّٰی)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "صراط جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا سارے رسولوں میں سے میں ہی سب سے پہلے اپنی امت کے ساتھ صراط عبور کروں گا، رسولوں کے علاوہ اس روز کوئی بات نہیں کر پائے گا اور رسولوں کی زبان پر بھی صرف یہ کلمہ ہوگا "یا اللہ! بچانا، یا اللہ! بچانا۔ جہنم

[1] كتاب الايمان ، باب معرفة طريق الرؤية

میں سعدان (کانٹے دار درخت کا نام ہے) کے کانٹوں کی طرح کے کنڈے (ہک) ہوں گے۔ (رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے پوچھا) ''کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''ہاں یارسول اللہ ﷺ!'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بس جہنم کے کنڈے (یا ہک) اسی سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے البتہ اس بات کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ وہ کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ وہ کنڈے (یا ہک) لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق اُچک لیں گے (اور جہنم میں گرادیں گے) لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں گے جو وہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو زخمی ہو جائیں گے لیکن پار اتر جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 پل صراط عبور کرنے سے پہلے ہر طرف مکمل تاریکی چھا جائے گی۔

مسئلہ 299 امت محمدیہ ﷺ میں سے سب سے پہلے فقراء و مہاجرین کی جماعت پل صراط عبور کرے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ جِئْتُ اَسْئَلُكَ ، فَقَالَ ((سَلْ)) فَقَالَ : الْيَهُوْدِيُّ أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ)) قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً ؟ قَالَ ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا، یہود کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور کہنے لگا ''میں آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پوچھ'' یہودی نے کہا ''جس روز یہ زمین کسی دوسری زمین اور آسمان سے بدل دیئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اندھیرے میں پل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے۔'' یہودی نے پھر پوچھا ''لوگوں میں سے سب سے پہلے پل صراط کون عبور کرے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''فقراء مہاجرین۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 300 ہر مومن کو پل صراط سے گزرتے وقت دو نور دیئے جائیں گے ایک اس

❶ كتاب الحيض ، باب بيان صفة مني الرجل والمراة و ان ......

کے آگے ہوگا اور دوسرا دائیں ہاتھ میں۔

﴿ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○﴾ (12:57)

''اس روز تو دیکھے گا کہ مومن مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں ہاتھ دوڑ رہا ہوگا (اور انہیں کہا جائے گا) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے ایسی جنتوں کی جس کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' (سورہ الحدید، آیت نمبر 12)

مَسئلہ 301 بعض اہل ایمان کو بڑے پہاڑ کے برابر نور عطا کیا جائے گا بعض کو کھجور کے درخت کے برابر، سب سے کم درجہ کا نور پاؤں کے انگوٹھے پر نشان کی شکل میں ہوگا۔

مَسئلہ 302 ہر آدمی اپنے نور کی روشنی کے مطابق تیزی یا سست روی سے پل صراط عبور کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ثُمَّ يَقُوْلُ ((ارْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ فَيَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ فَيُعْطِيْهِمْ نُوْرَهُمْ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُوْرَهٗ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُوْرَهٗ أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى مِثْلَ النَّخْلَةِ بِيَدِهٖ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُهُمْ رَجُلاً يُعْطٰى نُوْرَهٗ عَلٰى إِبْهَامِ قَدَمِهٖ يُضِيْءُ مَرَّةً وَ يَطْفَأُ مَرَّةً ، فَإِذَا أَضَاءَ قَدَّمَ قَدَمَهٗ ، وَ إِذَا أُطْفِيءَ قَامَ ، قَالَ ((وَالرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَمَامَهُمْ حَتّٰى يَمُرَّ بِهِمْ فِى النَّارِ ، فَيَبْقٰى أَثَرُهٗ كَحَدِّ السَّيْفِ ، قَالَ : فَيَقُوْلُ : مُرُّوْا فَيَمُرُّوْنَ عَلٰى قَدْرِ نُوْرِهِمْ ، مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالْبَرْقِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالسَّحَابِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَانْقِضَاضِ الْكَوَاكِبِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيْحِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الْفَرَسِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ، حَتّٰى يَمُرَّ الَّذِىْ يُعْطٰى نُوْرَهٗ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ يَحْبُوْ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ ، تَجُرُّ يَدٌ ، وَ تَعَلَّقُ يَدٌ ، وَ تَجُرُّ رِجْلٌ وَ تَعَلَّقُ رِجْلٌ ، وَ تُصِيْبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ ، فَلاَ يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى

يَخْلُصَ، فَإِذَا خَلَصَ وَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَعْطَانِيْ مَالَمْ يُعْطِ اَحَداً إِذْ أَنْجَانِيْ مِنْهَا بَعْدَ إِذْ رَأَيْتُهَا)) رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(میدان حشر میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے سر اٹھاؤ، مومن اپنے سر اٹھائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کے مطابق نور عطا فرمائیں گے ان میں سے بعض کو بڑے پہاڑ کے برابر نور دیا جائے گا جو ان کے آگے آگے دوڑے گا بعض کو اس سے چھوٹا نور دیا جائے گا، بعض کو کھجور کے برابر نور دیا جائے گا جو اس کے ہاتھ میں ہوگا بعض کو اس سے چھوٹا نور دیا جائے گا حتی کہ سب سے چھوٹا نور جسے دیا جائے گا وہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا جو ایک بار روشن ہوگا ایک بار بجھے گا جب وہ روشن ہوگا تو آدمی چلے گا جب تاریک ہوگا تو آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے آگے ہوں گے اور انہیں آگ سے گزارنے کے لئے (صراط کے کنارے پر) لے آئیں گے۔ صراط کا نشان تلوار کی دھار کی طرح (باریک) بال نظر آئے گا۔ انہیں حکم دیا جائے گا صراط سے گزرو۔ چنانچہ ہر آدمی اپنے اپنے نور کے مطابق صراط سے گزرے گا۔ ان میں سے کوئی تو پلک جھپکنے میں گزر جائے گا (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرَمِهٖ وَ مَنِّهٖ) کوئی بجلی کی تیزی سے گزرے گا کوئی بادلوں کی رفتار سے گزرے گا کوئی ستاروں کے گرنے کی رفتار سے گزرے گا، کوئی ہوا کی رفتار سے گزرے گا، کوئی تیز رو گھوڑے کی رفتار سے گزرے گا، کوئی تیز آدمی کی چال سے گزرے گا حتی کہ جس شخص کا نور اس کے قدموں کی پشت پر ہوگا وہ گھٹنوں کے بل چہرے کے بل ہاتھ پاؤں مارتا گزرے گا۔ اس کے ہاتھ (صراط کے کنڈوں Hooks سے) کھینچ لئے جائیں گے اور لٹکا دیئے جائیں گے (اور کبھی) پاؤں کھینچ لئے جائیں گے اور لٹکائے جائیں گے۔ آگ اس کے اطراف کو چھوئے گی وہ اسی طرح گرتا پڑتا لٹکتا لٹکتا صراط پر چلتا رہے گا حتی کہ صراط پار کر لے گا۔ جب صراط پار کر لے گا تو کھڑا ہو کر کہے گا ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ پر وہ احسان فرمایا جو کسی دوسرے پر نہیں فرمایا۔ اس نے مجھے آگ سے نجات دلا دی حالانکہ میں اسے دیکھ چکا تھا (یعنی اس میں گرنے والا تھا۔)'' اسے ابن ابی الدنیا، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 303 صراط پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔

مسئلہ 304 بعض مومن بجلی کی تیزی سے پل صراط پار کریں گے۔ بعض مومن پلک جھپکنے کی

❶ الترغيب والترهيب لمحي الدين ديب ، كتاب البعث ، فصل في الحشر (5265/4)

مدت میں پل صراط پار کریں گے۔ بعض ہوا کی تیزی سے، بعض پرندوں کے اڑنے کی تیزی سے، بعض گھوڑوں کے دوڑنے کی تیزی سے اور بعض اونٹوں کے چلنے کی رفتار سے پل صراط پار کریں گے۔ بعض خیر و عافیت سے صحیح سالم پار ہو جائیں گے، بعض گرتے پڑتے اور ٹھوکریں کھاتے، زخمی ہوتے پار ہوں گے اور بعض گرتے پڑتے ٹھوکریں کھاتے جہنم میں گر جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! وَ مَا الْجِسْرُ ؟ قَالَ ((دَحْضٌ مَزِلَّۃٌ ، فِیْہِ خَطَاطِیْفُ وَ کَلَالِیْبُ وَ حَسَکٌ تَکُوْنُ بِنَجْدٍ فِیْھَا شُوَیْکَۃٌ یُقَالُ لَھَا السَّعْدَانُ ، فَیَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ کَطَرْفِ الْعَیْنِ وَ کَالْبَرْقِ وَ کَالرِّیْحِ وَ کَالطَّیْرِ وَ کَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَ مَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَ مَکْدُوْسٌ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یارسول اللہ ﷺ! یہ پل کیسا ہوگا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہوگی جس میں آنکڑے اور کنڈے (Hook) ہوں گے، نیز ایسے کانٹے ہوں گے جیسے نجد کے علاقہ میں ہوتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے اس پل سے بعض مومن پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے، بعض بجلی کی سی تیزی سے، بعض ہوا کی تیزی سے، بعض پرندے کی تیزی سے، بعض تیز رفتار گھوڑوں کی تیزی سے اور بعض اونٹوں کی رفتار سے گزریں گے۔ بعض خیر و عافیت سے پل پار کریں گے بعض زخمی کئے جائیں گے لیکن صراط پار کرلیں گے لیکن بعض ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : یُوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلٰی سَوَاءِ جَھَنَّمَ مِثْلَ حَدِّ السَّیْفِ الْمُرْھَفِ ، مَدْحَضَۃٌ ، مَزَلَّۃٌ ، عَلَیْہِ کَلَالِیْبُ مِنْ نَارٍ یَخْطِفُ بِھَا ، فَمُمْسِکٌ یَھْوِیْ فِیْھَا ، وَ مَصْرُوْعٌ ، وَ مِنْھُمْ مَنْ یَمُرُّ کَالْبَرْقِ فَلَا یَنْشَبُ ذٰلِکَ اَنْ یَنْجُوَ ، ثُمَّ کَالرِّیْحِ فَلَا یَنْشَبُ ذٰلِکَ اَنْ یَنْجُوَ ، ثُمَّ کَجَرْیِ الْفَرَسِ ، ثُمَّ کَرَمَلِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ کَمَشْیِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ یَکُوْنُ آخِرُھُمْ اِنْسَانًا رَجُلٌ قَدْ لَوَّحَتْہُ النَّارُ وَ لَقِیَ فِیْھَا شَرًّا حَتّٰی یُدْخِلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ ،

[1] باب الایمان ، باب معرفۃ طریق الرؤیۃ

فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ وَ سَلْ ، فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ ! أَتَهْزَأُ مِنِّیْ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ ! فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ وَ سَلْ ! حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ : لَكَ مَا سَأَلْتَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا جو کہ تلوار کی تیز کی ہوئی دھار جیسا ہوگا وہ سخت پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہوگی اس پر آگ کے کنڈے ہوں گے جو اچک لیں گے اور پکڑ پکڑ کر لوگوں کو جہنم میں گرائیں گے۔ بعض لوگوں کو پچھاڑ دیں گے۔ لوگوں میں سے بعض بجلی کی تیزی سے گزر جائیں گے، ان کے نجات پانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی بعض لوگ ہوا کی تیزی سے گزر جائیں گے ان کے نجات پانے میں بھی کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی بعض لوگ تیز رو گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے بعض لوگ بھاگنے والے آدمی کی رفتار سے گزریں گے۔ بعض پیدل آدمی کی رفتار سے گزریں گے۔ پھر سب سے آخر میں وہ انسان پار ہوگا جسے آگ جھپٹنے کی کوشش کرے گی اور اسے گزرتے ہوئے تکلیف ہوگی حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا اور اسے کہا جائے گا جو چاہو مانگو بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں؟ اسے پھر کہا جائے گا جو چاہو سو مانگو حتی کہ جب اس کی ساری خواہشات (مانگتے مانگتے) ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جو کچھ تو نے مانگا وہ سب تجھے دیا اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی تیرے لئے ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 305 پل صراط کی دائیں جانب ''امانت'' اور بائیں جانب ''رحم'' کھڑے ہوں گے، جس نے قطع رحمی کی ہوگی یا امانت میں خیانت کی ہوگی اسے جہنم میں گرادیں گے۔

مسئلہ 306 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوکر اپنی امت کے لئے دعا فرمائیں گے ''یا اللہ! انہیں بچانا، یا اللہ! انہیں بچانا۔''

عَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ تُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالاً ، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ ، قَالَ : قُلْتُ بِأَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّیْ ، اَیُّ شَیْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ ؟ قَالَ : أَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَ يَرْجِعُ فِیْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ ، وَ شَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِهِمْ

❶ الترغيب والترهيب ، كتاب البعث ، فصل فى الحوض و الميزان والصراط (5310/4)

اَعْمَالُهُمْ وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ ((رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ)) حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلاَ يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا ، قَالَ : وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلاَلِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهٖ ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ ، وَ مَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امانت اور رحم کو بھیجا جائے گا اور وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب جا کر کھڑے ہو جائیں گے تم میں سے پہلا شخص بجلی کی تیزی سے صراط پار کرے گا۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون سی چیز بجلی کی رفتار سے گزر سکتی ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم نے غور نہیں کیا کس طرح بجلی پلک جھپکنے میں جاتی اور آتی ہے۔ اس کے بعد کچھ لوگ ہوا کی تیزی سے گزریں گے اس کے بعد کچھ لوگ پرندے کی رفتار سے گزریں گے پھر کچھ لوگ آدمی کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے اس طرح باقی لوگ بھی اپنے اپنے اعمال کے مطابق صراط سے گزریں گے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صراط پر کھڑے ہو کر (اپنی امت کے لئے) دعا کر رہے ہوں گے ﴿رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ﴾ میرے رب! امت کو بچانا، میرے رب! امت کو سلامت رکھنا، حتی کہ نیک اعمال (والے لوگ) کم ہونے لگیں گے پھر ایک آدمی آئے گا وہ (کھڑا ہو کر) چل بھی نہ سکے گا بلکہ اپنے آپ کو صراط پر گھسیٹے گا پل کے دونوں طرف (امانت اور رحم کے) کنڈے لٹک رہے ہوں گے جس کے بارے میں حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے (اور جہنم میں گرا دیں گے) بعض لوگ زخمی ہو کر صراط پار کریں گے اور بعض لوگ ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 حشر میں امت محمدیہ کی مدد کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''صراط''، ''میزان'' اور ''حوض'' پر موجود رہیں گے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ ((أَنَا فَاعِلٌ)) قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ ؟ قَالَ ((أُطْلُبْنِيْ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ)) قَالَ : قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ ؟ قَالَ ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ)) قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ ؟ قَالَ ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّيْ لاَ أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلاَثَ

❶ كتاب الايمان ، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها

الْمَوَاطِنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے روز سفارش کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہارے لئے سفارش کروں گا۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”سب سے پہلے مجھے صراط پر دیکھنا۔“ میں نے عرض کیا ”اگر آپ ﷺ کو وہاں نہ پاؤں تو پھر کہاں تلاش کروں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر مجھے میزان کے پاس دیکھنا۔“ میں نے عرض کیا ”اگر وہاں بھی آپ نہ ملے تو کہاں دیکھوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر مجھے حوض پر دیکھنا، میں ان تین جگہوں کے علاوہ اور کہیں نہیں جاؤں گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 308 نمازیں صراط پر روشنی مہیا کریں گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 309 اندھیرے میں مسجد کی طرف چل کر جانے والے قدم بھی صراط پر روشنی مہیا کریں گے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔“ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 صراط عبور کرنے کا مرحلہ اس قدر کٹھن ہوگا کہ قریب ترین عزیز و اقارب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قُلْتُ : ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ ، فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ أَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ فَقَالَ ((أَمَّا فِيْ ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ فَلاَ يَذْكُرُ أَحَدٌ اَحَدًا، عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ ؟ وَ عِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِيْ يَمِيْنِهِ اَمْ فِيْ شِمَالِهِ اَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ؟ وَ

❶ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء فى شان الصراط (1981/12)
❷ سنن ابى داؤد ، كتاب الصلاة ، باب ما جاء فى المشى الى الصلاة فى الظلم، رقم الحديث 561

عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَجُوْزَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❶ (حسن)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آگ یاد آئی تو میں رونے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا ''مجھے آگ یاد آئی تو میں رونے لگی، کیا آپ قیامت کے روز اپنے اہل وعیال کو بھی یاد رکھیں گے (یا نہیں)؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تین جگہیں تو ایسی (مشکل) ہیں جہاں کوئی کسی دوسرے کو یاد نہیں رکھے گا ① میزان کے پاس حتی کہ آدمی کو پتہ چل جائے کہ اس (کے اعمال) کا وزن ہلکا رہا یا بوجھل ② نامہ اعمال وصول ہونے کی جگہ پر حتی کہ آدمی کو معلوم ہو جائے کہ آدمی کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں یا پیٹھ پیچھے ③ صراط کے پاس، جب وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا حتی کہ آدمی اسے عبور کر لے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 311 پل صراط سے گزرتے ہوئے مومن اپنا نور آخر وقت تک باقی رہنے کی دعا کریں گے۔

﴿یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○﴾(8:66)

''اللہ تعالیٰ اس روز نبی اور اس پر ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا ان کا نور ان کے آگے اور دائیں دوڑ رہا ہوگا اور وہ دعا کریں گے ''اے ہمارے رب! ہمارا نور باقی رکھنا اور ہمارے گناہ معاف فرمانا، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔'' (سورہ التحریم، آیت نمبر 8)

مسئلہ 312 مظلوم، ظالم کو پل صراط پر پہچان کر روک لے گا اور ظلم کا بدلہ لئے بغیر اسے پل عبور نہیں کرنے دے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 277 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 313 پل صراط عبور کرنے سے اسلاف کا خوف!

① قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَسْکُنُ رَوْعُهٗ حَتّٰی یَتْرُکَ جِسْرَ جَهَنَّمَ وَرَاءَهٗ ❷

❶ الترغیب والترھیب ، لمحی الدین دیب ، کتاب البعث فی الحوض و المیزان والصراط (5306/4)
❷ الفوائد (152)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن آدمی پل صراط عبور کرنے سے پہلے پہلے گھبراہٹ سے امن نہیں پا سکتا۔"

② سُئِلَ عَطَاءُ السَّلِيمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا هٰذَا الْحُزْنُ ؟ قَالَ وَيْحَكَ اَلْمَوْتُ فِيْ عُنُقِيْ وَ الْقَبْرُ بَيْتِيْ وَ فِي الْقِيَامَةِ مَوْقِفِيْ وَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقِيْ لاَ اَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ بِيْ❶

حضرت عطاء سلیمی رحمہ اللہ سے رنجیدہ اور غمزدہ رہنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمانے لگے، تو ہلاک ہو (کیا تجھے نہیں معلوم) موت میری گردن میں ہے، قبر میرا گھر ہے، قیامت کے روز مجھے اللہ کی عدالت میں کھڑے ہونا ہے اور جہنم کے پل (صراط) سے مجھے گزرنا ہے اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔"

③ كَانَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ يٰلَيْتَ اُمِّيْ لَمْ تَلِدْنِيْ ثُمَّ يَبْكِيْ فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا مَيْسَرَةَ ؟ قَالَ اُخْبِرْنَا اَنَّا وَارِدُوْهَا وَ لَمْ نُخْبَرْ اَنَّا صَادِرُوْنَ عَنْهَا❷

حضرت ابومیسرہ رحمہ اللہ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے "اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی۔" اور رونے لگتے، ان سے کہا گیا "اے ابومیسرہ! کیوں روتے ہو؟" حضرت ابومیسرہ رحمہ اللہ فرماتے "ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ ہم نے جہنم کے اوپر سے گزرنا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ نجات ہوگی یا نہیں؟"

④ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِاَخِيْهِ هَلْ اَتَاكَ اَنَّكَ وَارِدُ النَّارِ؟ قَالَ نَعَمْ ! قَالَ فَهَلْ اَتَاكَ اَنَّكَ صَادِرٌ عَنْهَا؟ قَالَ لاَ ! قَالَ فَفِيْمَ الضِّحْكُ ؟ قَالَ فَمَا رُئِيَ ضَاحِكًا حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ❸

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی سے دریافت کیا "کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرا گزر جہنم کے اوپر سے ہونے والا ہے؟" اس نے کہا "ہاں" اس نے پھر پوچھا "کیا تجھے معلوم ہے کہ تو وہاں سے بچ نکلے گا؟" بھائی نے جواب دیا "نہیں۔" تب اس نیک آدمی نے کہا "پھر یہ ہنسی کیسی؟" چنانچہ موت تک اس شخص کے ہونٹوں پر کبھی ہنسی نہیں آئی۔

✪✪✪

❶ صفة الصفوة (327/3)
❷ ابن كثير (179/3)
❸ ابن كثير (179/3)

أَلصِّرَاطُ وَالْمُنَافِقُوْنَ

پل صراط اور منافق

مسئلہ 314 منافقوں کو بھی مومنوں کے ساتھ پل صراط عبور کرنے کے لئے نور دیا جائے گا، لیکن ابھی وہ راستے میں ہی ہوں گے کہ ان کا نور بجھ جائے گا۔

مسئلہ 315 نور بجھنے کے بعد منافقین اور مومنین میں درج ذیل مکالمہ ہوگا:

منافق : ہماری طرف بھی ذرا نظر کرم کرو اور اپنے نور میں سے کچھ ہمیں بھی دو۔

مومن : یہ نور تو دنیا سے ملتا ہے وہاں سے لا سکتے ہو تو جا کر لے آؤ!

منافق : کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نماز، روزہ، صدقہ خیرات نہیں کرتے تھے؟

مومن : ہاں نماز، روزہ تو کرتے تھے لیکن اسلام اور کفر کی کشمکش میں تم نے مسلمانوں کے بجائے کافروں سے اپنے مفادات وابستہ کر رکھے تھے۔

﴿يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ج قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ط فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○﴾(57:13-14)

’’اس روز منافق مرد اور عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تمہارے نور سے ہم بھی کچھ روشنی حاصل کرلیں ، انہیں کہا جائے گا پیچھے (دنیا میں) جاؤ اور وہاں سے نور تلاش کر کے لاؤ (اس گفتگو کے بعد) دونوں کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ منافق پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں ہمارے ساتھ تو تھے لیکن تم نے اپنے آپ کو خود ہی فتنے میں ڈالے رکھا ، (حق و باطل کی کشمکش میں) موقع پرستی کی ، شک میں پڑے رہے اور (کافروں سے مفادات حاصل کرنے کی) جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آگیا آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دیتا رہا۔‘‘ (سورہ الحدید ، آیت نمبر 13 تا 14)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : وَ يُعْطٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ اَوْ مُؤْمِنٍ نُوْرًا ثُمَّ يَتَّبِعُوْنَهُ وَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ وَ حَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يُطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِيْنَ ثُمَّ يَنْجُوا الْمُؤْمِنُوْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (قیامت کے روز پل صراط عبور کرنے کے لئے) ہر انسان کو خواہ مومن ہو یا منافق ، نور دیا جائے گا اور سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔ جہنم کے پل پر کنڈے اور کانٹے ہوں گے وہ کنڈے اور کانٹے لوگوں کو پکڑلیں گے جنہیں اللہ چاہے گا۔ منافقوں کا نور (راستے میں ہی) بجھ جائے گا اور اہل ایمان (اپنے نور کی روشنی میں) پل عبور کرلیں گے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب الايمان ، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها

اَلْقَنْطَرَةُ

قنطرہ کا بیان

مسئلہ 316 پل صراط سلامتی سے عبور کرنے والے اہل ایمان کو قنطرہ (جگہ کا نام) پر روک لیا جائے گا ان کی باہمی ناراضیاں اور گلے شکوے دور کیے جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا تا کہ جنت میں شیر وشکر ہو کر رہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْسَبُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا هُذِّبُوْا وَ نُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پل صراط پار کرنے کے بعد مومنوں کو جنت اور جہنم کے درمیان قنطرہ پر روک لیا جائے گا، دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم اور زیادتی کی ہوگی اس کا بدلہ دلایا جائے گا حتی کہ جب وہ مکمل طور پر پاک صاف ہو جائیں گے تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کہا جاتا ہے کہ ”قنطرۃ“ پل صراط کا آخری حصہ ہوگا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا پل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب! عربی زبان میں ”قنطرۃ“ بلند عمارت یا پل کو کہتے ہیں۔

***

❶ کتاب الرقاق ، باب القصاص یوم القیامة

اَلْقِیٰمَةُ ...... یَوْمُ الْحَسْرَةِ

قیامت...... یوم حسرت

مَسئلہ 317 قیامت کا دن لوگوں کے لئے حسرت کا دن ہوگا۔

﴿وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ م وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (39:19)

''لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈراؤ جب ہر کام کا (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیا جائے گا (آج) لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان لا نہیں رہے ہیں۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 39)

مَسئلہ 318 پیوند خاک ہونے کی حسرت!

﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ط وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝﴾ (42:4)

''اس روز جنہوں نے رسول کی بات نہ مانی اور اس کی نافرمانی کرتے رہے خواہش کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں اس روز وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنی کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 42)

مَسئلہ 319 دنیا میں رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی حسرت!۔

﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ط وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝﴾ (25:27-29)

''جس روز ظالم (افسوس سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا اے کاش! میں نے رسول

کا راستہ اپنایا ہوتا ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں (گمراہ آدمی) کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا جس نے مجھے نصیحت پہنچنے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو ہے ہی انسان کو دغا دینے والا۔'' (سورہ الفرقان، آیت نمبر 27 تا 29)

مسئلہ 320 تھوڑی سی مہلت اور ملنے کی حسرت!

﴿وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝﴾ (44:14)

''اے پیغمبر! لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن عذاب انہیں آ لے گا اس وقت یہ ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے ہم تیری بات مان لیں گے اور رسول کی پیروی کریں گے (ارشاد ہوگا) کیا تم وہی لوگ نہیں جو اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں۔'' (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 44)

مسئلہ 321 قیامت کے روز ساری دنیا کی دولت صدقہ کر کے آگ سے بچنے کی حسرت!

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی ((لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ ؟ فَیَقُوْلُ نَعَمْ ! فَیَقُوْلُ : اَرَدْتُ مِنْکَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَ اَنْتَ فِیْ صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِکَ بِیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جہنمیوں میں سے سب سے کم تر عذاب والے آدمی سے پوچھیں گے ''اگر تمہارے پاس ساری زمین کی دولت ہو تو جہنم سے نجات پانے کے لئے اسے فدیہ میں دے دو گے؟'' وہ عرض کرے گا ''ہاں یا اللہ دے دوں گا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ''میں نے (دنیا میں) تجھ سے زمین برابر دولت خرچ کرنے کی نسبت کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو

[1] کتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار

نے انکار کردیا۔‘‘ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 322 قصاص کے بعد جانوروں کو مرتے دیکھ کر کافروں کی حسرت ’’کاش! وہ بھی مٹی ہوتے۔‘‘

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ : اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيْمِ وَ حَشَرَ اللّٰهُ الْخَلاَئِقَ الْاِنْسَ وَ الْجِنَّ وَ الدَّوَابَّ وَالْوُحُوْشَ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَعَلَ اللّٰهُ الْقِصَاصَ بَيْنَ الدَّوَابِّ حَتّٰى تَقُصَّ الشَّاةُ الْجَمَّاءُ مِنَ الْقَرْنَاءِ بِنَطْحَتِهَا فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقِصَاصِ بَيْنَ الدَّوَابِّ قَالَ لَهَا كُوْنِىْ تُرَابًا ، فَتَكُوْنُ تُرَابًا فَيَرَاهَا الْكَافِرُ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قیامت کے روز زمین کو کھینچ کر ہموار میدان بنادیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق انسان، جن، چوپائے اور وحشی جانور سب کو اکٹھا کریں گے اس روز اللہ تعالیٰ جانوروں کو ایک دوسرے سے بدلہ دلوائیں گے حتی کہ اگر کسی سینگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری کو مارا ہوگا تو اس کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہوجائیں گے تو انہیں حکم دیں گے ’’اب مٹی ہوجاؤ۔‘‘ اس وقت کافرلوگ انہیں دیکھ کر تمنا کریں گے ’’اے کاش! میں بھی مٹی ہوتا۔‘‘ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 323 انبیاء، اولیاء اور صلحاء کی سفارش کے بعد جب مسلمان جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے تو کافر تمنا کریں گے ’’کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔‘‘

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا يَزَالُ اللّٰهُ يَشْفَعُ وَ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ وَ يَرْحَمُ وَ يَشْفَعُ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ ﴿ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (2:15) ﴾ رَوَاهُ الْحَاكِمُ❷ (صحیح)

---

❶ كتاب الاهوال ، باب جعل القصاص بين الدواب ، تحقيق ابو عبدالله عبدالسلام بن عمر غلوش (8756/5)

❷ كتاب السنة ، للالبانى ، رقم الصفحه 392

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ برابر شفاعت کے ذریعے مسلمانوں کو (جہنم سے نکال کر) جنت میں داخل فرماتے رہیں گے اللہ تعالیٰ مسلسل (مسلمانوں پر) اپنا فضل و کرم فرماتے رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کوئی مسلمان ہے اسے جنت میں داخل کر دو یہ ہے وہ وقت جس کے بارے میں ارشاد مبارک ہے "ایک وقت آئے گا جب کافر پچھتا پچھتا کر کہیں گے کاش ! وہ مسلمان ہوتے۔" (سورہ الحجر، آیت 2) اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 324 اہل ایمان کے لئے بھی قیامت کا دن باعث حسرت ہوگا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ ﷺ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحْسِبُهُ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْ اَنَّ رَجُلاً خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ اِلٰى يَوْمٍ يَمُوْتُ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَحَقَّرَهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحيح)

حضرت محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر ایک آدمی اپنی ولادت کے دن سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے سجدہ میں پڑا رہے تو قیامت کے روز وہ اس عمل کو بھی حقیر سمجھے گا اور خواہش کرے گا کاش اسے دنیا میں واپس لوٹا دیا جائے تا کہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 325 مصائب و آلام میں صبر کرنے والوں کا ثواب دیکھ کر دنیا میں آرام و سکون کی زندگی بسر کرنے والے خواہش کریں گے "کاش! ان کے جسم قینچی سے چیر دیئے جاتے۔"

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِضِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز مصائب و آلام کا ثواب

---

❶ الترغيب والترهيب لمحي الدين ، كتاب البعث في ذكر الحساب (5271/4)

❷ ابواب الزهد ، باب ما جاء في ذهاب البصر (1960/2)

دیکھ کر آرام وسکون میں زندگی بسر کرنے والے خواہش کریں گے کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچی سے کاٹ دی جاتیں۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 326 قیامت کے روز لوگ تمنا کریں گے'' کاش! ہم دنیا میں زیادہ سے زیادہ فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتے۔''

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلاَةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَ هُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ أَوْ مَجَانُوْنَ فَإِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَ حَاجَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تو (بعض) لوگ بھوک کی وجہ سے گر پڑتے یہ صفہ والے ہوتے۔ بدو لوگ کہتے کہ یہ دیوانے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کے پاس جاتے اور فرماتے اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ اللہ کے ہاں اس فقر وفاقہ کا کتنا اجر وثواب ہے تو تم خواہش کرنے لگو کہ ہمارے فقر وفاقہ میں اور بھی اضافہ ہو'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 327 جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے یا رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے وہ مجلس قیامت کے روز اہل ایمان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَ يُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِلاَّ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ ❷ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس مجلس میں لوگ اللہ کا ذکر نہ کریں، نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے باعث حسرت ہوگی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں ہی جنت میں چلے جائیں۔'' اسے احمد، ابن حبان، حاکم اور خطیب نے روایت کیا ہے۔

---

❶ ابواب الزهد، باب ماجاء في معيشة صحاب النبي ﷺ
❷ سلسلة الاحاديث الصحيحة، للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 76

خُلُوْدُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

اہل جنت کا جنت میں اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ کے لئے قیام

مسئلہ 328 اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَإِذَا أُدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَیُوْقَفُ عَلَی السُّوْرِ الَّذِیْ بَیْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ النَّارِ فَیَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ یَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَیُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَ لِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَیَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُکِّلَ بِنَا فَیُضْجَعُ فَیُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَی السُّوْرِ ثُمَّ یُقَالُ یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَ یَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل فرمائیں گے تو موت کو ایک دیوار پر لا کر کھڑا کر دیا جائے گا جو اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان واقع ہوگی پھر پکارا جائے گا ''اے جنت والو!'' وہ گھبرائے ہوئے متوجہ ہوں گے پھر پکارا جائے گا ''اے جہنم والو!'' وہ خوشی سے متوجہ ہوں گے پھر دونوں سے پوچھا جائے گا ''کیا تم اسے پہچانتے ہو؟'' اہل جنت اور اہل جہنم دونوں فریق جواب دیں گے ''ہاں! ہم خوب پہچانتے ہیں یہ موت ہے جسے (دنیا میں) ہم پر مسلط کیا گیا تھا۔'' چنانچہ اسے سب کے سامنے دیوار پر لٹا دیا جائے گا اور ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد اعلان کیا جائے گا ''اے جنت والو! تم ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے اب موت نہیں ہے، اے جہنم والو! تم ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہو گے اب موت نہیں ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة (2072/2)

مسئلہ 329 موت کو ذبح کرنے کے اعلان پر اہل جنت کو اتنی خوشی ہوگی کہ اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو اہل جنت خوشی سے مر جاتے اور اہل جہنم کو اتنا غم ہوگا کہ اگر غم سے مرنا ممکن ہوتا تو اہل جہنم غم سے مر جاتے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ یَرْفَعُهُ قَالَ ((اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْأَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَ لَوْ أَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز موت ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہنمی لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی خوشی سے مر جاتے اور غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

❶ ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة (2073/2)